سلسلہ مطبوعات انجمن ترقی اردو نمبر ۲۰۷

سب رس

(یعنی قصہ حسن و دل)

تصنیف ملا وجہی

مرتبہ

ڈاکٹر مولوی عبدالحق صاحب

(مع مقدمہ و فرہنگ)

شائع کردہ

انجمن ترقی اردو (پاکستان) کراچی

۱۹۵۲ع

سلسلۂ مطبوعات انجمن ترقی اُردو نمبر ۲۵۷

سب رس

(یعنی قصۂ حسن و دل)

تصنیف ملا وجہی

مرتبۂ

ڈاکٹر مولوی عبدالحق صاحب

(مع مقدمہ و فرہنگ)

شائع کردۂ

انجمن ترقی اُردو (پاکستان) کراچی

۱۹۵۲ء

طبع دوم

قیمت پانچ روپے آٹھ آنے

طبع ثانی

یہ نادر کتاب جو نثر میں اردو کی سب سے قدیم ادبی تصنیف ہے اول بار ۱۹۳۲ع میں انجمن ترقی اردو نے مرتب کر کے شائع کی۔ اب بیس برس بعد دوبارہ شائع کی جاتی ہے۔ اس عرصے میں مجھے تین اور مثنویاں دستیاب ہوئیں جن میں یہی قصہ سب رس کے تتبع میں نظم کیا گیا ہے۔ ان تینوں کا مختصر تذکرہ بھی میں نے اپنے مقدمے میں کر دیا ہے۔

جو غلطیاں طبع اول میں رہ گئی تھیں ان کی تصحیح کر دی گئی ہے اور فرہنگ پر بھی نظر ثانی کی گئی۔

عبدالحق

۲ جنوری ۱۹۵۳ع

کتب خانہ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی

مقدمہ

کچھ ہی دنوں پہلے تک " ولی " اردو شاعری کا باوا آدم مانا جاتا تھا اور بعض کو اب بھی اس پر اصرار ہے۔ پرانی باتیں دل سے نکلتے ہی نکلتی ہیں، لیکن تحقیق سے اب یہ بات قطعی طور پر ثابت ہوگئی ہے کہ " ولی " سے بہت پہلے اردو کے بہت اچھے اچھے شاعر ہو گذرے ہیں۔ اسی طرح اب تک اردو نثر کی پہلی کتاب "فضلی" سے منسوب کی جاتی تھی اور اس کی " کربل کتھا " اردو نثر کی پہلی کتاب سمجھی جاتی تھی لیکن حال ہی میں معلوم ہوا کہ فضلی سے کہیں پہلے نثر میں بہت سی کتابیں لکھی گئی تھیں مگر پردۂ خفا میں تھیں۔ تحقیق و جستجو نے اب انہیں گمنامی سے نکالا ہے۔ انہیں میں سے ایک قابل قدر کتاب " سب رس " ہے۔

ہر زبان میں (زمانے کے لحاظ سے) نظم کو نثر پر تقدم حاصل ہے۔ اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ لوگ پہلے ارود ناٹکوں کی طرح نظم ہی میں گا گا کر باتیں کرتے تھے بلکہ اس سے یہ مطلب ہے کہ ادبی نظر سے پہلے نظم کہی یا لکھی گئی اور نثر لکھنے کا رواج بہت بعد میں ہوا۔

کی قادر الکلامی اور وسیع النظری پر دلالت کرتا ہے۔ آردو میں اس سے قبل کا ایسا پاکیزہ کلام دریافت نہیں ہوا ہے۔ اس کا بھتیجا اور جانشین محمد قطب شاہ (سنہ ۱۰۲۰ ھ تا سنہ ۱۰۳۵ ھ) بھی آردو کا بہت اچھا شاعر ہوا ہے اور اس کا دیوان موجود ہے۔ اس کا جانشین عبداللہ قطب شاہ (۱۰۳۵ ھ تا سنہ ۱۰۸۳ ھ) بھی اپنے باپ دادا کی طرح آردو کا شاعر تھا۔ اس کے عہد میں علم کا بہت چرچا تھا اور بعض بڑے بڑے فاضل اور شاعر اس کے دربار سے تعلق رکھتے تھے۔ فارسی لغت کی مقبول اور مشہور کتاب برہان قاطع اسی کے عہد میں لکھی گئی۔ طب کی بعض کتابیں اسی زمانے کی تالیف ہیں اور اسی بادشاہ کے نام سے منسوب ہیں۔ ملا نظام الدین احمد نے حدیقۃ السلاطین اس کے حالات میں لکھی ہے۔ اس کے علاوہ اس عہد کے بہت سے علما نے اپنی کتابیں اسی بادشاہ کے نام سے معنون کی ہیں، جس سے اس کی علم پروری اور علمی ذوق کا پتا لگتا ہے۔ ملا غواصی مصنف سیف الملوک و بدیع الجمال اور ابن نشاطی مصنف پھول بن اسی کے دربار کے شاعر تھے۔ یہ کتاب سب رس بھی وجہی نے عبداللہ قطب شاہ ہی کی فرمایش سے لکھی تھی۔ چنانچہ وہ خود اس کتاب کے دیباچے میں لکھتا ہے:

> ”سلطان عبد اللہ، ظل اللہ، عالم پناہ، صاحب سپاہ، حقیقت آگاہ، دشمن پرور، ثانی سکندر، عاشق صاحب نظر، دل کے خطرے تے با خبر، ....صبا کے وقت بیٹھے تخت، نکایک غیب تے رمز پا کر دل میں اپنے کچھ لیا کر، وجہی نا در من کوں، دریا دل

بات یہ ہے کہ انسان ابتدا میں زیادہ تر جذبات اور جبلت کا تابع تھا ۔ اب بھی جہاں کہیں تمدن نے اپنی پرچھائیں نہیں ڈالی، وہاں لوگ جذبات کی پوٹ معلوم ہوتے ہیں ۔ عقل دیر میں آتی ہے اور مشکل سے آتی ہے اور اس کا جذبات پر غالب آنا اور بھی مشکل ہوتا ہے ۔ جذبات کا اظہار نظم ہی میں خوب ہوتا ہے۔ انسان کا پہلا کلام گیت ہے ۔ گانا اور ناچنا انسان کے ساتھ ساتھ پیدا ہوا ہے۔ فطرت میں ہر جگہ ناچ اور گانا نظر آتا ہے۔ موزونیت دونوں کی جان ہے اور انسان کے اولین جذبات بے تکلفی اور سادگی سے انھیں کے طفیل میں ظاہر ہوئے اور اب تک ہر قوم میں ، متمدن ہو یا غیر متمدن ، یہ اس کی مسرت و لطف کا سامان ہیں اور جب تک سائنس جذبات کو بالکل کچل کر اسے مشین کا پتلا نہ بنادے یہ یو نہیں رہیں گے ۔ اگرچہ اردو کا نشو و نما اس وقت ہوا جب کہ ملک اعلیٰ درجے کا متمدن تھا ، لیکن یہ فارسی اور ہندی کی پروردہ تھی دونوں شاعری کی زبانیں ہیں یہ بھی اسی رستے پر پڑ لی ۔ اس کی ابتدا بھی نظم ہی سے ہوئی اور نثر بعد میں آئی ، یہاں تک کہ بعض علمی کتابیں بھی نظم ہی میں لکھی گئیں اور یہی تقریباً ہر زبان میں ہوا ہے ۔

سب رس کا مصنف ''وجہی'' ہے ۔ یہ عبداللہ قلی قطب شاہ کا درباری شاعر تھا ۔ قطب شاہی بادشاہوں کے عہد میں دکنی یعنے قدیم اردو کو بہت فروغ ہوا ۔ یہ علم و ہنر کے بڑے سرپرست تھے ۔ شعرا اور علما ان کے دربار کی رونق تھے ۔ خود ان میں سے بعض بڑے پایہ کے شاعر ہوے ہیں ۔ سلطان محمد قلی قطب شاہ (سنہ ۹۸۸ ھ تا سنہ ۱۰۲۰ھ) کا ضخیم کلیات اس

کی قادر الکلامی اور وسع النظری پر دلالت کرتا ہے۔ اردو میں اس سے قبل کا ایسا پاکیزہ کلام دریافت نہیں ہوا ہے۔ اس کا بھتیجا اور جانشین محمد قطب شاہ (سنہ ۱۰۲۰ ھ تا سنہ ۱۰۳۵ ھ) بھی اردو کا بہت اچھا شاعر ہوا ہے اور اس کا دیوان موجود ہے۔ اس کا جانشین عبداللہ قطب شاہ (۱۰۳۵ ھ تا سنہ ۱۰۸۳ ھ) بھی اپنے باپ دادا کی طرح اردو کا شاعر تھا۔ اس کے عہد میں علم کا بہت چرچا تھا اور بعض بڑے بڑے فاضل اور شاعر اس کے دربار سے تعلق رکھتے تھے۔ فارسی لغت کی مقبول اور مشہور کتاب برہان قاطع اسی کے عہد میں لکھی گئی۔ طب کی بعض کتابیں اسی زمانے کی تالیف ہیں اور اسی بادشاہ کے نام سے منسوب ہیں۔ ملا نظام الدین احمد نے حدیقۃ السلاطین اس کے حالات میں لکھی ہے۔ اس کے علاوہ اس عہد کے بہت سے علما نے اپنی کتابیں اسی بادشاہ کے نام سے معنون کی ہیں، جس سے اس کی علم پروری اور علمی ذوق کا پتا لگتا ہے۔ ملا غواصی مصنف سیف الملوک و بدیع الجمال اور ابن نشاطی مصنف پھول بن اسی کے دربار کے شاعر تھے۔ یہ کتاب سب رس بھی وجہی نے عبداللہ قطب شاہ ہی کی فرمایش سے لکھی تھی۔ چنانچہ وہ خود اس کتاب کے دیباچے میں لکھتا ہے:

> ”سلطان عبد اللہ، ظل اللہ، عالم پناہ، صاحب سپاہ، حقیقت آگاہ، دشمن پرور، ثانی سکندر، عاشق صاحب نظر، دل کے خطرے تے با خبر، ....صبا کے وقت بیٹھے تخت، نکابک غیب تے رمز پاکر دل میں اپنے کچھ لیا کر، وجہی نا در من کوں، دریا دل

گوھر سخن کوں ، حضور بلائے بیان دیے ، بہت مان دیے ، ھور فرمائے کہ انسان کے وجودبچہ میں کچھ عشق کا بیان کرنا ، اپنا نانوں عیاں کرنا ، کچھ نشان دھرنا ۔ وجہی بھوگئی گن بھرنا ، تسلیم کرکر سر پر ھات دھرنا ، بھوت بڑا کام اندیشنا ، بہت بڑی فکر کرنا ، بلند ہمتی کے بادل تے دانش کے میدان میں گمھاراں برسانا ، قدرت کے اسراراں برسانا بادشاہ کے فرمائے پر چننا ، نوی تقطیع بننا '' ۔

سب رس کے علاوہ میرے پاس وجہی کی دو کتابیں اور بھی ہیں ۔ ایک '' تاج الحقایق '' یہ بھی نثر میں ھے اور اس میں اخلاق و تصوف پر بعض مباحث ھیں اور '' سب رس '' کے بعض مقامات سے جہاں اس نے اسی قسم کی بحثیں چھیڑ دی ھیں ، بہت ملتے جلتے ھیں ۔ دوسری ایک مثنوی '' قطب مشتری '' ھے ۔ اس میں بادشاہ وقت ابراھیم قطب شاہ کے بیٹے ، سلطان قلی قطب کے عشق و محبت کا قصہ بیان کیا ھے ۔ اس کا سنہ تصنیف جیسا کہ اس نے خود کتاب کے آخر میں بیان کیا ھے سنہ ۱۰۱۸ ھ ھے ۔ ایک بات البتہ سمجھ میں نہیں آئی کہ اس مثنوی میں وہ ھر جگہ اپنا نام '' وجیہی'' لکھتا ھے ۔ البتہ اس مثنوی میں ایک عنوان کے یہ الفاظ ھیں '' وجہی تعریف شعر خود گوید '' ظاھر ھے کہ یہ الفاظ اس کے نہیں ھوسکتے ، کسی دوسرے کے ھیں ، لیکن '' سب رس '' میں جہاں کہیں اس کا نام آتا ھے وھاں '' وجہی '' لکھا ھے ۔ کم سے کم اس کے پانچ نسخے میری نظر سے گزرے ھیں ان سب میں '' وجہی '' پایا

گیا ۔ حدیقۂ قطب شاہی میں جہاں اس کا ذکر سلطان عبداللہ قطب شاہ کے فرزند کی تاریخ ولادت کے ضمن میں آیا ہے وہاں صاف طور پر ''وجیہی'' لکھا ہوا ہے (۱)۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس نے ''وجہی'' اور ''وجیہی'' دونوں طرح اپنا نام لکھا ہے ۔ اس مثنوی میں ابراہیم قطب شاہ کی مدح اور سلطان قلی قطب شاہ کی ولادت کا ذکر پایا جاتا ہے ۔ گویا اس نے قطب شاہیہ خاندان کے چار بادشاہوں کو دیکھا تھا اور یہ کتاب اس نے عبداللہ قطب شاہ کے دادا محمد قلی قطب شاہ کے آخر زمانے میں لکھی ۔ ''سب رس'' کا سنہ تصنیف ۱۰۴۵ ھ ہے ، چنانچہ خاتمۂ کتاب میں لکھتا ہے ''بارے جس وقت تھا ایک ہزار چہل و پنج ، اس وقت ظہور پکڑیا یہ گنج''۔ یعنے اس نے ''سب رس'' مذکورہ مثنوی سے ۲۷ برس بعد لکھی ، اس وقت اس کی عمر اچھی بڑی ہوگی ۔ تعجب یہ ہے کہ اس نے اس کتاب میں کہیں اس مثنوی کا ذکر نہیں کیا ۔ اس کے شاعر ہونے میں شبہ نہیں ۔ سب سے بڑی شہادت تو یہ مثنوی ہے ۔ دوسری شہادت ''حدیقۂ قطب'' سے ملتی ہے اس کے علاوہ وہ ''سب رس'' میں بھی اپنے اشعار اور غزلیں جا بجا نقل کرتا ہے ۔ اب میں کتاب کے متعلق کچھ لکھنا چاہتا ہوں ۔

یہ کتاب ادبی نظر سے قدیم اردو میں خاص اور ممتاز حیثیت رکھتی ہے ۔ قصہ بھی عجیب ہے اور طرز بیان بھی عجیب ۔ مصنف نے ایک عام اور عالم گیر حقیقت کو مجاز کے پیرائے میں بیان کیا

(۱) وجیہی نے سلطان عبداللہ قطب شاہ کے فرزند کے تولد ہونے پر یہ تاریخ کہی ''آفتاب از آفتاب آمد پدید'' (۱۰۴۱ھ)۔

ہے اور حسن و عشق کی کشمکش اور عشق و دل کے معرکے کو قصے کی صورت میں پیش کیا ہے۔ یہ بڑے مزے کا قصہ ہے اور کون ہے جو اس کوچے سے نا آشنا ہو اور جس نے اس معرکہ میں چوٹ نہ کھائی ہو۔

"وجہی" نے کہیں اس کا ذکر نہیں کیا کہ یہ قصہ اسے کہاں سے ملا۔ دیباچہ پڑھنے سے یہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ گویا یہ اُسی کی ایجاد ہے اور اُسی کے دماغ کی اپج ہے۔ حالانکہ یہ بات نہیں ہے۔ یہ پر لطف داستان سب سے پہلے محمد یحییٰ ابن سیبک فتّاحی نیشا پوری نے لکھی۔ یہ نیشاپور علاقہ خراسان کے مشاہیر میں سے اور شاہرخ مرزا کے عہد میں تھے۔ انتقال کی تاریخ سنہ ۸۵۲ھ ہے۔ تخلص فتاحی ہے۔ اس تخلص کے رکھنے میں بھی انہوں نے خاص جدت اور تکلف سے کام لیا ہے۔ یہ سیبک سے تراشا گیا ہے جو ان کے نام کا جز ہے۔ سیب کو عربی میں "تفّاح" کہتے ہیں اور تفاح کو تقلیب کیا تو "فتاح" بنا اور اس سے "فتاحی" اپنا تخلص قرار دیا۔ اس کے علاوہ وہ اسراری اور خماری بھی تخلص کرتے ہیں۔ تذکروں میں لکھا ہے کہ یہ بہت فاضل اور قادر الکلام شاعر تھے لیکن چونکہ طبیعت میں قناعت تھی اور دربار کی گوں کے نہ تھے اس لیے ان کا کلام زیادہ مشہور نہ ہوا۔ علاوہ دیوان کے ان کی کئی تصنیفات ہیں ان میں سے ایک "دستور عشاق" یعنے حسن و دل کا قصہ ہے۔

دستور عشاق مثنوی ہے جس میں پانچ ہزار شعر ہیں۔ اس قصے کو مصنف نے "شبستان خیال" اور "حسن و دل" کے

نام سے الگ الگ بھی لکھا ہے لیکن یہ دونوں دستور عشاق کے بعد لکھی گئی ہیں۔

حسن و دل جو بہت مشہور ہوئی نثر میں دستور عشاق کا خلاصہ ہے۔ اس کی نثر مسجع اور مقفیٰ ہے اور صنایع اور بدایع کی اس میں خوب داد دی ہے۔ یہ کتاب یورپ میں تین بار چھپی اور ترجمہ ہوئی۔ سب سے پہلے آرتھر برون (ڈبلن) نے سنہ ۱۸۰۱ع میں ترجمہ کیا۔ دوسرا ترجمہ ولیم پرائس نے سنہ ۱۸۲۸ع میں شایع کیا اور سب سے آخر میں جرمن ڈاکٹر روڈالف دوراک نے وی انا (Vienna) اکاڈیمی کی روئداد (سنہ ۱۸۸۹ع، جلد ۱۱۸) میں مع ترجمہ کے شایع کیا۔ انگریزی کے دو ترجمے تو یونہیں ہیں لیکن اس جرمن ڈاکٹر نے مختلف نسخوں کا مقابلہ کرکے کتاب پر عالمانہ اور تنقیدی مقالہ لکھا ہے اور قصے کا خلاصہ بھی لکھ دیا ہے اور ترکی شاعر لامعی (سنہ وفات ۹۳۸ھ یا ۱۵۳۱ع) کی داستان سے بھی جس نے اسے اپنی زبان میں لکھا ہے اس قصے کا مقابلہ کیا ہے۔ تین اور ترکی شاعروں نے بھی اس پر طبع آزمائی کی ہے۔ ایک تو آہی (سنہ وفات ۱۵۱۷ع) اور دوسرا "والی" ہے جو سولھویں صدی عیسوی کے آخر میں ہوا ہے اور تیسرا "صدقی"۔ لامعی اور آہی کی کتابیں نثر میں ہیں اور والی اور صدقی کی نظم میں۔ آہی کی کتاب نا تمام ہے اور اس کی نثر نہایت درجہ مسجع و مقفیٰ اور دقیق ہے۔ سوائے صدقی کے باقی سب نے قصے میں اپنی طرف سے بہت کچھ تصرف کیا ہے۔ *

---

* ملاحظہ ہو ہسٹری آف اوٹومن پوئٹری مصنفہ گب، جلد دوم صفحہ ۹۲ - تا ۲۹۶

ہندوستان بھی اس سے خالی نہیں۔ عہد عالمگیر میں سنہ ۱۰۹۵ ھ میں خواجہ محمد بیدل نے اس قصے کو پرتکلف نثر میں لکھا ہے۔ اس میں انھوں نے یہ جدت کی ہے کہ قصے کے اشخاص کو خطابات بھی عطا فرمائے ہیں جس سے تمثیل کا لطف جاتا رہا ہے۔

مذکورہ بالا حالات میں نے مسٹر آر۔ ایس۔ گرین شیلڈس، (آی - سی ایس) کی کتاب دستور عشاق کے مختصر دیباچے سے اخذ کئے ہیں جو انھوں نے جرمن ڈاکٹر کے مقدمے سے (جس کا ذکر اوپر ہوچکا ہے) نقل کیے ہیں۔ مسٹر گرین شیلڈس نے اصل فارسی نسخہ سنہ ۱۹۲۶ع میں شایع کیا۔

لیکن ہندوستان میں بھی حسن و دل کے نام سے اسی قصے کو ایک شاعر نے فارسی زبان میں نظم کیا ہے جس کا ذکر یورپین مترجموں نے نہیں کیا۔ اس کے مصنف داؤد ایلچی ہیں جنھوں نے اپنی مثنوی حسن و دل سنہ ۱۰۵۴ ھ میں نظم کی۔ * یہ

---

* کتاب کی وجہ تالیف یہ بیان کی ہے۔

بسے ہست منظوم افسانہا
بلطف عبارت چو در دانہا
زہر نکتہ سنجی در اطوار عشق
بطرزے کہ بنماید آثار عشق
ولے ایلچی با پریشاں دلی
سرے پر زسودائے بے حاصلی
بری از تکلف بطرز غریب
ادا می کند قصۂ بس عجیب

(بقیہ حاشیہ ۹)

کتاب بمبئی یونیورسٹی کے کتب خانے میں ہے ۔ اردو میں بھی کئی شاعروں نے اسے نظم کیا ہے جس کا ذکر آگے آئے گا ۔

(باقی حاشیہ صفحہ ۸)

کتاب کے آخر میں یہ اشعار ہیں اور پانچویں شعر میں سنہ تالیف مذکور ہے ۔

بگو حمد للہ کہ ایں گفت او
بسر حد انجام آورد رو
دل و حسن گشتند از عشق شاد
گرفتند ازو ہم کمال مراد
نتائج از ایشاں بسے حاصل ست
شناسد کسے کو بحق واصل ست
یکے زاں نتایج بود این کتاب
کہ حسن و دلش نام شد از صواب
رہجر نبیؑ زکی در شمار
گذشتہ ہزار ست پنجاہ و چار
کہ درسبب ایں نظم ترتیب دید
نکو داستانے بآخر رسید

آخری دو شعر یہ ہیں ۔

قلم رفتہ رفتہ بایں جا رسید
ز سر گشتگیہائے خود آرمید
درود نبی گشت آخر کلام
علیہ الصلواۃ علیہ السلام

ان تمام مصنفوں نے اس قصے کے بیان کرنے میں ، خواہ نثر میں ہو یا نظم میں ، مولانا فتاحی سے خوشہ چینی کی ہے ۔ گو ملا وجہی نے قصے کی اصل کی طرف کہیں اشارہ نہیں کیا مگر دونوں کتابوں کے پڑھنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وجہی نے قصے کی وارداب حرف بحرف فتاحی سے لی ہے اپنی طرف سے کوئی اضافہ کیا ہے تو یہ کہ جا بجا موقع بے موقع پند و موعظت کا دفتر کھول دیا ہے جس کا اصل کتاب میں نام و نشان نہیں ۔

میرا قیاس یہ ہے کہ وجہی کو فتاحی کی حسن و دل جو نثر میں ہے ہاتھ لگ گئی تھی ، دستور عشاق اس کی نظر سے نہیں گزری تھی ۔ اس کے کئی وجوہ ہیں ۔ ایک تو یہ کہ وجہی نے اپنی نثر میں آسی کا طرز اڑایا ہے اور مسجع اور مقفی عبارت لکھی ہے ۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ جن امور کا ذکر دستور عشاق میں مفصل ہے اور نثر کے خلاصے میں سرسری یا برائے نام ہے ان کی تفصیل وجہی کے ہاں بھی نہیں پائی جاتی ۔ مثلاً جب حسن و دل کی شادی ہوتی ہے تو وہاں فتاحی نے دف و گل ، چنگ و بنفشہ ، نرگس و کاسہ چینی کے بڑے پر لطف مناظرے لکھے ہیں ۔ نثر کی کتاب میں ان کا ذکر نہیں ، سب رس میں بھی یہ نہیں پائے جاتے ، اور اس تقریب میں قامت اور زلف اور دیگر امرا کی طرف سے جو دعوتیں اور مہمانداریاں ہوئی ہیں اس کا بھی کوئی مذکور نہیں ۔ اور آخر میں جب گلشن رخسار میں خضر سے ملاقات ہوتی ہے تو وجہی نے صرف چند ہی سطروں میں یہ ملاقات ختم کر دی ہے اور آنکھوں ہی آنکھوں میں ساری باتیں ہو جاتی ہیں اور زبان سے کسی کلمے کے ادا کرنے کی

ضرورت نہیں پڑتی ۔ لیکن بخلاف اس کے دستور عشاق میں خضر دل کو ایک پر معنی اور پر معارف تلقین کرتا ہے ۔ سب رس میں قصے کا خاتمہ مگھم بلکہ مبہم ہوکے رہ جاتا ہے ، دستور عشاق میں فتاحی خضر کی زبان سے تمام اسرار کی حقیقت کھولتا ہے اور بتاتا ہے کہ " تو " کیا ہے ۔ زرق ، توبہ اور زھد کون ہیں ۔ نظر ، ہمت ، رقیب ، قامت ، زلف ، وفا اور غیر سے کیا مطلب ہے ۔ گلشن رخسار اور شہر دیدار کیا ہیں اور عقل اور عشق کی کیا حقیقت ہے ۔ غرض تمام تمثیل پر سے جو ہم پڑھتے آئے ہیں آخر میں مجاز کا پردہ اٹھا دیتا ہے اور حقیقت کا جلوہ دکھا دیتا ہے اور جن چیزوں کو ہم قصہ سمجھتے تھے وہ معارف کے رنگ میں نظر آنے لگتی ہیں اور اس ترکیب سے داستان کے تمام اسرار حل ہو جاتے ہیں ۔ آب حیات جس پر قصے کی بنیاد ہے اور جس کی آرزو میں تمام فتنے اور فساد برپا ہوتے ہیں اور طرح طرح کی آفتیں نازل ہوتی ہیں وہ سب رس میں آخر تک مگھم سا رہتا ہے اور تمثیل کسی قدر ناقص اور تشنہ رہ جاتی ہے ۔ دستور عشاق میں خضر نے اس گتھی کو بھی سلجھایا ہے اور تمثیل کی تکمیل کر دی ہے ۔ اگرچہ شروع میں ایک جگہ وہ آب حیات کے متعلق یہ کہتا ہے ۔

بکف آبے کن از عین شریعت
که این است آب حیواں در حقیقت

لیکن فتاحی نے گلشن رخسار میں سر چشمہ فم کی نشان دہی کی ہے اور اس چشمے پر جو سبزہ اگا ہوا ہے اسے خضر سے تعبیر کیا ہے اور فم یعنے منہ ہی وہ جگہ ہے جہاں سخن پایا جاتا ہے

اور یہ سخن آب حیات ہے۔ وجہی نے بھی منہ ھی کو آب حیات کا چشمہ بتایا ہے، چنانچہ وہ لکھتا ہے ''تماشا دیکھنے دیکھنے رخسار کے گلزار میں آئے، دھن آب حیات کا چشمہ پائے،، ھمت نے بھی منہ دیا تھا۔ مگر فتاحی نے اسے زیادہ صاف کر دیا ہے وہ دھن کو چشمہ اور سخن کو آب حیات بتاتا ہے، اور پھر اس کی تعریف میں یوں نغمہ زن ہوتا ہے۔

سخن روح اللہ پاکیست در اسم
رحق الفائے او با مردم جسم
سخن دُرّیست ار دریائے اعظم
سخن نوریست در مشکاۃ آدم
سخن علم لدنّی را نشان ست
کہ از تعلیم علّمہُ البیان ست
سخن'' آب حیات،، ست ازکرامت
کہ زو زندہ ست تا روز قیامت

اب اس کتاب (سب رس) کو حسن و دل کا فرزند ہونا سزاوار ہے جس پر قصے کا خاتمہ ہے۔

قصے کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک طرف عقل اور عشق کا معرکہ ہے اور دوسری طرف دل اور حسن کا۔ عقل مغرب کا بادشاہ اور عشق مشرق کا۔ عقل کا ملک یونان (بقول وجہی۔ سیستان) تھا۔ حسن عشق کی بیٹی ہے اور دل عقل کا فرزند ہے۔ بیٹا جب سیانا ہوا تو باپ (عقل) اسے شہر تن (بدن) کا والی بنا دیتا ہے۔ ایک روز کا ذکر ہے کہ دل کا ایک مصاحب آب حیات کا قصہ پڑھ کر سناتا ہے۔

دل کو آب حیات کا ذکر سنکر اس کے حاصل کرنے کی دُھن لگتی ہے اور اس کے پیچھے ایسا دیوانہ ہوتا ہے کہ کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے۔ آخر اس کا جاسوس نظر اس کی تلاش میں نکلتا ہے اور رستے میں اُسے ایک خوش منظر اور خوش حال شہر ملتا ہے جس کا نام عافیت اور اُس کے بادشاہ کا نام ناموس ہے۔ وہ ناموس سے ملاقات کرتا ہے اور اپنے سفر کا مقصد بیان کر کے رہنمائی کا طالب ہوتا ہے۔ ناموس کہتا ہے کہ آب حیات کی کوئی حقیقت نہیں یہ فسانہ ہے اصل آب حیات انسان کی آبرو ہے۔ نظر مایوس ہو کر آگے بڑھتا ہے، چلتے چلتے ایک عظیم الشان پہاڑ کے قریب پہنچتا ہے۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ اس کا نام زہد ہے اور ایک بڈھے زرق نامی کا آشیانہ ہے۔ اس کی خدمت میں حاضر ہوا آب حیات کا نشان پوچھا۔ اس نے کہا کہ آب حیات دنیا میں کہاں وہ تو جنت میں ہے۔ ہاں اگر اس کی تلاش ہے تو عاشقوں کے آنسوؤں میں ڈھونڈھ۔ یہ بات اُس کے دل کو نہ لگی اور وہاں سے مایوس ہو کر آگے چلا تو ہدایت نام ایک سر بفلک کوٹ دیکھا جس کا بادشاہ ہمت تھا اس نے البتہ کچھہ ہمت بندھائی اور آب حیات کا پتہ بتایا اور کہا کہ کوہ قاف کے اُس طرف ایک شہر ہے جس کا نام دیدار ہے اُس میں ایک باغ ہے جس کا نام رخسار ہے اور اس باغ میں ایک چشمہ دہن ہے اور اسی چشمے میں آب حیات ہے جس کی تجھے تلاش ہے۔ اور ایک سفارشی خط اپنے بھائی قامت کے نام دیا۔ اور یہ بھی کہا وہاں پہنچنا بہت دشوار ہے شہر دیدار کا نگہبان ایک دیو رقیب نامی ہے وہ کسی

غیر آدمی کو وہاں گھسنے نہیں دیتا ۔ غرض بہزار دقت جب کہ وہ رقیب کے شہر سنگسار میں پہنچا تو نگہبانوں نے اسے قید کرلیا اور رقیب کے پاس لے گئے ۔ رقیب بہت بگڑا اور کہا تو یہاں کیسے آیا ؟ نظر نے جب دیکھا کہ یہاں کا خطرہ ہے تو کہا میں بڑا حکیم اور کیمیا گر ہوں ۔ رقیب کو لالچ نے گھیرا اور سونے کی طمع میں اسے بڑی خاطر سے اپنے پاس رکھا ۔ جب سونا بنانے کی فرمائش کی تو نظر نے کہا بعض دوائیں صرف شہر دیدار میں ملتی ہیں وہاں لے چلو تو سونا بنادوں گا ۔ وہاں گیا تو قامت سے ملاقات ہوئی ہمت کا خط دیا اور اس کی مدد سے چھپ کر رقیب کے پنجرے سے رہائی پائی اور شہر دیدار کا قصد کیا ۔ رخسار کے گلزار میں پہنچا تو دل باغ باغ ہوگیا ۔ قضا کار حسن کی ایک سہیلی لٹ (زلف) وہاں سیر کرنے آئی تھی اس کی آنکھ جو نظر پر پڑی تو برہم ہوکر بولی کہ تو کون ہے اور یہاں کیسے آیا ہے ؟ یہ بہت گھبرایا اور بہت منت و عاجزی کی اور کہا میں مصیبت زدہ ہوں ، یہاں تک آگیا ہوں ، خدا کے لیے مجھ پر رحم کرو ۔ اسے ترس آیا اور اپنے ساتھ لے گئی ۔ رخصت کرتے وقت اپنے کچھ بال دیے اور کہا جب تجھ پر کوئی مصیبت آئے تو یہ بال آگ پر رکھ دینا میں فوراً تیری مدد کو آجاؤں گی ۔ زلف سے وداع ہوکر پھر شہر دیدار کی طرف چلا اور تھوڑی دیر میں رخسار کے گلزار میں پہنچ گیا ۔ وہاں کا نگہبان غمزہ تھا ، غمزہ نظر کا بھائی تھا لیکن بچپن میں جدا ہوگئے تھے ایک دوسرے کو نہیں پہچانتے تھے ۔ غمزے

نے جو غیر شخص کو گلزار میں دیکھا تو فوراً جھپٹ کر اُسے گرفتار کرلیا اور قتل ہی کرنا چاہتا تھا کہ اس کی نظر بازو بند پر پڑی ۔ ان کی ماں نے بچپنے میں نشانی کے لیے دونوں کے بازوؤں پر ایک ایک لعل باندھ دیا تھا ، دیکھتے ہی وہ نظر سے لپٹ لپٹ کر رونے لگا ۔ دونوں بھائی ملے نظر نے اپنا سب احوال سنایا ۔ غمزہ حسن کا مصاحب تھا وہ اسے حسن کے پاس لے گیا ۔ حسن کے پاس ایک نہایت خوش رنگ بیش بہا لعل تھا جس پر ایک خوبصورت موہنی مورت بنی ہوئی تھی اس نے پرکھنے کے لیے نظر کو دکھایا ۔ وہ دیکھ کر حیران ہوگیا اور کہا کہ یہ صورت تو دل کی ہے ۔ یہ سنتے ہی حسن دل پر عاشق ہوجاتی ہے ۔ نظر نے کہا کہ دل کو آب حیات کی بڑی جستجو ہے اور اس کے پیچھے دیوانہ ہو رہا ہے ۔ یہ تمھارے ہاتھ میں ہے یہ مل جائے تو میں دل کو تیرے پاس لے آتا ہوں ۔ حسن نے اپنے غلام خیال کو نظر کے ساتھ کیا اور ایک یاقوت کی انگوٹھی ان کو دی جس سے آب حیات کے چشمے پر مہر کی جاتی تھی ۔ خیال اور نظر شہر بدن میں پہنچ کر دل سے ملتے ہیں دل کو جب یہ حال معلوم ہوتا ہے اور خیال حسن کی تصویر کھینچ کر دل کو دکھاتا ہے تو دل ہزار جان سے حسن پر عاشق ہوجاتا ہے، کھانا پینا حرام ہوجاتا ہے۔ آخر نظر کے مشورے سے شہر دیدار کے سفر کا قصد کرتا ہے۔ دل کے باپ بادشاہ عقل کا وزیر وہم نامی اپنے آقا کا بڑا خیر خواہ تھا اسے جب یہ خبر ہوئی تو اس نے فوراً بادشاہ سے ساری باتیں جا لگائیں اور کہا کہ نظر جو شہر سے غائب تھا ایک خانہ

خراب خیال کو ساتھ لایا ہے اور دونوں شہزادہ دل کو شہر دیدار کی طرف لیے جا رہے ہیں ۔ یہ ضرور کوئی فتنہ پیدا کریں گے اور ملک میں خلل ڈالیں گے ۔ ابھی بادشاہ عشق سے صلح ہوئی ہے باہم قول و قرار ہوئے ہیں اگر لڑائی ہوئی تو بہت برا ہوگا ۔ عشق بہت قوی ہے اس سے عہدہ برآ ہونا آسان نہیں ۔ عقل اس خبر کے سننے سے سخت پریشان ہوا اور وہم کے مشورے کے موافق دل اور نظر کو قید کر دیا اور پہرے بٹھادیے ۔

یاقوت کی وہ انگوٹھی جو حسن نے دل کو اپنے عشق کی نشانی بھیجی تھی کسی مصلحت سے دل نے نظر کو دیدی تھی اس کی ایک خاصیت یہ تھی جب کوئی اسے منہ میں رکھ لے تو سب کی نظروں سے اوجھل ہوجائے ۔ وہ سب کو دیکھے اسے کوئی نہ دیکھ سکے ۔ اس انگوٹھی کو منہ میں رکھ کر عقل بادشاہ کے بند سے باہر نکل آیا اور شہر دیدار کی طرف روانہ ہوا اور جلد جا پہنچا ۔ سیر کرتے کرتے رخسار کے گلزار میں گزر ہوا ، وہاں ایک چشمہ جسے آب حیات کہتے ہیں پایا ، لالچ میں آ کر چاہتا تھا کہ ایک گھونٹ پانی پی لے کہ انگوٹھی منہ میں سے نکل کر چشمے میں جا پڑی اور آب حیات کا چشمہ نظر سے غائب ہوگیا ۔ اتنے میں رقیب کی نظر اس پر پڑی وہ تاک میں تھا ہی فوراً جکڑ کر باندھ لیا اور گھر لیجا کر قید کر لیا ۔ یہ ان کے کرتوت کا نتیجہ تھا ۔ سخت پریشان حال اور بےقرار تھا کہ ایک دن لٹ کے بالوں کا خیال آیا ، ایک دو بال لیکر آگ پر رکھے ، بالوں کا آگ پر رکھنا تھا کہ فوراً لٹ آ پہنچی ۔ حال پوچھا اور کسی حکمت سے قید سے چھڑایا اور شہر دیدار اور رخسار کے

گلزار کے رستے پر ڈال دیا ۔ نظر وہاں پہنچ کر حسن سے ملا ۔ وہ فراق کی ماری تو انتظار ہی میں بیٹھی تھی ، جب نظر کی زبانی سب حال معلوم ہوا تو بہت مایوس ہوئی اور غمزہ کو بلا کر کہا کہ تم اور نظر دونوں جاؤ اور جس طرح بن پڑے ، تدبیر سے ، حکمت سے ، جادو سے ٹونے سے دل کو یہاں لیکر آؤ ۔

اب نظر اور غمزہ چیدہ اور تجربہ‌کار آدمیوں کو ساتھ لیکر شہر بدن کی طرف سدھارے ۔ کہتے ہیں کہ نظر جس وقت عقل کے بند سے نکل بھاگا تو عقل کو اسی وقت کھٹکا ہوا تھا کہ نہ جاکر کچھ نہ کچھ فساد برپا کرے گا ۔ اس لیے اس نے پہلے ہی سے سرحد کے سرداروں کے نام احکام جاری کر دیے تھے کہ نظر قید سے بھاگ گیا ہے اسے ملک سے باہر نہ جانے دیں اور جہاں ملے قید کرلیں ۔ زرق کا بیٹا توبہ جو اپنے کوہستان زہد میں رہتا تھا اسے بھی عقل نے تاکیدی احکام بھیجے تھے ۔ جب نظر اور غمزہ چلتے چلتے وہاں پہنچے تو قلعہ کے دیدبان نے اطلاع دی کہ نظر لشکر لیے پہاڑی کے نیچے پڑا ہے ۔ توبہ غصہ میں بھرا ہوا فوراً لشکر لے کر چڑھ آیا ۔ یہ دونوں بڑی دلیری اور بے جگری سے لڑے اور توبہ کو مار بھگایا ۔ یہاں سے چل کر وہ قلندروں کے بھیس میں شہر عافیت کی طرف چلے اور وہاں کے بادشاہ ناموس سے ملے ۔ اس پر کچھ ایسا جادو چلا کہ تخت و تاج چھوڑ کر وہ بھی فقیر ہوگیا ۔

ادھر توبہ شکست کھاکر با حال خستہ و تباہ بادشاہ عقل کی خدمت میں حاضر ہوا اور جو کچھ اس پر گزری تھی کہہ

سنائی ۔ بادشاہ نے غمزہ کی یہ سفاکی دیکھی تو دل کو طلب کیا ، قید سے رہا کیا اور غمزہ کی بیدادی کا قصہ سنایا اور نہایت دلسوزی سے موقع کی اونچ نیچ کو سمجھایا اور کہا کہ حسن کا لشکر بہت سفاک ہے اس میں وفا نہیں ۔ تم اگر ان دغا بازوں کی باتوں پر جاؤ گے تو اپنا ملک کھو بیٹھو گے ۔ ہماری بات سنو ، ہمارا جرار لشکر حاضر ہے اسے لیکر شہر دیدار کے اُدھر چلے جاؤ ، اکیلے جانا خطرے سے خالی نہیں ، عورت کی ذات بہت مکار ہوتی ہے نہ معلوم اس عشق کے پردے میں کیا گُل کِھلائے ۔ دل کو بھی یہ بات پسند آئی اور سمجھا کہ اگر غالب آیا تو حسن اپنی ہے اور جو مغلوب ہوا تو معذوری ہے ۔ عقل کی باتوں سے عشق کا ولولہ دھیما پڑ گیا ۔

غرض شاہ عقل کے سپہ سالار صبر کو ساتھ لیا اور لاؤ لشکر لے کر شہر دیدار کا رخ کیا ۔ تھوڑی دور چلے تھے کہ ساتھ والے خبر لائے کہ اس جنگل میں جگہ جگہ ہرن چوکڑیاں بھرتے نظر آتے ہیں گویا ہوا سے باتیں کرتے ہیں ۔ دل یہ سنکر بے تاب ہوگیا ، شکار کا شوق سر پر سوار ہوا ۔ تیر کمان لیے ہرنوں پر گھوڑا ڈالا ۔ وہ اصل میں ہرن نہ تھے وہی غمزے کا لشکر تھا ، انہیں کون پکڑ سکتا تھا ، دور نکل جاتے تو ٹھہر جاتے اور جو دل قریب آیا قلانچیں بھر کے آگے نکل جاتے ۔ عقل کو خبر ہوئی تو محبت نے جوش مارا اور وہ بھی اسی طرف راہی ہوا ۔ دونوں ہرنوں کے پیچھے سر گرداں چلے اور نظر اور غمزہ انہیں جُل دیکر شہر دیدار کے پاس لے آئے ۔ حسن کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی کار گزاری سنائی وہ سنکر باغ باغ ہوگئی ۔

اب سوچ یہ پڑی کہ عقل بادشاہ جو لشکر لیے چلا آرہا ہے اس کی کیا تدبیر کی جائے اور اس آفت کو کیونکر ٹالا جائے ۔ رائے یہ قرار پائی کہ حسن اپنے باپ کو اطلاع دے کہ وہ کسی جتن سے اس بلا کو ٹالے ، چنانچہ اس نے اپنے باپ کو اس مضمون کا خط لکھا کہ میرا ایک وفادار غلام خال نامی مدت سے غائب تھا اب معلوم ہوا عقل بادشاہ نے گرفتار کرلیا ہے ۔ ہم نے طلب کیا تو بہت برہم ہوا اور اب لشکر لیے چڑھا آرہا ہے ۔ عشق نے جب یہ مکتوب پڑھا تو مارے طیش کے چہرہ لال ہوگیا اور کہنے لگا کہ عقل کی یہ مجال کہ وہ اس سر زمین پر قدم رکھے ، عقل دیوانہ ہے کہ جو عشق سے بھڑنا چاہتا ہے ۔

غرض عشق نے اپنے بہادر سپہ سالار مہر کو مقابلے کے لیے بھیجا ۔ عقل یہ فوج دیکھ کر بہت سٹ پٹایا ۔ فرزند کی نالائقی اور اپنے فعل پر بہت پچھتایا ۔ اب لڑائی شروع ہوگئی ۔ غمزہ نے عقل پر حملہ کیا ، خوب دو دو ہاتھ ہوئے ، عقل کو سنبھلنا مشکل ہو گیا ۔ دوسرے روز قامت نے عقل کے لشکر پر قیامت برپا کردی ۔ تیسرے دن رات کو زلف نے شبخوں مارا ، سوتے ہوؤں کو پچھاڑا ۔ اتنے میں باس (نسیم) پہنچی ، اس نے دل کو بہت کچھ ڈھارس دی اور پے در پے حملوں سے غنیم کے لشکر میں کھلبلی مچادی ، زلف کو بھگا دیا اور عشق کا لشکر تتر بتر ہو گیا ۔

حسن کو جب یہ خبر پہنچی تو بہت گھبرائی ، اپنے خال سے مشورہ کیا ۔ اس نے کہا کوہ قاف میں تیری ایک ہمزاد ہے بڑی

چُتر اور دلیر ہے حسن و جمال میں بھی لاجواب ہے وہ آگئی تو بیڑا پار ہے۔ حسن نے کہا وہ کوہ قاف میں، میں یہاں، اس کے آئے آئے تو کام تمام ہوجائے گا۔ خال نے کہا یہ کوئی مشکل نہیں، میرے پاس عنبر کا دانہ ہے، ابھی آگ پر رکھتا ہوں، چٹکی بجاتے میں تیرے پاس آجائے گی۔ خال نے ایسا ہی کیا اور حسن کی ہمزاد فوراً آپہنچی۔ حسن اسے دیکھ کر بہت حیران ہوئی، گلے ملی اور اپنی ساری بپتا کہہ سنائی۔ ہمزاد نے کچھ سوچ بچار کے بعد کہا ڈرو مت، عقل کیا چیز ہے، وہ ہمارے حملے کی کیا تاب لا سکتا ہے۔ حسن کی ہمزاد نے اپنا ناز، غمزہ، شیوہ، نخرہ سپہ سالار مہر کی مدد کو بھیجا۔ حسن کے پاس ایک باکمال تیر انداز بھی تھا، جس کا نشانہ کبھی خطا نہ ہوتا تھا، اس کا نام ہلال تھا، اسے بھی حسن نے سپہ سالار کی کمک پر بھیجا۔ جب یہ پہنچے تو سپہ سالار کا پلہ بہت بھاری ہوگیا۔ ہلال عقل کے لشکر پر جا پڑا، صفوں کو درہم برہم کرتا ہوا اندر گھستا ہوا چلا گیا اور یک بارگی دل کے پاس جا پہنچا اور انجان پنے سے ایسا تیر جوڑ کر مارا کہ دل گھوڑے پر سے زمین پر آ گرا۔ مارنا کسے چاہتا تھا اور لگ گیا کسے، قضا پر کسی کا بس نہیں چلتا۔ عقل نے جو یہ دیکھا تو حواس جاتے رہے سارا لشکر تو کہیں، میں، کہیں، فرار ہو گیا۔ عقل بیچارہ مارا مارا پھرا کہیں ٹھکانا نہ ملا۔

ادھر فتح کے شادیانے بجنے لگے۔ حسن ہزار ہزار شکر بجا لائی۔ عقل کو پاس نہ دیکھ کر حسن کے خدمتگاروں نے دل کو گرفتار کر لیا اور حسن کے پاس لے آئے۔ حسن کی

نظر جو اس پر پڑی تو آنکھوں میں آنسو بھر آئے ، اور دل سے آہ نکلی ، بے تاب ہوگئی ۔ مارنے والے کو کوسنے دینے لگی اور خدمت گاروں پر آفت برپا کر دی ۔ اب کیا ہوسکتا تھا ، خاموش ہو رہی مگر دل کو لگی ہوئی تھی ، اپنی دائی ناز کو بلایا اپنی بے قراری اور بے تابی کا حال سنایا ۔ دائی نے کہا جلدی اچھی نہیں مصلحت سے کام لینا چاہئے ورنہ اس میں بڑی بدنامی ہوگی مناسب یہ ہے کہ رخسار کے گلزار میں ایک کنواں ہے، جسے چاہ ذقن کہتے ہیں ، کچیے سونے کا بنا ہوا ہے اور اس کا سواد بھی اچھا ہے فی الحال دل کو وہاں بند رکھا جائے ۔ دل بیچارہ وہاں گرفتار ، ادھر حسن بے قرار ۔

آخر حسن سے نہ رہا گیا اس نے اپنی سہیلی وفا کو جو سپہ سالار مہر کی بیٹی تھی ، بلاکر اپنے درد دکھ کی داستان بیان کی اور کہا کہ دل سے ملنے کی کوئی تدبیر کرو ۔ وفا نے کہا میرے خیال میں ایک بات آتی ہے کہ شہر میں ایک باغ ہے (جس کا نام باغ آشنائی ہے*) اس میں ایک چشمہ ہے جیسا چشمۂ آب حیات ۔ باغ کے بیچوں بیچ ایک چھجا ہے جس پر غمزے کے بادل چھائے رہتے ہیں اور ناز کے موتی برستے ہیں ۔ اس چھجے میں دو کالی کالی کھڑکیاں ہیں جو ان کھڑکیوں کو کھول کے داخل ہو تو وصال کی لذت پائے ۔ حسن نے منت سے کہا کہ اگر تو یہ کر سکتی ہے تو للہ جلدی کر اور ساتھ ہی زلف کو حکم دیا کہ دل کے پیچ سب کھول دے اور چاہ ذقن

---

* یہ نام دستور عشاق میں ہے سب رس میں اس کا کوئی نام نہیں دیا ۔

سے باھر نکال لا ۔ زلف ناز و ادا سے اکڑتی لچکتی گئی اور دل کو چاہ ذقن سے باھر نکال لائی ۔ اتنے میں وفا بھی آ پہنچی دل سے گھل مل کے باتیں کرنے لگی ۔ بہت کچھ دلاسا دیا اور کہا حسن نے جو تجھے بند کر رکھا تھا اس میں مجبوری تھی ، باپ کا ڈر اور لحاظ تھا اگر ایسا نہ کرتی تو تیری جان کے لالے پڑ جاتے ۔ حسن نے تیرے ساتھ بڑی مروت اور عنایت کی ہے تجھے اس کی قدر کرنی چاھیے ۔ غرض اس طرح کی میٹھی میٹھی باتوں سے اس کے دل کو لبھایا اور محبت کی گرمائی سے گرمایا ۔ کنوئیں سے نکل کر باغ میں جو آیا تو بہت خوش ھوا ۔ بہت دنوں کا تھکا ماندہ تھا وھیں پھولوں کی کیاری پر پڑکے سو رہا ۔ حسن کو جب یہ خبر پہنچی تو مارے خوشی کے پھولی نہ سمائی ، ھوا کی طرح اُڑ کے آئی ۔ دیکھا کہ دل کا قرار جی کا آرام دل پڑا سو رھا ھے اور سارا باغ اس کے حسن کی جوت سے جگمگ کررھا ھے ۔ دل کی صورت دیکھ حسن کا دل ھاتھ سے جاتا رھا اس کے تلوؤں پر آنکھیں ملیں ، بلائیں لینے لگی اور اس کا سر گود میں لے کر بیٹھ گئی مگر آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گر رہے تھے ۔ چند قطرے دل کے رخسار پر جو گرے تو اس کی آنکھ کھل گئی ۔ حیران تھا کہ باغ میں دفعتاً یہ نئی بہار کہاں سے آگئی کہ سارا چمن نور کا عالم ھے ۔ آنکھ اُٹھا کر دیکھا تو دوسرا ھی عالم نظر آیا ۔ دل سے آہ نکلی ، بیقرار ھوگیا اور محبت کے جوش میں دوڑ کر قدموں پر گر پڑا ۔ اب گلے شکوے اور راز کی باتیں ھونے لگیں ۔ اس کے بعد حسن نے کہا کہ تیرے عشق

نے بیتاب کر دیا اور یہاں کھینچ لایا اب اجازت دے جاتی ہوں اور وصال کی تدبیر کرتی ہوں برا نہ مان اور میری مصلحت کو پہچان ۔ *

سر نسام وفا اور نازنے چھجے پر مجلس عشق آراستہ کی ، نظر اور خیال اور تبسم چشمے پر صحبت رکھتے تھے ۔ حسن نے وفا کو بلا کر کہا کہ خیال ، نظر اور تبسم سے کہو کہ دل کو داروے بیہوشی پلائیں اور زلف سے کہو کہ دل کو اس چھجے پر اس طرح لیکر آئے کہ کسی اور کو تو کیا اسے بھی خبر نہ ہو ۔ خیال ، نظر اور تبسم نے حکم کی تعمیل کی اور زلف اسے چھجے پر اس طرح اٹھا لائی کہ دل کے فرشتوں کو بھی خبر نہ ہوئی ۔ غرض اس طرح روز حسن دل کو بالا خانے پر لاتی ، مزے اڑاتی اور دل کے ارمان نکالتی ۔

آخر یہ چوری کب تک چھپتی ۔ رقیب کی ایک بیٹی تھی جس کا نام غیر تھا ۔ حسن کے پاس رہتی تھی ۔ ظاہر میں دوست پر دل میں کھوٹ تھا ۔ اسے اس کا جلاپا تھا کہ حسن اکیلے کہیں جاتی ہے اور مجھسے چھپاتی ہے اس کی ٹوہ میں رہنے لگی ۔ ایک روز چپکے سے حسن کے پیچھے ہولی اور بالا خانے پر ایک کونے میں چھپ کے بیٹھ رہی اور سارے راز سے واقف ہوگئی ۔

---

* اس بیان میں اور بعد کے بعض حالات میں دستور عشاق سے خفیف سا اختلاف ہے ۔

ایک شب ایسا ہوا کہ حسن شہر گئی تو کسی وجہ سے اس کا آنا نہ ہوا غیر موقع پاکر وصال کے بالا خانے پر چڑھ گئی ۔ جادو ٹونے میں کمال رکھتی تھی ، حسن کا بھیس بدل کر بیٹھ گئی ۔ جس طرح حسن حکم دیتی تھی اسی طرح اس نے بھی حکم دیا ۔ داروے بیہوشی پلا زلف آسے جوں توں بالا خانے پر لائی ۔ اتنے میں خیال جو سو رہا تھا جاگا ، دل کو دیکھا تو کہیں نہ پایا ۔ بہت پریشان ہوا ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے وصال کے بالا خانے پر پہنچا تو دیکھا کہ غیر دل کی گود میں مست پڑی ہے اور دل بے خبری کے عالم میں ہے ۔ فوراً شہر دیدار کو دوڑا گیا اور جو کچھ دیکھا تھا حسن سے من و عن بیان کیا ۔ یہ سن کر حسن کے ہوش جاتے رہے تن بدن میں آگ لگ گئی ، جیسے بیٹھی تھی اٹھ کھڑی ہوئی اور حسد کی آگ میں جلتی بلتی وصال کے بالا خانے پر آئی ۔ غیر اور دل کو ایک جگہ دیکھ کر آپے سے باہر ہوگئی کوسنے اور گالیوں کا جھاڑ باندھ دیا اور ایک قیامت برپا کر دی ۔ غیر ھکا بکا رہ گئی اور چھپ کر دوسرے رستے سے نکل بھاگی ۔ حسن دل پر بھی سخت بر افروختہ ہوئی اور اس کی بے وفائی اور بے مہری سے اس کا دل ٹکڑے ٹکڑے ھوگیا اور طیش میں آکر خیال ، نظر اور تبسم کو حکم دیا کہ اس نالایق بے وفا مورکھ کو باغ سے باھر نکال دو۔

غیر نے ادھر تو حسن اور دل سے یہ فریب کیا ، ادھر اپنے باپ رقیب سے جا لگائی اور حسن اور دل کے کرتوتوں کی ساری

کیفیت سنائی ۔ وہ سن کر بہت بر افروختہ ہوا ، شہر دیدار میں آیا اور دل کو بندی خانے سے نکال شہر سگسار میں لے گیا ۔ وھاں ھجر نام کا ایک کوٹ تھا ، اسی میں قید کر دیا ۔ دل بیچارہ سخت پریشان اور جینے سے بیزار تھا ، تمام حالات سے بے خبر، جی ھی جی میں یہ کہتا تھا کہ مجھ سے ایسی کون سی خطا ھوئی کہ حسن نے یہ ستم مجھ پر ڈھایا ھے ۔

نہ معلوم غیر کے دل میں کیا آئی شاید دل کے حال پر ترس آیا کہ اس نے حسن کو ایک خط لکھا اور اصل واقعہ کہہ سنایا کہ دل غریب بے گناہ ھے اصل قصور میرا ھے ، میں تیری صورت بنا کر اس سے ملی ، اسے کیا خبر تھی کہ یہ دغا بازی ھے۔ بے خبر مست پر پاداش لازم نہیں ، وہ عاشق صادق ھے اس پر غصہ درست نہیں ۔ اس رقعہ کا مضمون پڑھ کر حسن کے ھاتھوں کے طوطے اڑ گئے ۔ ھوش و حواس جاتے رھے، بال نوچنے لگی سینہ کوٹنے لگی اور اپنے کیے پر بہت نادم ھوئی ۔ اسی وقت دل کو اشتیاق بھرا خط لکھا جس میں اپنے فراق اور غیر کی شکایت لکھی اور ھزاروں قسمیں دیکر اپنی بے گناھی کا ثبوت دلایا ۔ خیال کے ھاتھ یہ رقعہ دل کو بھیجا ۔ جب یہ نامۂ شوق دل کو پہنچا تو وہ بھی بے تاب ھو گیا اور آنکھوں سے آنسو جاری ھو گئے ۔ اس کے جواب میں لکھا کہ تیرا اس میں کوئی قصور نہیں یہ سارا فساد غیر کا ھے ۔ میرا دل تجھ سے صاف ھے ، وھی محبت وھی چاہ ھے ۔ تو اگر مجھے داروے بیہوشی نہ پلایا کرتی تو یہ دن دیکھنا کیوں نصیب ھوتا، خیر جو ھوا سو ھوا ۔

اب دوسری طرف کا حال سنیے ۔ عقل بادشاہ شکست کھا کر

شہر بدن میں آیا اور مارے شرم کے کہیں چھپ رہا ۔ اور صبر جو عقل کا سر لشکر تھا وہ بھاگ کر شہر ہدایت میں آیا اور ہمت کو اپنی بدبختی اور مصیبت کی ساری داستان سنائی ۔ ہمت نے بہت رنج و افسوس کیا اور کہا کہ عقل کا مجھ پر بہت حق ہے ، شرط دوست داری یہ ہے کہ اب عقل اور دل کی خبر لوں ، نہ معلوم ان بدنصیبوں پر کیا گزر رہی ہوگی ۔ یہ کہہ کر تلوار ہاتھ میں لی اور اپنا لشکر ساتھ لے کر شہر دیدار کی طرف روانہ ہوا ۔ رستے میں جہاں جہاں پہنچتا عقل اور دل کا حال پوچھتا جاتا ۔ چلتے چلتے قامت کے وستان میں آیا ۔ قامت نے کہا اے ہمت تو نے خوب کیا ، تجھ پر ہزار رحمت ۔ سچے اور وفادار آدمی ایسے ہی ہوتے ہیں ۔ اب اس نے بیان کیا کہ دل ایک سال ہوتا ہے ہجراں کے کوٹ میں بند ہے ۔ عقل شہر بدن میں پڑا ہے ۔ عشق سے جیتنا مشکل ہے اس سے مل کے رہنے ہی میں مصلحت ہے ۔ اب صرف ایک تدبیر ہے کہ عشق کو سمجھا بجھا کر کسی طرح منایا جائے ۔ عشق بہت بڑا بادشاہ ہے اگر اس سے التجا کی گئی تو ضرور مان جائے گا ۔ اس سے صلح کیے بغیر گزیر نہیں ۔ ہمت کو یہ مشورہ بہت پسند آیا *اور اسی وقت اپنا لاؤ لشکر چھوڑ عشق کی خدمت میں پہنچا ۔ اس کی بہت مدح و ستائش کی ۔ عشق نے بھی اس کا احترام کیا اور شفقت سے اپنے پاس بٹھایا ۔ ہمت نے پھر موقع دیکھ کر عقل اور دل کا ذکر چھیڑا اور ان کی طرف سے ایسی وکالت کی

---

* دستور عشاق میں یہ قامت کا مشورہ نہیں بلکہ ہمت کی اپنی رائے ہے ۔

کہ عشق راضی ہو گیا اور یہ قرار پایا کہ عقل عشق بادشاہ کی وزارت قبول کرے، عشق کے بعد سب سے بڑا رتبہ اسی کا ہوگا۔ عشق بادشاہ اور عقل وزیر ہوا تو کام خاطر خواہ چلے گا۔

اس کے بعد عشق نے اپنے سر لشکر مہر کو حکم دیا کہ شہر بدن جا کر عقل کو تسلی اور دلاسا دے اور عزت و حرمت کے ساتھ یہاں لائے * ۔ مہر جس قدر جلد ہو سکا شہر بدن پہنچا اور عقل سے ملاقات کی ۔ عشق نے جو کہا تھا حرف بحرف بیان کیا اور سب اونچ نیچ سمجھائی اور کہا کہ کسی طرح کی فکر نہ کر میرے اقبال نے زور کیا ہے وہاں جانے کے بعد سب خرخشے دور ہوجائیں گے اور تو امن و آسایش اور بلند اقبالی کے ساتھ رہے گا ۔ عقل نے یہ سمجھ کر کہ اب حکومت و دولت جا چکی ہے ، یار دوست ، مشیر اور مصاحب سب نے منہ موڑ لیا ہے ، مصلحت یہی ہے کہ عشق کی بات مان لی جائے ۔ غرض اس نے عشق کا فرمانا قبول کیا اور مہر کے ساتھ عشق کے حضور پہنچا ۔ عشق بھی اس سے بڑے احترام اور عزت کے ساتھ پیش آیا ۔ گلے سے لگایا اور ہر طرح خاطر جمع کی اور کہا کہ میں بادشاہ تو وزیر ، ملک اور حکومت تیرے سپرد ہے ، مجھے ملک داری سے کیا واسطہ ، جو تو مناسب سمجھے ، کر ۔

---

* دستور عشاق کی روایت سے عقل لڑائی میں گرفتار کرلیا گیا تھا اور قید میں تھا اس لئے اس میں مہر کو حکم دیا گیا کہ اسے قید سے نکال کر شہر بدن میں لے جائے اور پھر ہمارے پاس لائے ۔

غرض جب عقل عشق بادشاہ کا وزیر ہو گیا تو عشق نے همت سے کہا کہ دل کو ھجراں کے کوٹ سے چھڑا کر میرے سامنے حاضر کر اور اس کے پاؤں کی بیڑیاں نکال کر رقیب کے پاؤں میں ڈال اور غیر کو جو اس کی بیٹی ھے ایسی جگہ قید کر کہ وھاں سے نکل نہ سکے ۔ همت سلام کر کے روانہ ھوا اور دل کو ھجراں کے کوٹ سے لڑ جھگڑ کر باھر لایا اس کی بیڑیاں رقیب کے پاؤں میں ڈالیں اور غیر کو بھی ایک مکان میں بند کردیا ۔ اگرچہ اس پر اس کا دل دکھا لیکن حکم کی تعمیل واجب تھی ۔ غیر نے جیسا کیا تھا ویسا پایا ۔ اس کے بعد همت دل کو عشق کے پاس لایا اور عشق کو دل سے ملایا ۔ سب ایک دوسرے سے گلے ملے ۔ آخر عقل اور عشق نے باھم مشورہ کر کے یہ ٹھہرایا کہ حسن کا دل سے عقد کر دیا جائے ۔ القصہ بڑی دھوم دھام سے شادی ھوئی اور دونوں کی مراد بر آئی ۔ گھر گھر عیش و عشرت کا سماں تھا اور خوشی کے شادیانے بج رہے تھے ۔

ایک روز دل اور همت اور نظر تینوں شراب پیے رخسار کے گلزار میں پہنچے ۔ وھاں آب حیات کا چشمہ دھن دیکھا ۔ وھاں ایک پیر سبز پوش یعنے خضر آئے ۔ همت نے دل سے کہا کہ اس پیر روشن ضمیر کی قدم بوسی کر اور اس بزرگ کی دعا لے دل دوڑ کر قدم بوس ھوا، ادب سے نزدیک بیٹھا ۔ خضر نے آنکھوں آنکھوں کے اشاروں میں سب راز کھول دیا اور دل خضر کے فیض سے اپنے دل کی مراد کو پہنچا ۔ حسن اور دل رہے سہے، پھولے پھلے، بال بچوں والے ھوئے ۔ ان کا سب سے بڑا فرزند یہ کتاب ۔

جو اپنے وقت کا افلاطون و لقمان ہے، روشن ضمیر، صاحب تدبیر ہے۔ جو کوئی صاحب نظر ہوگا اسے یہ سخن بھائے گا اور قدر کرے گا۔

یہ ہے سارے قصہ کا لب لباب۔ عقل و عشق کی لڑائی ایک عجیب داستان ہے۔ یہ مہا بھارت اور جرمن جنگ سے بھی کہیں زیادہ ہولناک ہے۔ یہ عالمگیر جنگ ہے جو ہر آن ہر ساعت اور ہر مقام پر برپا ہے اور ابتدائے آفرینش سے اب تک قایم ہے اور رہتی دنیا تک قایم رہے گی۔ انسان نہ صرف عقل ہی عقل ہے اور نہ جذبات ہی جذبات۔ اگر وہ محض عقل ہی ہوتا تو ایک اچھی خاصی مشین ہوتا اور اگر صرف جذبات ہی جذبات ہوتا تو بلا شبہ مجنون ہوجاتا۔ کاش وہ کچھ ہوتا ایک ہوتا۔ لیکن مشکل یہ آپڑی ہے کہ اس میں دونوں قوتیں موجود ہیں۔ عقل اسے ایک طرف کھینچتی ہے اور عشق دوسری طرف اور دونوں کے رستے ایک دوسرے سے مخالف اور متضاد ہیں۔ عقل اسے بے راہ روی سے ٹوکتی اور اعتدال کے حدود میں رکھنا چاہتی ہے، عشق جو ہر حد سے آزاد ہے اور جس کے ہاں اعتدال ایک بے معنی لفظ ہے اسے اس تنگنائے سے نکال کر محبت و جنون کی وسیع اقلیم میں لے جانا چاہتا ہے۔ عقل اسے دنیا داری سکھاتی اور دنیا میں سلیقے اور ہوشمندی سے رہنا بتاتی ہے، عشق دنیا اور دنیاداری کو ٹھکراتا ہے اور اسے ایک ایسے عالم میں پہنچانا چاہتا ہے جہاں نہ تن بدن کی خبر ہے نہ ہوش و حواس کی، جہاں نہ اپنے کی فکر ہے نہ پرائے کی۔ انسان اس دوراہے میں آکر حیران و ششدر رہ جاتا ہے اور ایک عجیب کشمکش میں پڑ جاتا ہے۔ بعض اوقات اس کے

ھاتھ پاؤں بھول جاتے ھیں اور اس کی کچھ سمجھ میں نہیں آ
کہ کیا کرے۔ ان دونوں کی ضد میں یہ بے چارہ مفت میں بد
جاتا ھے۔ جب توفیق یاوری کرتی ھے تو ایسے نازک وقت
ھمت سامنے آتی ھے اور التوائے جنگ کا ڈول ڈال کر لڑاکوؤں کو
سمجھانا بجھانا شروع کرتی ھے۔ عشق پر معمولی پند و نصایح
اثر کیا ھو سکتا ھے اس لئے وہ اسے اپنی میٹھی میٹھی باتوں سے
ایسا لبھاتی ھے کہ وہ صلح پر راضی ھوجاتا ھے۔ اس صلح میں
راہ مستقیم ھے۔ اسی رستے کے چلنے والوں میں کبھی کبھی انسان
کامل نظر آجاتے ھیں ــ

فتاحی نے اس رزمیہ مثنوی کو بڑی خوبی سے لکھا ھے۔
زبان شستہ، بیان بہت پاک صاف، خیالات اعلیٰ، اشعار میں
چستی اور روانی پائی جاتی ھے۔ اگر چہ وہ صنایع بدایع کا دلدادہ
ھے جیسا کہ اس کی دوسری تصانیف سے معلوم ھوتا ھے لیکن اس
مثنوی میں وہ کہیں اعتدال سے باھر قدم نہیں رکھتا، سوائے ان
دو رقعوں کے جو حسن نے دل کو اور دل نے حسن کو لکھے ھیں
ان میں البتہ اس نے پوری کسر نکال لی ھے اور سارے صنایع بدایع
ختم کردیے ھیں۔ رزم کے علاوہ جہاں کہیں بزم کا موقع آیا ھے
تو اسے بھی ویسی ھی خوبی سے بیان کیا ھے۔ یہ تو مثنوی کی
ظاھری خوبیاں ھیں لیکن وہ باطنی خوبیوں سے بھی مالا مال ھے۔
اس نے عقل و عشق اور حسن کے اعوان و انصار، اُن کے شہروں
کے نام، ان کے سر لشکر اور مصاحبوں وغیرہ کے نام تجویز کرنے
میں بڑی ذھانت سے کام لیا ھے۔ مثلاً عقل کا بیٹا دل، عشق کی
بیٹی حسن، عقل کا شہر بدن، اور عشق یا حسن کا شہر دیدار۔ عقل

کا سپہ سالار صبر اور عشق کا مہر ۔ عقل کا وزیر وہم ۔ دل کے ساتھی نظر ، ناموس ، توبہ وغیرہ ۔ حسن کے ساتھی ناز ، غمزہ ، عشوہ ، زلف ، خیال وغیرہ ۔ اس طرح قصر وصال اور قلعۂ ہجراں وغیرہ یہ سب نام بڑی مناسبت کے ساتھ تجویز کیے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ جیسا موقع اور محل ہے اسی کی مناسبت سے ساری گفتگو اور تمام مصلحتیں عمل میں آئی ہیں اور اس معاملے میں وہ بہت کم غلطی کرتا ہے۔ فتاحی شاعر ہی نہیں حکیم بھی ہے ۔ جہاں جہاں اس نے موقع سے بعض حکیمانہ باتیں لکھی ہیں وہ بڑی خوبی سے ادا کی ہیں اور وجہی کی طرح بے جا طوالت نہیں دی ہے۔ تعجب ہے کہ اگرچہ اس مثنوی کی تقلیدترکی اور ہندوستان و دکن میں کی گئی لیکن یہ مشہور نہ ہونے پائی ۔ حالانکہ یہ اپنے لطف بیان اور خوبی مضمون کے لحاظ سے بڑے پایہ کی مثنوی ہے۔

وجہی نے اگرچہ پورا قصہ فتاحی سے لیا ہے لیکن جہاں کہیں قصہ کی واردات میں اختلاف کیا ہے وہیں اس سے غلطی ہوئی ہے۔ بعض خاص اختلافات کا تو میں ذکر کر چکا ہوں ، لیکن دو ایک اور اختلافات بھی ہیں جو قابل ذکر ہیں ۔ ایک تو قصے کی پہلی سطر اور پہلے جملے میں ہے۔ وجہی قصہ یوں شروع کرتا ہے ”ایک شہر تھا اس شہر کا ناؤں سیستان“ ۔ دستور عشاق میں سیستان کی جگہ یونان ہے۔ ظاہر ہے کہ عقل کی مملکت کے لیے یونان سے زیادہ اور کون سا ملک ہوسکتا ہے ــ

نظر جب حسن کی بارگاہ میں پہنچتا ہے تو فتاحی نے اس موقع پر ان دونوں کا بہت ہی دلچسپ اور پر لطف مکالمہ لکھا

ھے۔ حسن نظر کی اھلیت اور لیاقت دیکھنے کے لیے مختلف قسم کے سوال کرتی ھے، اور نظر اسے جواب دیتا ھے۔ سوال و جواب دونوں بر جستہ اور مختصر ھیں اور بڑے اچھے انداز میں بیان کیے ھیں۔ سب رس میں یہ پر لطف چیز نہیں ھے —

نظر اور غمزہ جب توبہ کو شکست دے کر شہر عافیت میں قلندروں کا بھیس بدل کر ناموس کے ھاں پہنچے ھیں تو وجہی لکھتا ھے کہ "ناموس بادشاہ انوکوں دیکھتیچ مال ملک سب چھوڑیا، کچھ نہ لوڑیا، قلندر ھوا، سمندر ھوا، فقیر ھوا بے دلگیر ھوا"۔ یہ بات بالکل خلاف قیاس ھے کہ دو قلندروں کو دیکھتے ھی ناموس بادشاہ فوراً قلندر ھوجائے۔ قطبی سے ایسی چوک نہیں ھوئی۔ غمزہ ناموس کی خدمت میں پہنچ کر معارف و حقائق کی ایسی پر اثر باتیں کرتا ھے کہ ناموس کا دل دنیا کے مال و دولت سے اچاٹ ھوجاتا ھے اور وہ تاج و تخت چھوڑ کر قلندر بن جاتا ھے۔ اس سے ایک اور ثبوت اس بات کا ملتا ھے کہ وجہی نے دستور عشاق نہیں دیکھی تھی اس کی نظر سے صرف نثر کا خلاصہ گزرا تھا —

ایک دوسرا اختلاف وھاں پایا جاتا ھے جب ھمت عقل کی خیر خواھی اور دلسوزی میں دیار عشق کو جاتا ھے اور بادشاہ سے ملتا ھے۔ وجہی نے اس ملاقات کا جو ذکر کیا ھے اس میں نہ کوئی بات خلاف قیاس ھے اور نہ بے موقع۔ حسب معمول ملاقات ھوتی ھے تو موقع پا کر ھمت عقل اور دل کا ذکر چھیڑتا ھے اور اس ڈھنگ سے عشق کو سمجھاتا ھے کہ وہ راضی ھوجاتا ھے

اور بس - لیکن یہ نہیں بتایا ہے کہ یہ کیا کہتا ہے اور وہ کیا جواب دیتا ہے اور آخر کن باتوں سے آسے رام کرتا ہے - کیوں کہ جو شخص اپنی اہم سفارت پر جا رہا ہے اس سے ضرور یہ توقع ہوتی ہے کہ وہ ایسے نازک موقع پر اپنی لسانی اور حکمت عملی کے جوہر دکھائے گا - قباحی زیادہ موقع شناس اور آداب داں ہے - وہ اس سارے واقعہ کو بڑی خوبی سے بیان کرتا ہے کہ جب وہ عشق کے شہر میں پہنچتا ہے اور عشق کو اطلاع ہوتی ہے تو آسے دربار میں حاضر ہونے کی اجازت دیتا ہے - یہاں وہ دربار کی شان و شوکت بیان کرتا ہے - عشق نے ایک ہی نظر میں پہچان لیا کہ آدمی قابل اور معزز ہے آسے بیٹھنے کا حکم دیتا ہے اور سفر کی کیفیت پوچھتا اور مزاج پرسی کرتا ہے - (وجہی کی طرح نہیں کہ دربار میں پہنچا تو جھٹ بادشاہ نے ہمت کو گلے لگا لیا) اس کے بعد ایک قصر بلند میں ٹھیرانے کا حکم دیا اور مہر کو مہمانداری کے لیے مقرر کیا - کچھ دنوں کے بعد بادشاہ اسے بزم خاص میں بلاتا ہے - ہمت خلوت میں پہنچنے کے بعد عشق کی مدح و ثنا کرتا ہے اور اس کی بزرگی و فضیلت اور اس کے سطوت و شان کا بیان کرتا ہے اور آخر میں دبی زبان سے یہ کہتا ہے کہ حلف باغ خلافت کا نخل ہے اور وہ نہیں ہے اگرچہ بادشاہ کے گنجینہ میں ایک ایسا گوہر ہے (یعنی بیٹی) جو سزاوار تاج ہے تاہم اس کے لیے بر کی ضرورت ہے اور یہ پیوند اس کی شان کے شایان ہونا چاہیے - کیوں کہ میوہ اصل میں ہزار شیریں ہو پیوند سے وہ شیریں تر ہو جاتا ہے - یہ بات اس نے بادشاہ کے دل کی کہی اور اس حسن و خوبی سے کہی کہ وہ فوراً اس کی طرف

متوجہ ہوگیا اور پوچھنے لگا کہ تم بہت تجربہ کار اور جہاں دیدہ ہو، تم ہی بتاؤ کہ ایسا بر کہاں مل سکتا ہے ۔ اب اسے دل اور عقل کا واقعہ بیان کرنے کا موقع مل گیا ۔ غرض سوال و جواب کے بعد عشق یہ کہتا ہے کہ ہاں میں یہ جانتا ہوں کہ عقل بادشاہ ہے اور اس کا ملک آباد اور لشکر توانا ہے لیکن میں اس کے نسب و اصل سے واقف نہیں اور جب تک یہ معلوم نہ اس کے ہاں رشتہ کیسے ہوسکتا ہے ۔ اس کے جواب میں ہمت کہتا ہے تاریخ میں ایسا آیا ہے کہ پہلے جس نے اس عالم کو ایک سرے سے دوسرے سرے تک فتح کیا وہ ایک بہت بڑا بادشاہ تھا جس کا نام فرد تھا اور دنیا میں اس کے عدل و انصاف کی بڑی شہرت تھی ۔ ایک کو تو اس نے مشرق کی حکومت دی اور دوسرے کو مغرب کی اور خود دنیا چھوڑ کر کوہ قاف کے غاروں میں چلا گیا ۔ ان دو کی نسل چلی اور ایک مدت کے بعد اس کی نسل سے دو اور شہزادے ہوئے اور ان میں سے ایک کی نسل عقل اور دوسرے کی نسل عشق بادشاہ ۔ یہ سن کر عشق بادشاہ اچھل پڑا اور کہنے لگا او ہو، ہم اور وہ ہم جد ہیں ۔ کیا اچھا ہو کہ اب ہم پھر مل جائیں ۔ پھر کیا تھا عقل اور دل قید سے رہا ہوئے عزت و احترام سے لائے گئے اور اپنی اپنی مراد کو پہنچے ۔

بعض بہت خفیف سے اختلاف اور بھی ہیں لیکن وہ قابل ذکر نہیں ۔ لیکن جن چند اختلافات کا ذکر کیا گیا ہے اس سے فتاحی کی ذہانت اور طباعی کا اندازہ ہوتا ہے ۔ وجہی کو اگر یہ اصل کتاب مل جاتی تو یقین ہے کہ وہ ضرور ان تمام امور کو اسی نہج سے بیان کرتا ۔

ایک بات البتہ بڑے مزے اور حیرت کی یہ ہے کہ وجہی نے کتاب کی ابتدا میں بڑے شد و مد سے یہ دعویٰ کیا ہے کہ یہ ڈھنگ اسی کا ایجاد کیا ہوا ہے، چنانچہ وہ لکھتا ہے۔ ''غرض بھوت نادر داناں بولیاں ہوں، دریا ہوکر موتیاں رولیاں ہوں، موتیاں کے موجاں کا میں دریا ہوں، تمام موتیاں سوں بھریا ہوں ... ... تو کتاب عجائب بندر ہے اگر سورج منگتا و گر جندر ہے۔ فرہاد ہوکر دونوں جہاں تے آزاد ہوکر، دانش کے تیشے سوں پہاڑاں الٹایا تو یہ شیر پایا، تو نوی بات پیدا ہوئی تو اس بات آیا''۔

ناداناں اتنی باتاں میں یو بی ایک بات کر جانے، ولے یو بات کیوں کاڑی، کس وضع سوں نکالی محنت نیں سمجھے مشقت نیں پہچانے، انو کوں نیں کنے زبان آور، یو بولے جناور .... دانا ہمنا رہنما کرے گا ہادی ہے کر پہچانے گا۔ یہ بات نہ تھی سو نکالی ایال، تو بھی یکایک جانی محال''۔

آگے چل کر لکھتا ہے کہ :- ''یہ بات نہیں تو تمام وحی ہے الہام ہے'' - .... اس کے بعد اور ایک جگہ لکھتا ہے۔

''جکوئی اچایا بنیاد، اول آخر وہی استاد''۔

غرض اس دعوے کو وہ بار بار طرح طرح سے جتاتا ہے۔ اگر اس کا مطلب یہ ہے کہ قصہ کا یہ نیا ڈھنگ اس کا نکالا ہوا ہے تو یہ صریح غلط ہے لیکن اگر اس سے یہ مراد ہے کہ تحریر کا یہ اسلوب اردو زبان میں اس کا ایجاد ہے تو بے شک صحیح ہے۔ لیکن اس سے زیادہ پر لطف بات یہ ہے کہ وہ بار بار یہ بھی

کہتا ہے جو اسے موجد اور رہنما اور استاد نہیں مانتا وہ جاہل ، کمینہ اور چور ہے ۔ مثلاً لکھتا ہے کہ " جکوئی بات ہماری جلیا وو ہماراح ہے ۔ ہر حند فہمداری ہے ، جلیا تو کیا ہوا بات ہماری ہے ۔ اگر نکتہ کسی نے کچھ جانیا ، ہم ظاہر ہم باطن اسے نیں مانیا ، تو وو مسلماں نیں ، اسے ایمان نیں ۔ ایسے سے ڈرنا ، بہوت پرہیز کرنا ۔ تو بی ایک چوری ہے ، تو بی ایک حرام خوری ہے ۔ نمک بر حرام ، اس کا کیا اچھے گا فام ۔ جسے انصاف کی نیں سکت ، اسے دل کا دلیج میں ابڑے لت ۔ جنے انصاف چھپایا ، انے دل کو بے دل کیا کام لگوایا " ۔

اس لیے میں وہ بہت دور تک کہتا چلا گیا ہے اور اس کا کہنا بالکل درست ہے ۔ جو کوئی کسی خیال ، کسی اسلوب یا کسی بات کا موجد ہے اس کا احسان ماننا ضرور ہے اور جس سے کوئی نکتہ حاصل کیا جائے اس کا اعتراف کرنا لازم ہے ۔ لیکن وجہی کے منہ سے یہ بات کچھ اچھی نہیں معلوم ہوتی ۔ اس نے سارا قصہ شروع سے آخر تک فتاحی سے لیا اور کہیں اس کا اقرار نہیں کیا اور یہی نہیں بلکہ تحریر کا اسلوب بھی اسی سے اڑایا ہے ۔ یہ مانا کہ وہ فارسی میں ہے اور یہ دکنی میں ۔ ایسی حالت میں وہ اخلاقی فرض اور انصاف حس کی تلقین وجہی نے اس طمطراق سے کی ہے کہاں باقی رہا ۔ وہ کس منہ سے یہ توقع کر سکتا ہے کہ آیندہ اس رستے پر چلنے والے اسے موجد مانیں گے اس کی تقلید کرنے والے اسے استاد سمجھیں گے ۔ یہ تو وہی مثل ہو گئی کہ دیگراں را نصیحت خود را فضیحت ۔

باوجود اس کے ہم وجہی کو استاد مانتے ہیں اور جو کام اس نے کیا ہے اس کا احسان نہ ماننا حقیقت میں ناانصافی ہے۔ اس زمانے میں اردو نثر کا نام نہ تھا اور نہ نثر لکھنا کوئی کمال کی بات سمجھی جاتی تھی۔ ایک دو رسالے جو اس کے قبل کے پائے جاتے ہیں سو وہ اس قابل نہیں کہ محفل ادب میں جگہ پائیں۔ "سب رس" اردو نثر کی پہلی کتاب ہے جو ادبی اعتبار سے بہت بڑا درجہ رکھتی ہے اور اس کی فضیلت اور تقدم کو ماننا پڑتا ہے۔ نثر میں قافیہ کا التزام بذات خود ایک ایسی چیز ہے کہ تکلف اور آورد سے بچنا محال ہے اور اس میں شبہ نہیں کہ اس پابندی کی وجہ سے بعض بعض مقامات پر عبارت محض تک بندی ہو کے رہ گئی ہے اور ادائے مطلب میں بھونڈا پن نظر آتا ہے اور جو کوئی بھی اس قسم کی پابندی اپنے اوپر عائد کرے گا وہ اس سے نہیں بچ سکتا۔ لیکن اس سے قطع نظر کر کے دیکھا جائے تو اس میں بے حد فصاحت روانی اور سلاست پائی جاتی ہے۔ حال کے زمانے میں جو اسی ڈھنگ پر بعض کتابیں لکھی گئی ہیں مثلاً فسانۂ عجائب وغیرہ اُن سے یہ کسی طرح کم نہیں بلکہ میری رائے میں بیان کی سادگی میں اُن سے بڑھ کر ہے۔ یہ ضرور ہے کہ اس کی زبان قدیم ہے اور پرانے الفاظ اور محاورات آج کل سمجھ میں نہیں آتے، لیکن اس میں مصنف کا قصور ہے اور نہ اس سے کتاب کی خوبی پر کوئی حرف آ سکتا ہے۔ اس نے اپنے زمانے کی نہایت با محاورہ اور فصیح زبان لکھی ہے۔ چنانچہ وہ خود بھی کہتا ہے اور اس سے ہمیں کامل اتفاق ہے۔

"آج لگن کوئی اس جہان میں ہندوستان میں ہندی زبان

سوں اس لطافت اس حھدان سوں نظم هور نثر ملا کر گلا کر نہیں بولیا ،، ۔

دیکھیے کہ وہ اپنی زبان کو دکنی نہیں هندی کہتا ہے ۔ قصے کے سروع میں بھی وہ '' آغاز داستان زبان هندوستان ،، لکھتا ہے ۔ جگہ جگہ نہایت بے تکلفی سے هندی ، دکھنی ، فارسی ، عربی ، مرهٹی ضرب الامثال ، دوهرے ، اور اقوال ، اشعار ، آیت ، حدیث روانی میں لکھتا چلا جاتا ہے ۔ اگرچہ وجہی گولکنڈہ کا ہے اور گولکنڈہ اور حیدرآباد تلنگانے میں هیں ، لیکن یہ عجیب بات ہے کہ وہ مرهٹی مثل تو ایک جگہ لکھتا ہے اور ایک آدھ گجراتی لفظ اور شعر بھی استعمال کرتا ہے مگر کہیں تلنگی مثل یا فقرہ یا لفظ (سوائے درا درائی کے جس کے متعلق ابھی مجھے شبہ ہے) اس کتاب میں نہیں آیا ۔ اهل هند سے مراد مصنف کی همیشہ شمالی هند والے هیں ۔ مثلاً ایک جگہ لکھتا ہے '' بقول اهل هند پیاسا کیا منگیا پانی ،، اسی طرح جب اهل دکن کی مثل یا قول کی طرف اشارہ کرنا هوتا ہے تو لکھتا ہے '' جوں دکھن میں چلتا ہے ،، (صفحہ ۱۳۶) یعنی جیسا کہ دکن میں مشہور ہے ۔ یا '' مثلاً ہے دکن میں ،، (صفحہ ۱۵۶) یا دکنی دوهرا (صفحہ ۲۲۶) اس سے صاف معلوم هوتا ہے کہ مصنف شمالی هند اور دکن کی زبان میں فرق کرتا ہے اور یہ پہلا شخص ہے جو اس زبان کو زبان هندستان کہتا ہے اور یہ اشارہ کافی ہے اس امر کے لیے کہ یہ زبان کہاں سے آئی ۔ یہی کتابیں هیں جو زبان کے محقق اور مؤرخ کے لیے دلیل راہ کا کام دیتی هیں ۔

اس کے بیان میں ایک نقص ضرور ہے کہ ملا صاحب نے جگہ جگہ پند و موعظت کا دفتر کھول دیا ہے اور کہیں کہیں تصوف کے اسرار جو اب معمولی باتیں ہوگئی ہیں بیان کرنے شروع کر دیے ہیں - یہ بھی نہیں کہ دس پانچ سطریں لکھ دیں بلکہ صفحے کے صفحے رنگ دیے ہیں - باتیں معقول ہیں، صاف ستھری ہیں، نصیحتیں کام کی ہیں، بیان اچھا ہے لیکن قصے میں جب وعظ شروع کر دیا جائے تو قصے کا لطف کم ہو جاتا ہے اور پڑھنے والے کو الجھن ہوتی ہے - مثلاً قصے کی پہلی سطر یہ کہ "ایک شہر تھا اس شہر کا ناؤں سیستان، اس سیستان کے بادشاہ کا ناؤں عقل" - بس عقل کا نام آنا تھا کہ غضب ہو گیا، کئی صفحے رنگ ڈالے ہیں، عقل کے کارنامے اس کے فیوض و برکات اور نہ معلوم کیا کیا بیان کر ڈالا ہے - شہزادہ دل کی شراب نوشی کا ذکر آیا تو شراب کی تعریف اور بادشاہوں کے لیے مکر و ریا کے مقابلے میں اس کے جواز پر بحث شروع کردی ہے - عشق کے مقام پر عشق پر گفتگو چھیڑ دی ہے، کہیں حیا کی مدح اور سوال کرنے کی مذمت میں، کسی جگہ آب حیات کی خاصیت اور تعریف میں، کہیں طمع کی برائی میں، کسی مقام پر ہمت کی تعریف میں، کسی جگہ عشق، عاشق اور معشوق پر طویل بحثیں شروع کر دی ہیں - اسی طرح مصیبت، فقر اور صبر خواب، لڑائی، بہادری، مشیروں اور مصاحبوں کے انتخاب، عورت کی محبت، سوکن کے جلاپے، عشق کی قسموں اور بادشاہت کے فرائض وغیرہ پر اپنے خیالات بے تکلف لکھتا چلا گیا ہے - اگر ان تمام غیر متعلق مباحث کو نکال لیا جائے تو مضامین وجہی

کی ایک اچھی خاصی دوسری کتاب شمار ہو سکتی ہے۔ فتاحی کہیں اس قسم کی بے اعتدالی نہیں کرتا اس نے قصے کے تناسب کو بڑی خوبی سے قائم رکھا ہے۔ میرا قیاس ہے کہ سب رس اپنے زمانے میں بہت مقبول ہوئی اور اس کی قبولیت کی ایک وجہ یہی پند و موعظت تھی جو عام لوگوں کو بہت پسند آئی اور چونکہ عبارت اس کی مقفیٰ اور سلیس تھی اس لیے عام و خاص سب اسے شوق سے پڑھتے ہوں گے۔ اس وقت لوگوں کو یہ طول بیانی اس وجہ سے پسند تھی، اور اب ہمیں یوں پسند ہے کہ اس میں قدیم زبان کے محاورے کے لیے بہت سا سامان موجود ہے۔

اس طول بیانی میں جو اگلے زمانے زندہ دل لوگوں اور قصہ گوؤں اور قصہ نویسوں کی عادت تھی ایک اور فائدہ بھی ہوتا ہے۔ اس میں بعض اوقات ضمنی طور پر زمانے کی معاشرت کے متعلق بہت سی کام کی باتیں نکل آتی ہیں۔ اسی کتاب میں جہاں مصنف عقل، دل، یا عشق اور حسن کے معاملات ان کے دربار اور تفکرات کا ذکر کرتا ہے تو ابتدائی حکومت کا ڈھنگ، ان کی حکمت عملی، اس زمانے کی تہذیب و تمدن، اخلاق و معاشرت اطوار و آداب کا منظر نظر آجاتا ہے۔ وجہی عبداللہ قطب شاہ کا درباری شاعر تھا اور دربار سرکار کے حالات سے خوب واقف تھا، اس واقفیت سے اس نے اپنی کتاب میں خوب کام لیا ہے۔ مثلاً شہزادہ دل کی خاطر اس نے شراب کے جواز کی تاویل میں جو نیم رندانہ نیم صوفیانہ تقریر کی ہے اس سے صاف درباری مصاحبت کا رنگ جھلکتا ہے۔ اسی طرح جب وہ دشمن سے چوکسی، دوسروں سے راز داری، جاسوسی کا بیان کرتا ہے تو گویا اپنے زمانے کے واقعات اور خیالات کا چربہ اتارتا ہے۔

'' سب رس '' کی زبان سوا تین سو برس پہلے کی ہے اور وہ بھی دکن کی ۔ بہت سے لفظ اور محاورات ایسے ہیں جو اب بالکل متروک ہیں اور خود اہل دکن بھی نہیں سمجھتے ، اس لیے کتاب کے آخر میں ایک فرہنگ لگا دی گئی ہے ۔ کتاب کے مطالعہ سے یہ بھی معلوم ہوگا کہ عربی فارسی الفاظ کے ساتھ ہندی الفاظ بھی کس کثرت سے استعمال کیے گئے ہیں ۔ ایک کام کی بات یہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ بعض محاورات اس وقت بھی بعینہ اسی طرح استعمال ہوتے تھے جیسے آج کل ۔ مثلاً شان نہ گمان ، حبز کرنا ، خالہ کا گھر ، کہاں گنگا تیلی کہاں راجہ بھوج ، گھر کے بھیدی تے لنکا جاے (گھر کا بھیدی لنکا ڈھاے) شرم حضوری ، دیکھا دیکھی ، چائیں مائیں کھیلنا ، سونا ہور (اور) سگند ، دودھ کا جلیا چاچھ پھونک پینا وغیرہ ۔ اس سے الفاظ و محاورات کی تاریخ میں بہت مدد ملتی ہے ۔ الفاظ و محاورات کے علاوہ اس کتاب سے قدیم دکنی یا اردو کی صرف و نحو اور بعض الفاظ کے تغیر و تبدل کا پتا بھی لگتا ہے اور اس کی صحیح کیفیت نثر ہی کی کتاب سے معلوم ہو سکتی ہے ۔ مثال کے طور پر چند باتیں لکھی جاتی ہیں ۔

(۱) مذکر مونث دونوں کی جمع ''اں '' سے آتی ہے جیسے ہاتاں ، جھاڑاں ، کتاباں وغیرہ ۔ بھائی کی جمع بھائیاں ، غمزہ کی جمع غمزیاں وغیرہ ۔

(۲) ایسے افعال متعدی جن کی ماضی مطلق ، ماضی قریب ، ماضی بعید ، ماضی احتمالی کے ساتھ '' نے '' آتا ہے تو فعل ہر

حالت میں مذکر ہی استعمال ہوتا ہے ، خواہ فاعل مونث ہی کیوں نہ ہو ۔ لیکن دکنی میں مذکر کے لیے مذکر اور مونث کے لیے مونث فعل ہوتا ہے ۔ جیسے اس عورت نے کہی ، لڑکی نے پانی پی ۔

(۳) ''نے،،کا استعمال بہت بے قاعدہ ہے ۔ اس حرف کے استعمال کے قواعد حال میں منضبط ہوئے ہیں ۔ میر و سودا کے زمانے میں بھی یہی بے قاعدگی پائی جاتی ہے ۔

(۴) فاعل اگر مونث جمع ہے تو واصل فعل بھی جمع ہوگا۔ جیسے ''اصیل عورتاں اپنے مرد بغیر دوسرے کوں اپنا حسن دکھلانا گناہ کر جانتیاں ہیں ، اپنے مرد کو ہر دو جہاں میں اپنا دین و ایمان کر پہچانتیاں ہیں،، شمالی ہند کی پرانی اردو میں بھی یہی استعمال تھا ۔

(۵) مونث کی صورت میں حرف اضافت کی بھی جمع آتی ہے ۔ جیسے ''دل کے فائدے کیاں بہت باتاں ہیں،، —

(۶) اسی طرح ایسی ، جیسی ، جتنی کی جمع ، ایسیاں ، جیسیاں ، جتنیاں آتی ہے —

(۷) ایسے مصادر کی ماضی مطلق جن میں علامت مصدر سے قبل ا یا و نہیں ہوتا اس طرح بنتی ہے کہ امر کے آگے ا بڑھا دیتے ہیں ۔ جیسے دیکھنا سے دیکھا ۔ لیکن دکنی میں بجائے ا کے یا لگاتے ہیں ۔ جیسے دیکھیا ، ملیا ، پھریا وغیرہ —

(۸) ''سی،، مستقبل کے لیے استعمال ہوتا ہے ۔ یہ علامت ہندوستان کی کئی زبانوں میں خفیف تغیر کے ساتھ استعمال ہوتی

ہے جیسے " نظر سوں خدا کوں دیکھیں گے تو خدا نظر میں نا آسی "—

(۹) "کر" کا استعمال ۔ یہ میر امن کے ہاں بھی پایا جاتا ہے ۔ جیسے " دانا ہمنا رہنما کر جانے گا " —

(۱۰) ضمائر میں بھی کسی قدر تغیر پایا جاتا ہے ۔ یو ، وو (یہ اور وہ کی جگہ) انو (انھوں نے) انو کوں (ان کو) آنو کا (ان کا) ہمنا (ہم کو) جنوں (جنھوں نے) ، جنوں کو (جن کو) جنوں کا (جن کا) نے (یہ کی جمع کے لیے)۔

(۱۱) الفاظ کے آخر میں "چ" تاکید کے لیے اکثر لگادی جاتی ہے ۔ جس کے معنی عموماً "ہی" کے ہوتے ہیں جیسے ۔ " خدا منا کیا سو برے فعلانچ خاطر ۔ دونچ (دونچھ) یار کوں یار کنے " —

(۱۲) مانگنا بمعنی چاہنا ۔ یہ استعمال اکثر انگریزوں کی زبان سے سنا گیا ہے اور یہ خیال کیا جاتا تھا کہ یہ انہیں کا ایجاد ہے ، لیکن قدیم دکنی اردو میں یہ لفظ انہیں معنوں میں استعمال ہوتا ہے ۔ انگریز نے بھی اول اول مدراس سے سیکھا ۔ جیسے ۔ " اگر منگتا ہے دل میں محبت بھرے شراب پی ۔ اگر کچھ انچا چڑنے منگتا ہے تو شراب پی " —

(۱۳) الفاظ کی تذکیر و تانیث کا بھی کچھ زیادہ خیال نہیں ۔ مثلاً شراب ، خبر ، صورت ، دنیا کو مذکر لکھا ہے —

(۱۴) اکثر عربی الفاظ کے املا کو سادہ کر دیا ہے یعنی جس طرح بولتے ہیں ویسے ہی لکھ دیے ہیں ۔ جیسے نفع

کو نفا ، وضع کو وضا یا وزا ، واقعہ کو واقا ، منع کو منا ، طمع کو طما ، معاملہ کو ماملہ ، معنے کو مانا ۔ چنانچہ طما (طمع) کا قافیہ جما اور مانا (معنی) کا کھانا لکھا ہے ۔ ایک جگہ لباس اور میرات کا قافیہ باندھا ہے ۔ ایسا دکنی میں اکثر ہوتا ہے ۔ ان کے ہاں قافیہ کی بنیاد صوت پر ہے ۔

(۱۵) آردو کے جس لفظ میں دو ڈالیں یا ایک ڈ اور ٹ ہوتی ہے تو دکنی میں پہلی ڈال دال بولی جاتی ہے۔ جیسے ڈھونڈہ کو دھونڈہ ڈانٹ کو دانٹ کہیں گے ۔ یہ تلفظ اب بھی یوں ہی کیا جاتا ہے ۔ اسی طرح دو ''ڑ'' یا دو ''ٹ'' ایک لفظ میں قریب قریب ہوتی ہیں تو وہاں بھی پہلی ڑے رے اور ٹے تے ہو جاتی ہے ۔ جیسے تُٹنا ، مروڑ ۔

(۱۶) آردو میں اکثر الفاظ کا تکرار ہوتا ہے اور یہ تکرار خاص معنی پیدا کرتا ہے، جیسے : گھر گھر ، در در وغیرہ ۔ قدیم دکنی آردو میں ان دو کے درمیان ''ے'' کا اضافہ کرتے تھے ۔ جیسے گھرے گھر ، درے در ، ڈھارے ڈھار ، رگے رگ وغیرہ ۔ کبھی ے کی جگہ ''بن'' استعمال کرتے ہیں جیسے گھربن گھر ۔

میں اس ضمن میں یہ لکھنا بھول گیا کہ دکن کے چار اور شاعروں نے بھی اس قصے کو اپنی زبان میں لکھا ہے اور چاروں منظوم ہیں ۔ ایک تو ''ذوقی'' ہیں جن کا نام شاہ حسین اور لقب ''بحرالعرفان'' ہے ۔ آنہوں نے حسن و دل کو سنہ ۱۱۰۹ ھ میں نظم کیا اور ''وصال العاشقین'' نام رکھا ۔ دوسرے ''مجرمی'' شاہ بیراللہ ہیں جو بیجا پور کے رہنے والے تھے ، انہوں نے اپنی

مثنوی سنہ ۱۰۸۶ھ میں نظم کی۔ اس کا نام ''گلشن جشن دل،، ہے۔ یہ دونوں وجہی کے خوشہ چین معلوم ہوتے ہیں اگرچہ انہوں نے اس کا کہیں اشارہ نہیں کیا۔ ان دونوں کا ذکر میں الگ لکھ چکا ہوں (ملاحظہ ہو ''اردو،، جلد پنجم ص ۴۹۹ و صفحہ ۵۰۲)

سید محمد ولی اللہ قادری ساکن حیدر آباد نے ایک مثنوی چار سو پچاس بیت کی سب رس کے نام سے لکھی ہے۔ شروع کے تین شعروں میں حمد و نعت لکھ کر پرت (یعنی محبت) کی تعریف میں کچھ اشعار لکھے ہیں۔ اس کے بعد اصل قصہ شروع کرتے ہیں۔ لکھتے ہیں۔

انا میری سنو یک بات یاراں
نیستاں ہو پچھیں آیا تھا باراں
مویاں کوں پھر جلایا تھا خدا نے
ہوئی تھی قادری سب جا پچھانے
ہر یک سبزا ثنا اپنے خدا کی
کھڑا کرنا اتھا ہر یک وفا کی
ہوا یو واقعہ شہر بدن میں
اتھا میں اس وقت ملک دکن میں

یہ تماشا دیکھتا چلا جاتا تھا کہ ایک نورانی صورت نظر آئی، میں نے اس کا نام پوچھا تو کہا کہ میرا نام ''سب رس،، ہے، کیونکہ مجھ میں طرح طرح کے ہزاروں رس بھرے ہیں۔ وہ مجھ سے بڑی مہربانی اور شیریں زبانی سے باتیں کرتی رہی۔ اور

کہا کہ میں آج تجھے وہ چیز دیتی ہوں جو اب تک کسی کو نہیں دی ۔

رکھی ہوں چیز تک من میں چھپا کر
کہ جیوں رکھتے خزینہ نا دکھا کر
اجھوں لگ میں کسی کو نس دئی ہوں
مگر تیری نذر وو میں کری ہوں
عطا کرتی ہوں تجھ پر اے ادب دار
دسیا جو تو سنجھے اس کا خبردار
وو سو ہے راز میرے سب جنم کی
حکایت ہے سری سادی و غم کی
عجائب پُر نزاکت ہے حکایت
سلوک ہے ہور مجازی ہور حقیقت
ولی بو بات تو جس کو سناوے
ہنساوے کئیں اوسے کئیں تو رولاوے
توں اس قصے کو سرا ناؤں کہناں
وبا رکھ ناؤں اس کا جان جاناں

یہ روح ناطقہ ہے اور اپنی ساری سرگزشت سناتی ہے کہ میں کس طرح ملک عدم سے شہر بدن میں آئی اور یہاں مجھ پر کیا گزری اور مکروہات دنیا میں پھنس کر عیش و عشرت اور غفلت میں پڑ گئی اور اپنی اصل کو اور وعدوں کو بھول گئی اور اپنے پیا (مالک) سے دور ہو گئی ۔ جب حالت بہت گر گئی تو اس طرف سے بیم و رجا کے فرشتے میری ہدایت کو بھیجے گئے ۔ پھر میں غفلت سے بیدار اور اپنے کیے سے پشیمان ہوئی اور اپنے

اصل پیا کی طرف رجوع کی - غرض مصنف نے اس مختصر مثنوی میں اس سرگزشت کو بیان کیا ہے جو روح پر اصل سے جدا ہوکر انسانی جسم مں داخل ہونے سے گزرتی ہے -

اگرچہ یہ خیال وجہی کی سب رس کے قصے سے جدا ہے لکن ہے ماخوذ اسی سے - وجہی کی سب رس کا اس میں کہں اسارہ تک نہں کیا - نطم معمولی ہے - کتابت سنہ ۱۱۸۰ھ کی ہے جو تصنیف کے قریب کا زمانہ معلوم ہوتا ہے -

دکنی آردو کی ایک اور مثنوی ''حسن و دل'' کے نام سے لکھی گئی ہے - اس مں پورا قصہ وہی ہے جو وجہی کی سب رس میں ہے کہیں کہیں خفیف سا تغیر کیا گیا ہے - وجہی نے جو اپنی کتاب میں جگہ جگہ وعظ و نصائح کا دفتر کھولا ہے وہ اس مثنوی کے مصنف نے حذف کر دیا ہے اور سادہ قصہ بیان کر دیا ہے -

ابتدا مبں حمد و نعت میں صرف تین شعر ہیں - اس کے بعد قصہ شروع کر دیا ہے - میرے پاس اس کے دو نسخے ہیں مگر افسوس کہ دونوں آخر سے ناقص ہیں - یعنی صرف چند ورق نہیں اس لیے اس کے مصنف کا نام وغیرہ نہ معلوم ہو سکا - زبان اس کی صاف ہے مگر کوئی خاص خوبی نہیں - یہ دونوں مثنویاں بارھویں صدی کے اواخر کی لکھی ہوئی معلوم ہوتی ہیں -

یہ چاروں مثنویاں دکنی شاعروں کی تصنیف ہیں - لیکن ان کے علاوہ ایک اور مثنوی ''حسن و دل'' نام سے خواجہ خیرالدین المتخلص بہ خواجہ کی تصنیف ہے - یہ ہندستان (شمالی بھارت)

کے رہنے والے تھے - اُن کی زبان اس کی صاف گواھی دے رہی ھے - علاوہ اس کے اپنی نظموں اور قصیدوں میں اپنے آقا سے وطن جانے کی اجازت طلب کی ھے- حیدر آباد دکن میں آ کر مقیم ھو گئے ھیں اور نواب سر منور علی خاں منور الدولہ منور الملک فرزند سکندر جاہ بہادر کے متوسلین میں سے ھیں چنانچہ اپنی ایک غزل میں لکھتے ھیں -

معین ھو یا معین الدین چشتی یہ خواجۂ عازم ھندوستان ھے

اور ایک دوسری جگہ کہتے ھیں

دکن سے ھند میں مجھ کو بلالو مرا جاتا ھوں یا مرشد بچالو

یا اپنے آقا سے مثنوی کے صلے میں یہ عرض کرتا ھے کہ مجھے خوشی خوشی وطن (ھندستان) کی اجازت فرمائی جائے - حمد و مناجات ، نعت ، منقبت تقریباً پندرہ صفحہ پر ھےاور بیچ بیچ میں مخمس اور مسدس اور مثلث بھی آگئے ھیں - اس کے بعد عشق کی شان میں نغمہ سرائی کی ھے - اپنے مرشد اور صوفیوں کی ثنا و صفت میں بہت کچھ لکھا ھے - اس سے فارغ ھوکر اس نے بادشاہ دکن نواب ناصر الدولہ بہادر اور اپنے آقا نواب میر منور علی خاں کی مدح اور سبب تالیف کتاب کے بیان میں خوب خوب طبع آزمائی کی ھے - نواب صاحب کی فرمائش پر خواجہ صاحب نے یہ مثنوی لکھنی شروع کی - چنانچہ لکھتے ھیں -

طبیعت تھی جو از بس عاشقانہ
لکھا ھوں حسن و دل کا یہ فسانہ
اگرچہ بیش ازیں اس داستاں کو
لکھے دکھنی میں اُستادانِ خوش گو

خصوصاً نسخ ابراھیم ذوقی *
کیے ھیں کیا ھی موزوں مرد سوفی
لکھے ھیں نثر میں وجدی نے اس کو
یہ یہ دونوں کی ھے فہمید کس کو
مگر اب تک تو ھندی میں کبھی ھم
نہیں دیکھی کہیں واللہ اعلم

جوتھے سعر میں غلطی سے وجہی کی جگہ وجدی لکھ دیا ھے۔ کتابت کی غلطی معلوم ھوتی ھے۔ اس کے آخر میں اپنا نام بھی بتادیا ھے۔

دعاے خواجہ خیر الدین مسکین
الہ العالمین سو بار آمین

یہ سب بیان ۷۸ صفحہ تک پھیلا ھوا ھے۔ اس کے بعد ''آغاز داستاں،، کا عنوان ھے۔ قصے کی روداد وھی ھے جو وجہی کی سب رس میں ھے۔ البتہ کہیں کہیں تفصیلات میں اپنی طرف سے اضافہ کر دیا ھے۔ مثلاً جب عقل کو یہ معلوم ھوتا ھے کہ اس کا فرزند دل حُسن کی محبت میں بری طرح مبتلا ھے اور حالت خراب ھے تو صبر کا مشورہ قبول کر کے وہ بادشاہ عشق کے نام ایک نامہ روانہ کرتا ھے اور اس میں حسن اور دل کے عقد کی خواستگاری کرتا ھے۔ لیکن قبل اس کے کہ یہ نامہ منزل مقصود پر پہنچے اور کوئی جواب آئے بادشاہ کے مصاحب فراست نے کہا کہ صبر نے جو تدبیر بتای ھے وہ ھے تو اچھی اور مناسب موقع لیکن اگر اس عرصے میں شہزادہ کی حالت فراق حسن میں

* تعجب ھے کہ خواجہ نے ذوقی کا نام شیخ ابراھیم لکھا ھے۔

خدانخواستہ کچھ اور ہوگئی تو پھر کوئی چارہ کارگر نہ ہوگا۔ لہذا یہ معاملہ تلوار ہی سے طے ہونا چاہیے۔ وہم نے بھی اس کی تائید کی۔ چنانچہ لشکر کشی کی تیاری شروع ہو گئی۔

وجہی نے دل کے والد کا ذکر نہیں کیا لیکن اس مثنوی میں شروع میں ایک جگہ والد کا بھی ذکر آگیا ہے۔ اسی طرح اس مثنوی میں بادشاہ عشق کے وزیر کا نام مہر لکھا ہے۔ اور فوج کے سرداروں کے نام سنمت خاں، محنت بیگ خاں قزلباش، حسرت خاں بہادر افغان، شیخ استغنا وغیرہ تجویز کیے ہیں جو اصل کتاب میں نہیں ہیں۔

جس طرح وجہی نے اپنے قصے میں جگہ جگہ وعظ و پند کے طومار سے کتاب کا حجم بڑھادیا ہے، اسی طرح خواجہ صاحب نے بھی موقع بے موقع غزلیں، مخمس، مسدس، مثلث، مسبع اور تضمینیں لکھ کر کتاب کو طویل بنانے میں کمی نہیں کی۔ مگر ان کی زبان بہت صاف اور اچھی ہے۔ عاشقانہ مضامین خوب لکھتے ہیں۔ بہت پر گو اور خوش گو ہیں۔ لکھنے پر آتے ہیں تو لکھتے ہی چلے جاتے ہیں کہیں رکتے نہیں۔ کلام میں آمد ہے۔ کتاب سنہ ۱۲۶۴ ھ کی تصنیف ہے۔

مدت ہوئی مجھے سب رس کے دو نسخے دستیاب ہوئے تھے، ایک حیدرآباد میں دوسرا بیجا پور میں۔ ان میں سے ایک تو بمقام دولت آباد سنہ ۱۱۱۷ ھ کا لکھا ہوا ہے اور دوسر

سنہ ۱۱۷۷ھ کا ۔ یہ دونوں نسخے صاف لکھے ہوئے ہیں ۔اس کے بعد دو اور نسخے ملے جو ایسے اچھے نہیں تھے اور ایک ان میں سے ناقص ہے ۔

اول تو قلمی نسخوں کا پڑھنا جن کے رسم خط کی وجہ سے طرح طرح کی غلط فہمی ہو جاتی ہے ، پھر ایسی پرانی زبان کا پڑھنا اور سمجھنا جس کے اکثر محاورے اور الفاظ نہ اب بولے جاتے ہیں اور نہ سمجھے جاتے ہیں اور سب سے بڑھ کر کاتبوں کی اصلاح ، یہ ایسی دقتیں ہیں کہ مقابلے ، تصحیح اور تحقیق میں بہت وقت صرف ہو جاتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اس کتاب کے چھپنے میں اتنی دیر ہوگئی ۔

عبدالحق

کوئٹہ (بلوچستان) ۔ ۱۲ جون سنہ ۱۹۳۲ ع

——:o:——

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمام مصحف کا معنی الحمد للہ میں ہے مستقیم، ہور تمام الحمد للہ کا معنی بسم اللہ میں ہے قدیم، ہور تمام بسم اللہ کا معنی بسم اللہ کے ایک نقطے میں رکھیا ہے کریم۔ سمج دیکھ خاطر لیا اتال' حدیث بھی یوں آئی ہے کہ "العلم نقطۃ و کثرھا جہال" یعنی علم یک نقطہ ہے جاہلاں اسے بڈھائے جہالت کوں اس حد لگن لیائے۔ ہور فارسی کے دانشمنداں، جنوں سمجھتے ہیں باتاں کے بنداں' انوں کوں یوں بھایا ہے' انوں میں بھی یوں آیا ہے کہ "اگر در خانہ کس است' یک حرف بس است۔ ہور گوالیر کے جاتراں، گن کے گراں، انوں بھی بات کوں کھولے ہیں، یوں بولتے ہیں — فرد :

پوتی نہی سو کھوٹی بھئی پنڈت بھیا نکوے
ایکھی اچھر پیم کا پھیرے سو پنڈت ہوے

قدرت کا دھنی سہی، جو کرنا سو سب وہی۔ خدا بڑا خدا کی صفت کرے کوئی کتیک، وحدہٗ لاشریک۔ ماں نہ باپ، آپیں آپ۔ پروردگار' سنسار کا سرجنہار۔ جتی جکوئی قدرت دھرتا ہے صفت اس کی اپنے پرتے کرتا ہے۔ وو بے حد، اس کی صفت کوں کاں ہے حد، احد صمد لم یلد ولم یولد۔ بیت :

کسے ہے حد جو خدا کی صفت کی حد پاوے
ہر ایک بال کوں گر سو ہزار جیب آوے

جس کی ناؤں خدا ہے، وو سب سوں ملیا ہور سب سوں جدا ہے۔ کوئی کیوں اسے کہے ہے کہ یوں ہے، خدا ہے، جیوں کہیں گے

جال

تبوں ہے ۔ کون سمج سکیا خدا کی گت ، ایک اپے لاک صفت ۔ ہزار اور ایک اس کا ناؤں ، اس کی معرفت ٹھاویں ٹھاوں ۔ بیت :

جہاں جکچھ ہے وہاں سب اہے ظہور اس کا
ہر ایک شے منے دیتا ہے جلوہ نور اس کا

خدا قادر ، خدا حاضر ، خدا ناظر خدا سکیا جسے حسوں منگیا اسے ووں رکھیا ۔ سات زمین سات آسمان میں اس کا کھیل ۔ جو کچھ وو کرے سو ہوے ' اس کے حکم کوں کون سکے ٹھیل ۔ آپیں آپ جل جلال ، دم مارنے یاں کسے نیں مجال ۔ بیت :

اس ٹھار پر کسے ہے نظر جو نظر سٹے
گر جبرئیل ہوے تو یاں بال و پر سٹے

عجب عجب * اس کے کام انسان کیا کر سکے قیام ۔ پیدا کیا زمین پیدا کیا آسمان ، سب داناداں سب دانشمنداں حیران ۔ کیا ولی کیا نبی ' سجدہ کئے اس ٹھار ** سبھی ۔ قادر قدرت کا دھنی ، غنی ، مستغنی ۔ ہونا سب خدا کا بھاتا ، ہو کنے میں ہو جاتا ۔ یاں جرا نہ چوں ، جیوں عربی میں کہتا ہے کن فیکوں ۔ شعر :

دھنی جو دھرتی دھریا ہور بھی دھرے سو ہوے
کسی کے کرنے تے کیا ہوے خدا کرے سو ہوے

عاشق کوں عشق ، معشوق کوں حسن دیا ، ان دونوں میں اپنا بھید پرگٹ کیا ۔ ایکس کوں کیا ترس ، ایکس کوں کیا ناری ، ایکس کوں کیا بیارا ، ایکس کوں کیا پیاری ۔ نہ یو اسے دیکھیا نہ وو اسے جانے ایکس کوں دیکھ ایک ہوتے دیوانے ۔ دو دل

---

* (ن) عجائب عجائب ** (ن) یاں

ایک دل ہوتیں جھٹ تے، سراں تے گزرتے جیواں پر اُٹھ تے۔
سرجیا یوں کچھ سر جنہار، کریم رحیم سہروان کرتار۔ بیت:

دو خاصیت ہے عشق کی یاں کوئی کیا کرے
بیگانے کوں یو عشق بُلا آشنا کرے

بہوت لطافت سوں پیدا کیا حسن، عشق میں رکھیا اپنے خاصے گن جِن حَن۔ شان نہ گمان جان نہ پہچان، ایکس کوں دیکھ ایکس پر ایک حیران، پریشان، سر گردان۔ دیکھے نہ دکھلائے، ایکس کوں ایک بھائے۔ دل سو دل پران سو پران، جانو قدیم آشنا جانو قدیم جان پہچان۔ ایکس کی خاطر ایک تلملے جنپے، ایکس کی خاطر ایک درسے تپنے۔ بیت:

دوڑیا ہے عشق جس پر لہوا کھینچ باند کر
ایکس کے ہاں ایکس کوں دیا ہات باند کر

سگے ماں باپ سوں ہوتے بیزار، جس یار سوں جیو لگیا اس یار سوں اختیار۔ ماں باپ پال بال جنم کھوتے، یو سو آخر کسی اور کے ہوتے۔ جیو لگیا ادھر، بچارے ماں باپ اتال کدھر۔ ماں باپ کوں سمجے جیوں خیال ہور خواب، بھائی تو بچارا کس میں حساب۔ انونے اپنا نفا کھینچے، ماں باپ اپنی خاطر کو جفا کھینچے۔ عشق نے کھیل یوں کھیلیا ٹھار یں ٹھار، اس کھیل کو نا دِک نا دیس* نہ ہانک نہ پکار، ہر ایکس کوں ہر ایکس سوں قول قرار، سب آپس میں اپے یار۔ پیار دل بھیتر، موں پر لوگاں کا ڈر۔ ایسے پیار کوں کون سنبھال رکھتا، دل بھیتر کون کسے منا کر سکتا۔ اپنے دل میں ہر ایکس کوں ہے پادشاہی وہاں دوسرے کی نہیں پھر سکتی دوائی۔ بیت:

* (ن) دیسا

پاوے بقا جو عشق میں ایسے فنا کرے
یو ٹھار نیں ہے وو جو کسے کوئی منا کرے

عشق ہم باطن ہم ظاہر ، عشق سب جا کا حاضر ناظر ۔ عشق نڈر ، عشق بادشاہ ، عشق کوں کس کا ڈر ۔ عشق ہم مست ہم ہوشیار ہم بے خبر ہم با خبر ۔ عشق سلطان چھتر اس کا رسوائی ، عشق کا تخت استغنائی عشق کا حشم بے پروائی ۔ عشق لا وبالی ، عشق سب ٹھار بھرپا ہے عشق کہیں نیں خالی ۔

عشق ہر گز کسے جدا نہ دھرے عشق دو کوں ملا کے ایک کرے
عشق سر مست لا آبالی ہے عشق اب بھاوتا خیالی ہے

ایک عشق اس کے ایسے رنگاں ، ایساں صورتاں ، ایک اپے اپنیاں اپتیاں مورتاں ۔ عشق دو کے دلاں میں سٹیا غلبلا ، دونو کے دلاں میں عشق کی بلا ۔ عشق ہے تو حسن دسیا خوب ، عشق ہے تو نظر آئے محبوب ۔ عشق ہے تو ہر یک کام کا لگتا دھندا ، عشق ہے تو کوئی صاحب ہوتا کوئی بندا ۔ عشق کدھیں عاقل کدھیں دیوانہ ہوتا ، کدھیں ہنسیا کدھیں ہنس ہنس روتا ۔ فرد :

عشق ساندی ہے عشق سری ہچ
کدھیں کچھ ہے کدھیں سو کچھ کا کچ

اپس سوں اپے لگالیا ، کسے کیا کہے کنے کیا دیا ۔ آپی کیا آسے کیا علاج ، جیسا بڑے ویسا سوسے باج ۔ ادھر بھی اپے اودھر بھی اپے ۔ اپے ترستے ، اپے تپتے ۔ اپے اپس کوں دیکھے دکھلاوے ، اپے اپستے اپس کوں چھپاوے ۔ اپس کنے اپنی کرے فریاد ، اپے دیوے اپنی داد ۔ دین و دنیا کوں دیا عشق نے آرایش پیدا کر تمہارے نے یوں پیدا کیا پیدایش ۔ فرد :

•

سب میں وو ھے تو دل ھے سب کا شاد
سب میں وو ھے تو سب میں ھے بو سواد

عشق میں اپے ھے تو اس میں ھیں اپتے جالے ۔ عشق میں اپے ھے تو اس میں ھیں دوستی دو خوشی تو اولالے ۔ عشق میں اپے ھے تو اسے سب ٹھار گزر ، عشق میں اپے ھے تو آسے سب جاگا کی خبر ۔ یے نہایت رنگل جھیل ، ایک کھیلنا اپتے کھیل ۔ باٹاں بہوت والے ٹھار ایک ، کھیلاں بہوت ولے کھیلنہار ایک ۔ عشق کی صورت کیسی ھے کر کیوں کھیا جانا ، معنی بیچونی بےچگونی پر آیا ۔ عشق خدا کی ذات ھے چھپیا رھتا ، جو کوئی دو باٹ پایا وو آخر دونچہ کہتا ۔ یہاں جسم کوں دیکھنا مشکل ھے جان کوں کسوں دیکھیا جانا ، تخت کوں دیکھنے نہ پاوے سلطان کیوں دیکھیا جانا ۔ جسم ھور جان کا ایک مانا ۔ ولے اینا ھے جو یو باٹ ٹکہ سمجے جانا ۔ عشق ھور خدا کچہ جدا نہیچ ، بات جدا بن بھید و ھیچ ۔ عشق ھویا ھے جہاں تمام ، وھانچہ خدا ھے بلکہ وو جہ خدا ھے والسلام ۔ واصلاں نے بولے ھیں واللہ ، اذاتم العشق فھواللہ ۔ رباعی :

دیتا ھے نفا پہ رھتا ھے جس رے ٹک ✓
دو میں تے اسے جان نہ دے نسرے ٹک
گرپئو سوں مل پئو چہ ھونے منگتا ھے
تو یاد کر نس پیو کوں اپس بسرے ٹک

درنعت محمد مصطفیٰ و چہار یار
و منقبت علی مرتضیٰ :

---

* ابابکر صدیق صادق ھیں خاص کئے خار جیاں کوں شریعت میں راس

عمر جب نبی کے امت میں ہوے
یہودی عرب نے جو تھے سر نوے
جمع کر جو عثمان قرآن کوں
شرم کا دیے زور ایمان کوں
توڑیا کفر علی ہت لیے ذوالفقار
خدا بعد محمد بھی چارو ہیں یار*

عشق خدا کوں بھید یا تو اپنا حبیب کر محمد کوں پیدا کیا ، عشق خدا کوں بھیدیا تو اس کی خاطر آسمان زمین ہویدا کیا ۔ اگر محمد نا ہویا تو آسمان زمین نا ہوتا ، اگر محمد نا ہویا تو ماہ وپروین نا ہویا ، اگر محمد نا ہوتا تو دنیا ہور دین نا ہویا ۔ صاحب طاہا ویسین ، صاحب الا رحمۃ العالمین ۔ جس کے نورتی عالم نے پایا روشنی ، لولاک لما خلقت الافلاک کا دھنی ۔ اول خدا ہے نبی دویم سویم ہے ولی ، یونہیں ناتوں تھے مومن کے دل کوں تجلی ۔ محمد کوں جس رات ہوئی معراج ، وہاں دوسرا نہ تھا کوئی علی باج ۔ گیان دھیان کے کام تمام محمد نے لیایا ، جو کچھ پانا تھا سو محمد نے پایا ۔ جو کچھ محمد نے پایا سوں علی کوں سمجھایا یو سمجھ علی کے تقسیم آیا ، علی خدا کوں بھایا رسول کوں بھایا محمد نبی ، علی ولی ، نبوت خدا کی پیشوائی ، ولایت محبوبی ہور استغنائی نبوت کار سازی ولایت بے نیازی ۔ ولایت ہار گلے بار کا ، نبوت دھندا گھردار کا ۔ ولایت آکر نبوت آتی ، نبوت آئے تو کیا ولایت جاتی ۔ فرق دھندے کا ٹک میانے آتا ، کسے کچھ سنپڑتا کوئی کچھ پاتا ۔ حضرت کہیں خدا شاہد ، انا و علی من نور واحد ۔ تن سوں تن ، جیو سوں جیو ، دم سوں دم ، نبوت محمد پر ولایت علی پر ختم ۔ ابابکر عمر ہور عثمان ، جنوں

* یہ اشعار دوسرے نسخے میں نہیں ۔

کی نیکی جانتا سب جہان، حضرت کے یاراں ہیں، بزرگوراں ہیں۔ ایکس ‌تی ایک سب بھلے جیوں خدا رسول فرمایا تھا تیوں چلے۔ لاف نیں کیے خلاف نیں کیے، حق پر چلنہارے ایسیچ اچھتے ہیں خدا کے پیارے۔ حضرت کے یار، جنو سوں حضرت کرتے تھے پیار۔ آخر بعد از حضرت کے بیٹھے حضرت کی ٹھار۔

ہر ایک حال خدا کوں یقین سوں جپنا
ولایت ہور نبوت تو قرب ہے اپنا

ولایت کی جاگا پر نبوت کے جا صدر، ایکس تی یک خوب ایکس تی ایک خوب تر۔ خدا بہوت بڑا، سب ٹھار حاضر سب ٹھار کھڑا، سب میں اپنا نور بھریا، کسے کچھ کسے کچھ کسے سب کچھ کریا:

سبب تالیف کتاب و مدح بادشاہ

سلطان عبداللہ، ظل اللہ، عالم پناہ، صاحب سپاہ، حقیقت آگاہ، دشمن پرور، ثانی سکندر، عاشق صاحب نظر، دل کے خطرے تی باخبر۔ صورت میں یوسف تے اگلے، آدم بے ہوش ہوئے بتہر نکلے۔ حکمت میں افلاطون سا گرد، سخاوت میں حاتم کا کھولے برد، شجاعت میں رستم گرد، عالی ہمت غازی مرد، شمشیر ہور ہمت کے صاحب، نیم دھرم اور ست کے صاحب، دارادر، فریدوں فر، کلیم بیان، مسیحادم، مریخ صولت، زہرا عشرت، خورشید علم۔ صباح کے وقت، بیٹھے تخت، بکایک غیب تی کچھ رمز پاکر، دل میں اپنے کچھ لیا کر، وجہی نادر من کوں، دریادل گوہر سخن کوں، حضور بلائے پان دیے بہوت مان دیے، ہور فرمائے کہ انسان کے وجود میں کچھ عشق کا بیان کرنا اپنا ناوں عیاں کرنا، کچھ نشاں دھرنا۔ وجہی

بہوگنی گن بھریا ، تسلیم کر کر سرپر ہات دھریا ۔ بہوت بڑا کام اندیشا * بہوت بڑی فکر کریا ۔ بلند ہمتی کے بادل تے دانش کے میدان میں گفتاراں برسایا ، قدرت کے اسراراں برسایا ۔ بادشاہ کے فرمائے پر چیتیا ، نوی تقطیع بیتیا ۔ کہ انگے کے آن ہارے ، ہمیں بھی کچھ تھیے کر سمجیں بارے۔ ہمارے گن کوں دیکھے سو ہمنا دیکھے ، گنگا دیکھے سو جمنا دیکھے ۔ ہمنا تے بھی آنگے تھے سو انو کا کچھ بی نمیز کریں ، ریاضت ہماری مشقت ہماری چیز کریں ۔ عاشق کوں عاشق جانتا ، عاشق کوں عاشق پچھانتا ۔

بیت :

کند ہم جنس با ہم جنس پرواز کبوتر با کبوتر باز با باز

مورک آسودے دیوانے ، نیں جلے سو جلے کی بات کیا جانے ۔ جیوں تیوں اس دنیا میں کچھ یادگار اچھے تو خوب ہے ۔ یو جہاڑ ہے اس جہاڑ کوں کچھ باراچھے تو خوب ہے۔ اس دنیا میں رہیگی سو بات ہے ، باقی دو دیس کا سوراب ہے ۔ جنے کچھ سمجیا عاقبت لگن ، آنے اپنی جاگا رکھیا اپنا گن ۔ اس نے نہیں رہا گیا کچھ کہا گیا ، کہ شاید کدھیں کوئی عاشق بھرے ٹک تلملے ، ٹک جیر بھرے ، ٹک مستی چھرے ، ٹک تر بھرے ہور سمجے کہ ان عاشق کامل نے کیا بولیا ہے ، کس کس جاگا پر کیسے کیسے بھیداں کھولیا ہے ۔ ہم گلاب میں آباوج گھولیا ہے ، ہم نانک موتی رولیا ہے ، داد دیوے ، امداد دیوے مراد دیوے ۔ کسے کچھ سنپڑے ، کسے کچھ فیض انپڑے ۔ فرد :

وہی ہے صافی کہ جس صافی تے صفا کوئی پائے
وہی ہے کام کہ جس کام تے نفا کوئی پائے

(*)اندیشیا ۔

اپتا جد جو دھرتے ھیں، لوکاں باغ بو کرتے ھیں، سو
سبج خاطر کرتے ھیں کہ کوئی خوب حتر بھوگی ھوس نا یک
عاسق پیو کے اس باغ میں آوے، محظوظ ھوے آرام پاوے۔ باغ
کے صاحب کوں دعا کرے، پھولاں سوں گود بھرے۔ رنگ میں
ڈباوے آس، اسی تے کچھ لگے باس۔ آسے فیض انپڑے ھمنا کوں
ثواب، خدا خوش رسول خوش عالم خوش اس باب۔ فرد :

جنے جو دل کوں لیا ھات کچھ کسی کوں دیا
ھزار کعبے بندھایا ھزار حج بی کیا

در زینت سخن و در نام کتاب گوید

یو قدرت اللہ ھے، یو اسرار اللہ ھے، یو ھاتف اللہ ھے، لاالہ الا اللہ، یو عجب کتاب ھے سبحان اللہ۔ اس کتاب کا ناؤں 'سب رس'،
سب کو پڑھنے آوے ھوس۔ بول بول کوں جڑھے آس، یادگار ھو
اچھیگا دنیا میں کئی لاکھ برس۔ بہو تج لذیذ، عاشقاں کے گلے
کا تعویذ، یو کتاب سب کتاباں کا سر تاج، سب باتاں کا راج،
ھر بات میں سو سو معراج، اس کا سواد سمجے نا کوئی عاشق باج،
اس کتاب کی لذت پانے عالم سب محتاج۔ کیا عورت کیا مرد،
جس میں کچھ عشق کا درد، اس کتاب کوں سننے برتی ھلاسی
نا، اس کتاب بغیر کوئی اپنا وقت بھلاسی نا۔ جو کوئی پڑھے کا
جنس جنس کا اثر چڑھے گا۔ جو کوئی اس کتاب کا سمجیگا مانا،
کیا حاجت ھے اسے کیف کھانا۔ یو کتاب عاشقاں کا جیو صاحب،
معشوقاں کا یار مصاحب۔ یو رنگ رنگ کے پھول
سرنگ مقبول، سب کسے بھاتے یو پھول۔ دایم تازے، ھرگز
نیں کملاتے۔۔ ایسے خوش باس کے پھولاں اچھوں کسی باغ میں
نیں کھلے، ایسے پھولاں اچھوں کسے نیں ملے۔ سنگتے دل میں

بھرے اساس ، کہاں ہے وہ پھول جس پھول میں ایسی باس ۔ جو
کوئی یو کلام سنے گا پڑے گا ، ہور فاتحہ نا پڑے گا ، تو وو
بیخبر خام ہے ، اس کی دانش پر اس بات کا لذت حرام ہے ،
کیا واسطہ کہ یو بات نہیں یو تمام وحی ہے الہام ہے ۔ جسے
خدا کی محبت سوں غرض ہے ، اس پر فاتحہ ہمارا فرض ہے ۔ اگر
ممات ہے تو آدھر کی سعادتی کا ، وگر حیات ہے تو آدھر کی
سلامتی کا ۔ اگر کسی میں سخن شناسی ہور اسرار دانی ہے ، تو
یو کتاب گنج العرش بحرالمعانی ہے ۔ جیتا کوئی طبیعت کے کواڑ
کھولے گا ، اس کتاب میں نیں سو بات کیا بولے گا ۔ جو کچھ
آسمان ہور زمین میں ہے سو اس کتاب میں ہے ، جو کچھ دنیا ہور
دین میں ہے سو اس کتاب میں ہے ۔ ہرگز کوئی فصیح اس فصاحت
سوں بات نیں کیا ، اس دھات بات کوں سلاست نیں دیا ۔ ہر یک
بشر کا کام نیں ، ہر یک بے خبر کا کام نیں ۔ اس کتاب کوں
وو سمجیگا جو کوئی صاحب راز ہے ، یو کتاب تمام اعجاز ہے ۔
اگر دین ہور دنیا کا امید پانے منگتا ہے تو یو کتاب دیکھ ،
اگر بڑا ہو کر عالم کوں سمجانے منگتا ہے تو یو کتاب دیکھ ۔
کہ سدھین مرشد ہیں مسلمانان میں پیر و مرشد ہوے گا ' ہندواں
میں جنگم سد ہوے گا ۔ ہم ہندو تجہ تی باٹ پا تجے مانینگے '
ہم مسلمان تجے بڑا ہے کر جانینگے ۔ ایک کلیمے کا فرق ہے ' باقی
خدا کی وحدانیت میں ہندو ہور مسلمان غرق ہے ۔ اگر خدا کوں
سمجے ہور آسے ایمان ہووے ، عجب کیا جو ہندو بھی مسلمان
ہووے ۔ اس بات کی جو کچھ بات ہے سو سمجانے ہارے کے ہات
ہے ۔ اگر سمجانہارا واصل اور کامل ہے ، وو ہندو بی اگر دانا ہے

تو آپسے ہی بے جیوتی دل ہے۔ خدا حق ہے اور حق سب ٹھار ہے۔ آدمی کے جنس کوں حق پر آتے کیا بار ہے، جبنے ہوشیاراں، جبنے فہم داراں جیتے گن کاراں ہوئے سن آج لگن، کوئی اس جہان میں، ہندوستان میں ہندی زبان سوں اس لطافت اس چھنداں سوں نظم ہور نثر ملا کر گلا کر یوں نہیں بولیا۔ اس بات کوں اس نبات کوں یوں کوئی آب حیات میں نس گھولیا، یوں غیب کا علم نہیں کھولیا۔ خضر کے مقام کو انپڑنا تو اس بات میں پڑنا، میں تو یو بات نہیں کیا ہوں، عیسیٰ ہو کر بات کوں جیو دیا ہوں۔ دانش کے باغ میں آیا، بہار ہو کر پھولاں کھلایا، اگر کوئی کوڑ ہوڑ جہالت سوں، بد اصالت سوں، رزالت سوں، بات کرے نا سمج بو مایا۔ تو خدا ہی اس جا گا حضرت جیسے کوں کہیا ہے کہ کوڑاں ہیں مجہول، نامعقول، مردود نا قبول سن نا رسول۔ اول کے پیغمبراں کوں بی یے آیہ اتری تھی اس وصول۔ کہ و اذا خاطبہم الجاھلون قالوا سلاماً۔ یعنی اگر کوڑاں کا بو قام ہے تو کوڑاں کو ہمارا سلام ہے۔ انو پر خدا کی نس رحمت انوں پر خدا کی لعنت۔ خدا اس بات کا مانا کھولیا ہے، خدا یو بات بولیا ہے۔ دایم انو کی ہاری بازی، خدا انو تے کدھیں نہیں راضی۔ جاھلاں جہالت پر جاتے، جیتا سمجاے بی حق پر نہیں آتے۔ کافر تاریک دل، توبہ استغفراللہ بہوت مشکل۔ اور گوالیار کے فہیم، انو بی یوں کتے ہیں اعوذباللہ من الشیطان الرجیم۔ کہ کوڑ بہشت، کوڑسوں مشت۔ بات یوں ہی آئی کہ جانتے کا کر، انجانتے کا بھائی۔ فارسی میں یو بولتے ہیں کہ کوڑ پر پردا سٹے ہیں فراموشی، جواب ابلہاں خاموشی۔ کوڑ کی ذات، نہنا

فہم بڑی بات ؛ نہ آپس کوں جانے، نہ دسرے کو پچھانے، یو
کوڑ پاپی خدا کے رانے - یو جہنمی، کج فامی کی انو کوں کیا
کمی - جاں فہم کی بات آئے، وھاں کوڑ کی چھاؤں نہ پڑیا
جاے - چراغ میں چر چر، رنگ میں کر کر - کافراں کوڑ نہے تو
محمد تے معجزا دیکھے بی ایمان نیں لیاے - لا علاج تہ تیغ آے -
انو کے دلاں، انو کیاں انکھیاں انو کے کاناں قدرت سوں باند کر
غفلت کی دی گرہ، جو مصحف میں خدا کتا ہے کہ ختم اللہ علیٰ
قلوبہم و علیٰ سمعہم و علیٰ ابصارہم غشاوہ - جنوں کوں خدا بات
دکھلایا تھا، جنوں کے دل میں خدا کا کچھ محبت آیا تھا،
جنوں کے دل میں دانش نے کیا تھا گھر، انو دیکھتچ کہے
کہ تمیں حق کے برحق پیغمبر - بات کے سنتیچ مسلمان ہوے،
صاحب ایمان ہوے، تابع قرآن ہوے - جاھل کسے بھاتا ہے،
جاھل پر قتل واجب آتا ہے - جاھل تھے تو خدا کے فرمان کوں
نیں بچارے، جاھل تھے تو لہویاں سوں انو کوں مارے - جو
قوم کافر ہے جہال ہے، مسلمانوں کوں خون انو کا حلال ہے -
ملا روم جو خدا کے عشق سوں مستے ہیں، جاھلاں
کوں انو بی یوں کتے ہیں - پیٔ جہال ابو جہلم محمد
بہر دانایاں، دیکھ لو عارفاں کی بات کا معنا انپڑتا ہے کاں -
غرض بہوت نادر نادر باتاں بولیا ہوں، دریا ہو کر موتیاں رولیاں
ہوں - موتیاں کی موجاں کا میں دریا ہوں، تمام موتیاں سوں بھریا
ہوں - اس دریا میں غوطہ کھائیں گے، تو جاگا جاگا کے غواصاں
موتیاں پائیں گے - یو کتاب عجائب ایک بندر ہے، اگر سورج
منگنا و گر چندر ہے - فرھاد ہو کر، دونو جہان تے آزاد ہو کر،

دانش کے تیشے سوں پہاڑاں الٹایا ، تو یو شیریں پایا ۔ تو یو نوی بات پیدا ہوئی تو اس ہات آیا ۔ ناداناں اپنی باتاں میں یو بی ایک بات کر جانے ' ولے تو بات کیوں کاڑے کس وضع سوں نکلی محنت نیں سمجے مشقت نس پہچانے ۔ انو کوں نیں کتے زبان آور ' بو بولنے جناور ۔ عقل میں سرد غصہ میں تپنے ' انوں کوں عربی میں حیوان ناطق کہنے ۔ نادان کا وجود عدم ہے ، نہیچ میں شمار ' داناباں کوں سجدے کی ہے ٹھار ۔ دانا موم دل ہے دانش کے آگ پر گلے گا ' دانا ہمارا ہے ، ہمارا حکم اس پر چلے گا ' دانا ہمنا رہنما کر جانے گا ' ہادی ہے کر پہچانے گا ۔ تو بات نہ نہی سو نکلی اتال ' نہ بی یکا یک چلنے کس کا مجال ۔ دھونڈتے دھونڈتے دل کے تلاویاں میں حھلنے آنا ہے تو یو بات پانا ہے ' نیں تو تو بی کیا کچھ نہنوا دان کا کھیل ہے یو بی کیا کچھ کھانا ہے ۔ ہماری بات میں عجب کچھ ٹونا ہے ، جنے سنیا آنے گھائل ہونا ہے ۔ غرض اتال رہیا دیک کر کنا ، اسی کوں کرتا منا کنا ۔ جتے گن کار کرتے ہیں گن ، اس باغ میں تے لینگے پھول چن چن ۔ جس کے دماغ میں پھول کی باس جاویگی ، تازی ارواح تن میں آویگی ۔ جکوئی آچایا بنیاد ، اول آخر وہی استاد ۔ یو عجب نظم ہور نثر ہے ' جانو بہشت میں کا قصر ہے ۔ سطر سطر پر برستا ہے نور ' ہر یک بول ہے یک حور ۔ اسے پڑ کر جنے حظ پایا جانو بہشت میں آیا ۔ یہاں خدا بی بولنہار اچ ہے ، جکوئی بات ہماری چلیا وو ہماراچ ہے ۔ ہر چند فہم داری ہے ، چلیا تو کیا ہوا بات ہماری ہے ۔ اگر نکتہ کسی تے کچھ جانیا ' ہم ظاہر ہم باطن اسے نیں مانیا ' تو وو مسلمان نیں ' اسے ایمان نیں ۔

ایسے سے ڈرنا ، بہوت بہوت پرهیز کرنا ۔ یو بی ایک چوری هے ،
یو بی ایک حرام خوری هے ۔ نمک بر حرام ، اس کا کیا اچھیگا
فام ۔ جسے انصاف کی نیں سکت' اسے دل کا دلیچ میں انپڑتی لت،
جنے انصاف چھپایا ، آنے دل کو بے دل کیا کام گنوایا ۔ حاجت
نیں جکوئی کرے زبان ' اپس کوں اپے کیا نقصان ۔ اگر تو هے
فہم‌دار ، اپنی ریچ نکو مار ، یو بات دل میں رکھ مرداں کی‌یادگار ۔
جنے ریچ کوں جِلایا ' آنے خدا کوں پایا ۔ کھیچ کچھ جدا هے ،
ریچ میں خدا هے ۔ ریچ کے گھٹ ، نکو بی گھٹ گھٹ ' اگر کچھ
نہیں تو ٹک پکار تو بی آٹھ ۔ اساس تو بی بھر ، چپ نکو اچھہ
کچھ تو بی کر ۔ دل میں اجالا پڑے گا ' موں پر نور چڑے گا ۔
یو بات اعجاز هے ، اس بات میں خدا کا راز هے ۔ یو بات غیب
کی آواز هے ۔ ماننا ' جاننا ' پہچھاننا ۔ انسان یعنے گیان' جس میں
کچھ گیان نیں وو حیوان ۔ بے درد نامرد ' مرد میں درد ۔
سخت بے کٹر ، وو آدمی نیں بهتر ۔ عاشق معشوق سوں دل
بند اچھتا هے ' عاشق بہت درد مند اچھتا هے ۔ بے درد ، درد منداں
کوں کیا جانتے ، یونداں مستنداں کو کیا جانتے ' معشوقاں کے
نازاں کیا سمجتے عاشقاں کے چھنداں کو کیا جانتے ۔ ایتا عجب
ایتا حسد ، جنو حق تے گذرے انو میں کیا اچھے گا حد ۔ انو
کوں حق کیوں هونا مدد ۔ موں پو مسجد دل میں بت خانه ، خدا
تو سمجتا هے یو مانا ' آدمی کے حضور چھپایا خدا کے حضور کیوں
چھپانا ۔ بعضے عجب لوکاں هیں اودهرم ' انو کوں خدا کی بی
نیں شرم ۔ مسلماناں میں آتے جاتے ، مسلمان کہواتے ۔ اگر یو
هے مسلمانی ، تو کافراں کی کیا هے نشانی ۔ اِتا نوی بات پاڑیا ،

گاڑیا سو گنج کاڑیا ۔ کچھ نیں تھا سو لیا با ' باٹ دکھلایا ۔
ھمیں تو بھوت سند سوں باٹ سنوارے ، اال چل لیو باٹ چلنہارے ۔
جس کا دل صاف اچھے گا ، جس میں کچھ انصاف اچھے گا ، مصحف
کی سوں وو ھمنا بھوت مانے گا ، خوب ھمنا پہچانیگا ۔ جس کا
دل روشن ہے وو نور کا گلشن ہے ۔ جکوئی نور ھوا ' وو خدا کے
حضور ھوا ۔ ہر کچھ اجالے میں نظر پڑتا ، اندھارے میں کارنہارا
اڑتا ' تر پھڑتا ، بڑ بڑتا ' اجالے کے رھنہاریاں سوں لڑتا جھگڑتا ۔
اندھارے کوں اجالا کر سمجنا ، لال کوں کالا کر سمجتا ۔ لو
برا اجالا ' اس کا سوں کالا ۔ جس کے دل کوں صفا ہے ' آسے بھوت
نفا ہے ۔ دل کی صفائی کن نے پانی ، جسے خدا دیا آسے آئی ۔ دل
کی صفائی نہ کچھ خیال ہے ' عین وصال ہے ۔ یہاں کچھہ ہے
غرض ' کہ کے ھیں اللہ نورالسموات والارض ۔ یعنے خدا آسمان ھور
زمین کا نور ہے ، اس کا نور ہر شے میں بھر پور ہے ۔ نور ھوبتو
نور سوں ملایا جاے ، ظلمات نور سوں کیوں ملنے پاے ۔ ظلمات
کوں نور سوں کوئی کیوں کر ملاے ، ایتا ہے جو کچھ عقل اچھے
تو جنے دیکھا وو دورتے دکھلاے ۔ کام بھوت خاص کیا ھوں
چلنی عمارت راس کیا ھوں ۔ یو غیب کی بشارت ، جسے عمارت
کتے سو یو عمارت ۔ ماٹی پھتر کی عمارت کچھ سدا رھنہاری نیں '
وو بے وفا کچھ اس میں وفاداری نیں ۔ دنیا دو دیس کی کوئی
نیں کس کا ' آخر رھیگا سو بو چہ قدر جاننا اس کا ۔ مال دھن
سب خرچا جاوے گا ۔ آخر یو چہ کام آوے گا ' آخر نام یو چہ
آچاوے گا ۔ تمام یو چہ ہے کام یوچہ ہے ۔ یو خدا کی عنایت یاں
کیا شکایت ، خدا بھوت بڑا بے نہایت ۔

آغاز داستان، زبان ہندوستان

نقل ۔ ایک شہر تھا اس شہر کا ناؤں سبستان اس سبستان کے بادشاہ کی ناؤں عقل، دین و دنیا کا تمام کام اس تے چلتا ۔ اس کے حکم باج ذرا کیں نہیں ہلتا ۔ اس کے فرمائے پر جنو چلے، ہر دو جہاں میں ہوئے بھلے ۔ دنیا میں خوب کہوائے، چار لوکاں میں عزت پائے، جاں رہے کھڑے، وہاں قبول پڑے ۔ نہ آفت دیکھے نہ زازلا، اپے بھلے تو عالم بھلا ۔ کسی کوں برا بولنا یو وسواس ہے، بھلائی برائی سب اپنے پاس ہے ۔ اپے چل نہیں جانتے، دسریاں پر برا مانتے ۔ اول اپنی خبر نہیں اپے رہنا، پچھے دسریاں کوں برا کہنا ۔ جنے اپس کوں پچھانیا، انے سب جانیا ۔ جدھر ڈھلنا ہے، ادھر عقل کے اجالے میں چلنا ہے ۔ آدمی نے عقل چھوڑیا، دیوانہ ہوا اپنا سر اپے پھوڑیا ۔ عقل میں جو کاکلوت ملتی، تو حرمت میں نقصان ہوتا، مدعا دور پڑتا دل تی ۔ اگر منگتا ہے جو دل کوں تازا رکھے مدعا پاوے، تو بھلا ہے جو عقل میں کاکلوت کوں نا ملاوے ۔ سکت ہے تو عقل میں ہمت کوں کر شریک، یو پند ہے اگر تجہ میں کچھ سمج ہے تو سیک ۔ جکوئی یو چلنیت چلتا ہے، وو کامل ہوتا ہے، روشن طبیعت زندہ دل ہوتا ہے ۔ عقل میں کاکلوت، جوں ریشم میں سوت، جوں دود میں چھاچ، جوں پاچ میں کانچ ۔ جوں شیرے میں میرا، جوں اجلے زہرے میں کالا زہرا ۔ جنے دل کوں جلایا، آنے کچھ پایا ۔ قدم انگے دھریا، آنے کچھ کریا ۔ مردی و نا مردی یک قدم ہے، مرد کوں یہاں بڑی فکر نا مرد کوں کیا غم ہے ۔ انجنتا بچارا بھلا، جانتے پر پڑے بلا ۔ کاکلوت تی جو دل مرے گا، تو پچھیں بچارا کیا کام کرے گا ۔ دل اس کا جیتا ہے جس میں عشق ہوا ہمت ہے، جیونا بی اسیچ کا ہے

اس در رحمت ہے ۔ جیوں حافظ بولیا ہے ، دل کے گھر کے دوازے
کھولیا ہے ۔ بیت :-

ہر گز نمیرد آنکه دلش زنده شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

خاص اچھو یا عام، آخر عقل کے حکم سوں لگیا ہے کام ۔
اس کے حکم باج کوئی کسی کام میں جاوے' اپنا کیا اپے پاوے ۔

بیت :-

عقل ہے باز ولے بازے بلند پرواز
شکار گاہ ہے اس کا حقیقت ہور مجاز

عقل نور ہے' عقل کی دوڑ بہوت دور ہے ۔ عقل ہے تو آدمی کہواتے
عقل ہے تو خدا کوں پاتے ۔ عقل اچھے تو تمیز کرے، برا اور بھلا
جانے، عقل اچھے تو اپسکوں ہور دسرے کوں پچھانے ۔ عقل تی میر ،
عقل تی پیر ۔ عقل تی پادشاہ عقل تی وزیر ۔ عقل تی دنیا
عقل تی دولت ۔ عقل تی چلتی سلطاناں کی سلطنت ، عقل تی رہیا
ہے یو عالم کھڑیا ، جس میں بہوت عقل وو بہوت بڑا ۔ عقل
سوں چلتی خدا کی خدائی ، جتنی عقل اتنی بڑائی ۔ عقل نہ ہوتی
تو کچھ نہ ہوتا ، کچھ رچہ نہ ہوتا بیت :-

عقل نور تے سب جگ نے نور پایا ہے
جنے جو علم سکھا سو عقل تی آیا ہے

عقل بغیر دل کوں نور نہیں' عقل کوں خدا کہنا بی
کچھ دور نہیں ۔ ذات ذات تی صفات ہے ، ذات تی جو کچھ نکلیا
سو بی ذات ہے ۔ جوں آفتاب ہور اس کا نور ، اگر آفتابیچ نا اچھے
تو نور کیوں ہوے مشہور ۔ اگر آفتابیچ میانے تی جاوے،

نور آفتاب تی نکلیا تھا سو بی آفتابیچہ میں سماوے۔ سور کوں نور کتے ہیں ' نور ہے تو سور کتے ہیں ۔ نور نے آفتاب ہے نیں تو آفتاب کو آفتاب کون کتا ، انر تی شراب ہے نیں تو سراب کوں شراب کون کیا ۔ باس تی پھول نے شرف پایا ' باس تی پھول پھول کہوایا ۔ صوت تی جوھر نے پایا مول ' معنے تی میٹھا لگیا بول ۔ حوں خدا کے رسول امین نے محبوب رب العالمین نے صاحب آسمان زمین نے فرمائے کہ تفکروا فی صفات اللہ ' ولا تفکروا فی ذات اللہ ۔ یعنے ذات کوں صفات میں ڈھونڈینگے تو پاوینگے ' صفات کوں چھوڑ دیے تو ذات ایک کدھر تی آئینگے ۔ بعضے کتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ آخرت کوں ایک معنی سوں اپنا دیدار دکھلائینگا ' مسلمانان کا دل اس وقت روشن ہوئے گا ' مسلمانان کے دل کا شک جائینگا ۔ بعضے کتے ہیں کہ خدا کوں دیکھیا جائے ' جو کوئی خدا کوں ڈھونڈے سو خدا کوں پائے ' جنوں نے نیں دیکھے جنوں کوں دیکھنے کا قدرت نیں انو شک لیائے ۔ بعضے کتے ہیں کہ خدا کوں اس نظر سوں دیکھیا نا جاسی ' نظر سوں خدا کوں دیکھیں گے تو خدا نظر میں نا آسی ۔ سمج کے آکھیاں سوں دیکھے تو دیکھیا جاتا ہے ' نظر سوں کوئی کیوں * دیکھے گا کیا خدا ظاہر صورت پکڑ کر آتا ہے ۔ بعضیاں کوں اس جا گا دو سوال ہے ' اگر خدا کوں جہت نیں ' خدا کوں مکان نیں خدا کوں کچھ صورت کا نشان نیں ، خدا کوں دیکھنا محال ہے ۔ بعضے کتے ہیں خدا سمجا جائے تو بس ، خدا کوں دیکھنے کا کسے کس ۔ دو دل کے دلیچہ میں رہے ھوس ' خدا تحقیق ہے اتنا جانیا تو بہوت سریں ۔ بعضے کتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ کوں قیامت میں دیکھینگے والے حیران ہوئیں گے کہہ نا سکیں گے ' کہ یونچہ ہے یو چہ ہے '

* (ن) کیوں کر ۔

ایسا ہے
یا ایساچ ہے ' یوں کہے تو اس کے دسنے وضا سوں یاں بی دسنا ہے '
ولے بولنے میں نس آتا کیا بولوں تماشاچ ہے - خدا کی عجب ہے
سوکت ہور سان ' بچارا انسان یاں بی حیران واں بی حیران -
اسیچ جو مرداں ہیں نازک فہم کے ' عاشق ہوئے اس کے نام کے -
اس کے نام پر جیو دیئے ہیں ' ایسا کام کئے ہیں - ایک کچھیک ہے وہ
جو دسنا ہے نس دستا یوں ' تو عقل تی پہلا ڑ ہے آدمی سمجھتا
کیوں - اگر ہیچ وجہ مطلق کچھ نا دسنا تو ہر گز خدا ہے کر
نا کہنے ، اس کی عبادت چھوڑتے اس کی یاد میں نا رہتے - خدا ہے
کرتو بولیا جاتا ہے ' کہ کچھ بی دس آیا ہے ، تو انسان اس سوں
جیو لاتا ہے ' اس درنو کل کرتا ہے - آپسے بتاتا ہے کہ مجھے تو نجہ ہے ،
میرا کام تجھ سونچہ ہے - یارا یاربکے وضا سوں دسنا ہے ، تارا تارے
کے وضا سوں دستا ہے - یارے کوں یارے کی وضا سوں دیکھیں گے
تو کیوں دسیگا - تارے کوں یارے کی وضع سوں دیکھینگے تو
کیوں دسیگا - اس کا نور سب میں بھر نور ہے ' ولے اس کے
دیکھنے میں قصور ہے - اگر اس کا قصور جاوے گا ، تو سب جا
اس کا جلوہ دستا ہے ' نور دس آوے گا - اگر آسمان اگر زمین
اگر آب آتش خاک یارا ہے ' یو اپسنے آپے پیدا نس ہوے انو
کوں کوئی پیدا کرنہارا ہے - اگر تو عالم اپستے ایچ پیدا ہوا ہے
ہے تو یو جہ خدا ہے ' اس بھید کوں سمجنا سو عارف جدا ہے -
ایس کوں دیکھنا ایس کوں دیکھنا کتے ہیں اگر اپس کوں
دیکھے تو بی خدا کوں دیکھنا مشکل ہے ' خدا کی محبت حاصل
ہوتی ہے اما خدا کیسے حاصل ہے - خدا کچھ ایسا نہیں ہے کہ جیوں
دیکھنا کتے ہیں تیوں دیکھیا جاے ، بات گنوار کی کوئی فرصت
پائے - منصور جو اس بات میں آیا ، محبت کے زور سوں خدا

کہوایا ۔ نیں تو بندہ کہیں خدا کہواتا ہے ، بندے تی خدا
کہوایا جاتا ہے ۔ محبت کے عالم میں کوئی کہے کہ مینج خدا ہوں ‘
خدا پرست لوکاں محبت کے عالم میں خدا کہوایتو کہیا جاے ،
قادربت کے عالم میں کسیچہ قدرت نیں جو خدا کہواے ۔ خدا سو
خدا ہے ، محبت کا عالم کنے سو جدا ہے ۔ جتے اپس کوں صاحب
عرفاں کر جانے ‘ یہاں آکر زبان گردانے ۔ بعضے کتے ہیں کہ
عقل کے احاطے میں ذات حق تعالیٰ کما حقہ نیں آسکیا ‘ پیچھیں
جو عاشق ہوا آنے اپس کوں عشق میں فنا کر بات کوں یہاں
لیا رکھیا ۔ خدا کے دوستاں نے بولے ہیں ‘ اسرار کے موتیاں رولے
ہیں ۔ کہ فنا فی اللہ بقا باللہ ۔ فرد :

آیا جکوئی خبر کوں یہاں وو خبر سٹیا
کھولیا لھوا کمر تے سرنں آس پر سٹیا

خود بے خود ہوے تو خدا کوں پاوے ‘ خودی دور کرے
تو خدائی دیس آوے ۔ جنے عاقلاں نے عقل دوڑ اے ، آخر عشق
کی بے آرامی میں آکر آرام پاے ۔ عشق میں جاتوں عقل میں کی
آیا ‘ سمجنے کا نہینج سو سمجا کیوں جاتا ۔ جو لگن نوں سب
نی بے طمع ناہوسی ، عشق میں آئے بغیر خاطر جمع نا ہوسی ۔
اگر مرد ہے تو عشق اپنا کمال کوں انپڑا ، فراق میں کی ہلاک
ہوتا اپس کوں وصال کوں انپڑا ۔ جو عشق تیرا نہایت کوں
انپڑے گا اس دہات ، پیچھیں دل آپی بول اٹھے گا ترے مراتب کی
بات ۔ قال حال ہوتا ہے ‘ فراق وصال ہوتا ہے ۔ جکچہ بے اختیار دل
میں تی آپی آتا ہے ، اپنی محبت کا قوت وہاں پایا جاتا ہے ۔ خدا
کا ہونے منگتا ہے تو کچھ خدا کے کام کر ، جکوئی خدا کوں

انپڑے ہیں انوں کی بات فام کر ۔ ہمیں عاشق فدائی ' فدا ہونا ہمارا احتشام ، کیا تھا کیا ہے کیا ہوے گا اس باتاں سوں ہمنا کیا کام ۔ ہمنا خدا کوں ایک جاننا ہور اس کا محبت ہے فرض ' خدا کے کاماں سوں ہمنا کیا غرض ۔ اس کا کام وہ جانے کسے کیا قدرت جو آوے میانے ۔ ہمیں کون جو اس کے نہایت کوں پانے کا فکر کریں ' ایسے کاماں میں آنے کا فکر کریں۔ ہمنا ہماری نہایت کی معلوم نیں ہوتی خبر ' اس کے نہایت کی کسے خبر ۔ اس دریا کی کسے خبر نس ہوتی ' حسرت تے گنگے ہوے سب موتی ۔ موج بر موج آتی ' کسے سمجے جاتی ۔ بعضے کتے ہیں کہ موسیٰ نے خدا کوں دیکھنے کا سوال کیا ' نیں دستا سو دستا کر خیال کیا ' فکر محال کیا ۔ یہاں بات ہے یہاں تحقیقات ہے ۔ اگر دیکھنے کا نا ہوتا ہور نا دکھیا جاتا ' تو موسیٰ دیکھنے کا بات ہر گز میانے میان نا لیاتا ۔ کیا واسطہ کہ وو پیغمبر تھا آسے یو اسرار روشن تھا بلکہ روشن تر تھا ۔ موسیٰ کو جواب آیا کہ لن ترانی ' یعنے نا دیکھ سی تو تو انوار سبحانی ۔ یہاں واصلاں کتے ہیں نا دیکھے کہے تو کیا دیکھنا نیں ہے ۔ جاں محبت ہور خدائی ہے واں یوں کتے ہیں ' جکوئی محرم راز ہے ' اس سوں یو ناز و نیاز ہے ۔ نا کہے تو نا نچکوں کھینچ نا پکڑنا ۔ ایک لطافت کی بات ہو یتو وھانچہ نا اڑنا ۔ یو کام موقوف عاشق کے دلبری پر ہے ، یو بی کیا خالا کا گھر ہے ۔ کانٹیاں کوں النگ جانا تو باغ میں پھول پانا ۔ جکوئی دریا میں جاوے سو موتی لے آوے ۔ جسے بخت اسے تخت ۔ دھرہ :-

سات سہیلی ایک پیو چوندھر پیو پیو ہوئے
جس پر پیو کا پیار ہے سو دھن برلی کوئے

— عابد کا اسٹھار کان ھات ھے ' دو عاشق کے سمجھنے کی بات ھے ۔ یو رمز ناز دیکھے نیاز دکھلاے سوجانے عاشقی کے معرکے میں آے سو جانے ۔ بندگی ہور صاحبی کی دھات ھور ھے ' عاشقی ھور معشوقی کی بات ھور ھے ۔ ایک بات ھے لن ترانی ' عاشق کوں اس میں ہزار نشانی ۔ دو یا دکھی کہنا دکھیں گا کہنے تی زیاست ھے ' عاشق سمجتا ھے کہ کیا معشوق کی خواہیت ھے ۔ عابد کوں کیا نسبت جو عاشق کی بات میں آکر دخل کرے جیوں اپنے کام میں خلل کیا ' نیوں دسرے کے کام میں خلل کرے ۔ عاشق بلند عابد پست ' عابد ھشیار عاشق مست ۔ عابد دین خاطر جنم کھویا ھے ' عاشق خدا خاطر دین دنیا تی ہات دھویا ھے ۔ اس بات کا کوں پایا کنوج ' کہاں گنگا نملی کہاں راجا بھوج ۔ معشوق دیدار دکھلانا نوہے ' ولے ٹک دیا کر دکھلانا ھے ' گھونگٹ میں موں چھوپا کر دکھلاتا ہے ۔ عشق بڈھانے خاطر ' لذت پانے خاطر ۔ بھوگ دی موں کھولے دکھلاے یہاں بی تو ہوتا ہے دل شاد ' ولے ٹک ھاں ناں دیانے میان اچھے تو بھوت سواد ۔ عاشق کوں تمانا معشوق کا کام ھے ۔ ایسکوں چھوپانا معشوق کا کام ھے ۔ جاں معشوق کا ناز ھے ' واں عاشق گداز ھے ۔ بعضے کتے ہیں کہ خدا کی ذات بغیر جس شے کا طالب ھے وو طلبیچ دیدار کا حائل ھے ' اس بات پر عاشق ھور عارف نایل ھے ۔ اگر دل تی تمام طالب جاوے ' تو جاں نظر سٹے واں خداچ دس آوے ۔ ایک اس دل میں اپنا کچ ' اتنے پر جو خدا کو منگتا وو بڑا ھچ ۔ جس دل میں آیا یار ' اس دل میں ایس کوں بی نہیں ٹھار ۔ جاں اپے نیں مایا ' واں دسرا کیوں سماتا ۔ جس میں سلوک وھیچ سالک نیں نو مذبذبیں بن ذالک ۔ اوسیچ * عاشقان دین

* (ن) ابسیچ

دنیا تے گزرتے ہیں' جوں عاشقی کرنے کا شرط ہے نیوں عاشقی کرتے ہیں - اما دنیا اسے کتے ہیں کہ بے عزتی ہور خواری سوں حاصل ہوئے' سفلگی ہور شرمساری سوں حاصل ہوئے - آدم زاد کوں دنیا مطلوب ہے ولے بے منت آئے تو بہوت خوب ہے - جنو نے کچھ سمجھ کر کسے بے منت دیے ہیں' وو دنیا یاں پاک ہے عارفاں نے قبول کیے ہیں - بعضے کیے ہیں کہ حضرت کا حدیث یہاں سمجے کیا' کہ رایت ربی فی صورت احسن امرد* یعنے امرد کی صورت میں دیکھا ہوں خدا کا تجلیات' تو سمجنا بہوت مشکل بہوت نازک ہے بات - جکچھ دسیا ہے ہور جکچھ سنتے ہیں آسے تو سب ناؤں ہے یو تو سب صفت، ابیال' ذات کسے کہنا ذات کوں کیے - یہاں کی صفات ہچ میں ذات ہے' یہاں ایک بات ہے بلکہ بات میں بات ہے - یو دو ہمہ دوست ہوا' ہمہ اوست ہوا - جیسے اس شناس کی ہمالے سوں سے ہیں' انو سب یونچہ کتے ہیں - اسٹہار خوب بچار' فارسی واصلاں' فارسی صاحب دلاں انو بی یو مخفی اسرار' یوں کیے ہیں اظہار - فرد:-

غیرتش غیر در جہاں نگذاشت

لا جرم جملہ عین اشیا شد

ہور واصل حق عاشق مطلق گجراتی شاہ علی، خدا کے لاڈلے خدا کے خاصے خدا کے ولی - دائم خدا سوں مل رہے، انو بی یونچہ کہے - بیت:-

ہب مالے چڑ چڑ کھوں سبھی

سب ووہی ووہی سب وہی وہی

---

* (ن) فی صورت عایشا یعنی عایشا کی صورت میں -

اول جو سب جاگا خداح تھا ہور کیں کچھ نہ تھا تو یو سب کاں تی آیا ۔ جان ہارا جانتا ہے کہ جاں تی آیا ۔ پانی تی موتی گھڑیا ، موتی بی پانیچ ہے ولے صورت میں فرق پڑیا ۔ یو موتی و و پانی کھوایا ، اس پانی ہور اس موتی کوں جنے سمجیا سو گیانی کہوایا۔ بعضے صفانکوں عین ذات کتے ہیں ' بعضے نہ ذات نہ خارج ذات یو بات کتے ہیں ۔ کل ایک ذات وجود ہے ' حرص مراتب ہور مال نی جدائی پڑی ' بے گانگی میانے آکر کھڑی ۔ یو بی ایک اس بات کی ہے بُد ' آنکس کہ نہ ما بود و شما ما و شما شد ۔ یو میرا و و تیرا ہوا ، میانے میان کونچے بڑے گھر کوں جانے پھیرا ہوا ۔ اگر یو میرا ہور تیرا میانے میان تی جاوے ' تو بے گانگی جا کر تمام یگانگی آوے ۔ سب نیکیچ ہو دسے ، سب ایکیچ ہو دسے ۔ دریا سیتی قطرا بھار پڑیا تو قطرہ ہوا نیں تو قطرا بی دریاچ تھا ' دریا کوں بی عشق کا طوفان چڑیا نیں تو دریا بی جسے کا وبساح تھا ۔ الآن کما کان ذات تی صفات ہے ' صفات تی ذات ہے ۔ ذات ہور صفات ناؤں ہوے ' ایک دو ٹھاؤں ہوے ۔ فرق مراتب ہوا ظہوریات میں ' اجھوں لئے معنی ہیں اس بات میں ۔ صفات خارج ذات نہیچ ، اس بات پر سب قایل ہیں یہاں بات نہیچ ۔ بات بی کیا غیر ذات ہے ' یو کیا بات ہے ۔ اسی بیلاڑ بے چوں بے چگوں ، واں کیا دیکھے گا چرا ہور چوں ۔ وہاں سب خالی ہور لبا لب ہے ، واں کچھ نہیں ہور سب ہے ۔ واں کچھ نیں ہور سب واں تی آیا ' جاں کچھ نہیں واں کیوں کوئی جاتا ۔ اس کچھ نیں میں ہے سب کچھ ' اگر گیان ہے تو سمجھ اب کچھ ۔ جاں کچھ نیں واں کے نور کا رنگ کالا ' اس کالے میں کون دیکھتا اجالا ۔ فنا ہوے باج وہاں رہیا نہ جاے '

دو بات کسے کہیا نہ جائے۔ مور کی کیا سمجھیگا دو مت ، یعنی فنا ہونا ہے نہ بصورت۔ دونو جہاں تی گزرنا دو اسٹھار آشنائی کرنا۔ خدا کے ذات بغیر بی کس پر نظر نا اچھنا۔ اپس کی اپس کوں خبر نہ اچھنا۔ اس تے بےخبر اس تے با خبر ، لازم دوں آتا ہے عاشق پر۔ حضرت کو جس رات معراج کی بڑائی دیے ، خدا کوں دیکھے بغیر کس پر نظر نیں کیے۔ جس سوں لگیا کام ، اس کا چہ اچھیا قام۔ یو قام نہا تو یو بڑائی پائے ، یو قام نہا اس حد لگن آئے۔ دو قام نہا تو حبیب کہوائے۔ دو قام نہا دو خدا کوں نہائے۔ رسول ہوے ، قبول ہوے۔ صاحب مازاغ البصر و ما طغیٰ و صاحب ما ینطق عن الھویٰ۔ یعنے کسی بات میں اپس کوں میانے میان نیں لایا ، وہی بولیا جکچھ خدا نے فرمایا۔ رسول اسیچ تے ناؤں دیا ، رب العالمین خدا کے امر امانت میں اپنی نفس کو دخل نہیں دیا ، جو کچھ خدا نے کہیا سو کیا۔ بیت :-

جسے ہے عقل وو ہر بات کوں سنبھال کہے
جو سو برس کو ہوے گا سو وو ابال کہے

کرامت کنے سو عقل تمام ، جکچھ دنیا میں ہوا سو سب عقل کا کام۔ عقل تی ہوا سب حلال ہور حرام ، عقل تی پکڑیا فرق خاص ہور عام۔ عقل تی رکھے ہر ایک کا نام ، نہیں تو کاں نہا صبح ہور شام ، شیشہ ہور جام ، پستہ بادام ، صیاد دام ، صاحب غلام۔ دو کیچ عجب نقل ہے غرض جو کچھ ہے سو عقل ہے۔ سو اس عقل پادشاہ کوں عالم پناہ کوں ، ظل اللہ کوں ، صاحب سپاہ کوں ، ایک فرزند تھا ، کہ اُس کا جوڑا دنیا میں کیں نہ تھا۔ واصل کامل ، عاشق عاقل ، عالم عامل ، تانیں

اس کا دل ۔ دانش مندی ' ترکشش بندی ' قبول صورتی ، دلاوری سب عالم تی آسے حاصل ۔ فرد :۔

کرے نت دل یو نازش عقل جیسا
کہ فرزند نیں کسے دنیا میں ایسا

تخت تاج کا لایق ، سب پر فایق ۔ بات میں قابل ، سب میں فاضل ۔ سو ایک دیس اس عقل پادشاہ ، عالم پناہ صاحب شاہ ظل‌اللہ ، حقیقت آگاہ کے دل پر کچھ آیا ، اپنا اندیشہ اپس کوں بتایا ۔ سو اس دل شاہ زادے کوں ، اس شاہ زادے کوں ' اس سبغنی کوں ، اس سب علماں کے دھنی کوں ، تن کے ملک کی پادشاہی دیا ، تن کے ملک کا پادشاہ کیا ۔ سر فراز کیا ' ممتاز کیا ۔

بیت :۔ عقل دل کوں دیا ہے پادشاہی
عقل دل کوں دیا عالم پناہی سبھایا

سر چھتر چہایا ، تخت بسلایا ۔ دل بادشاہ کے ہات میں تن کا ملک آیا ' ٹھارے ٹھار ، کونجے کونجے ، بازارے بازار اپنی دورای پھرایا ۔ تن دل کا فرماں بردار ، جوں نفر خدمت گار ۔

بیت :۔ خبر دلیچہ کوں معلوم ہر ایک منزل کا
فقیر تن یو بچارا مطیع ہے دل کا

جدھر جدھر دل جاتا ، دل کے پیچھے تن بی آتا ۔ نوے نوے قانون دھرنے لگیا ' دل تن کے ملک کی بادشاہی کرنے لگیا ۔ دل جوان ، دل عاشق دل کوں شراب کا بھوت دھیان ۔ چتر سگھڑ دل ' شراب بغیر نیں رہتا ایک تل ۔ شراب آسے بھوت بھایا تھا ' شراب پینا آسے آیا تھا ۔ پادشاہاں کو سعی کرنا واجب ہے عدل انصاف پر ، پادشاہاں کو شراب پینے کا کیا ڈر ۔ پادشاہ کوں عدل

انصاف بغیر ہور کچھ پوچھ بچار نا ہوسی ، پادشاہ شراب بنا گناہ گار نا ہوسی ۔ پادشاہاں کوں خدا نے پیار کر ائی کچھ دیا ہے ' دنیا کا سواد پادشاہاں خاطر پیدا کیا ہے ۔ پادشاہاں دنیا کا سواد چھوڑنے پر آئے پیچھے دنیا میں کیوں رہا جاے ' دُسریاں کوں دنیا کیوں بھاے ۔ دنیا کوں لوگ منگتے ہیں سو دنیا کا ذوق کرنے خاطر ' نہ جھک جھک کر حسرت ، یوں مرنے خاطر ۔ پادشاہاں نے دنیا کا حظ چھوڑے ' خلق کا دل توڑے ۔ خلق آزردہ ہوا ' دل پژمردہ ہوا ' خلق میں تی گرمی گئی خلق افسردہ ہوا ۔ پادشاہاں خوشی پر آئے تو خلق کوں بی خوشی بھاے ۔ ہر ایک کوئی دو دعالے دیا ' پادشاہاں کوں دعا کیا ' دو دیس کی دنیا محظوظ ہو جیا ۔ جان تازا ' ایمان تازا ہو سب جہان تازا ۔ پادشاہاں کے دل پر اچھیا ہے کہ اپس کے دور کے لوگاں اپس تے خوش حال اچھیں ' اس کوں بہوت منگیں اپنے فدا ہو ویں ہر ایک ٹھار اپنے رکھوال اچھیں ۔ اپنا دل شاد کریں ، اپس کوں دائم یاد کریں ۔ کہ ہمارا پادشاہ ایسا ہے ایسا ہے ، جیسی تعریف کریں گے اس تعریف جیسا ہے ۔ تا دور قیامت اپنے دور کی بات ہونا ، انگے کے لوگاں جکوئی سنے یو شہ مات ہونا ۔ شراب سب کیفاں کا پادشاہ کیف ' جاں عاشق ہور معشوق اچھے وہاں شراب نا اچھی تو بڑا حیف ۔ جوں نمک نیں سو کھانا ، بے نمک کھانے تی آدمی نے کیا سواد پانا ۔ جوں جوت نیں سو گھر ' جوں مٹھائی نیں سو شکر ۔ جوں معنا نیں سو بات ' جوں سخاوت نیں سو ہات ۔ جوں پانی نیں سو لہوا ' جوں سبزہ نیں سو ہوا ۔ جوں حسن نیں سو [illegible]ار ' کاجل نیں سو سنگار ۔ دیوے میں بتی نیں سو اجالا کدوں

پڑے گا ' شراب میں مستی نہیں وو شراب کیوں چڑے گا ۔ جس کم میں نیت ثابت نہیں وو کام جیسن کیا دے گا ' دل میں نمواج نا اچھے تو مشقت کس کیا دے گا ۔ باقی نہیں سو چشمے پر گئے تو کیا پیاس جاتی ہے ، ہزار کیف کہاے تو کیا ہوا شراب کی کیف آتی ہے ۔ یو بات خدا جانتا ہے آپیں آپ ، عاشقاں کو شراب منا کرنا بڑا پاپ ۔ عاشق مفلس عاشق کا ذخیرا سو ہوئے ، عاشق میں گناہ کبیرا سو ہوئے ۔ عاشق* کوں شراب پلانا عاشق کا دھرم ہے ۔ یہاں عشق ہے عاشق کا عاشق پر کرم ہے ۔ عاشق ہور دل سخت ، یو تو عجب تماشے کا ہے وقت ۔ عاشق کا دل نرم اچھنا ، عاشق کا عاشق پر کرم اچھنا ۔ اگر عاشق کوں عاشق نا سمجھانے ، تو بیگانا بے درد بچارا کیا جانے ۔ یہاں جاسا بھول مارنا تو بکارتے ، ان جانسا سہرے سارے تو دم نہیں مارنے ۔ جسے جسمے ظاہری زور ہے ، ان جان نے کا علاج کچھ ہور ہے ۔ جوں فارسی میں بولیا ہے کہ :۔

گر نبودے چوب تر فرماں نبردے گاو خر

شراب معشوق کا مشاطا ، ایک حسن کوں سو حسن کر دکھلانا ، محبت کوں بڑھانا ، جکوئی عاشق ہے اسے شراب بہوت بہانا ۔ شراب عاشق ہور معشوق کے دل کے شک دور کرتا ، شراب دونوں کوں محبت میں جور کرنا ۔ شراب بیے بجھیں دل میں کچھ خلاف نیں اچھتا ، شراب بیے بغیر دل صاف نیں اچھنا ۔ دنیا کا لذت تو یو شراب ، شراب نا اچھے تو عاشقاں کے انگے دنیا سب خراب ۔ شراب ہرگز غم کو آنے نیں دیتا ، شراب

* (ن) عاشقاں ۔

خوشی کو دل میں تی جانے نس دیا ۔ شراب عشرت کا سنگاتی ، جہاں شراب وہاں عشرت آتی ، دل کی تاریکی جاتی ۔ دل کٹڑنا صفا ' شراب پیے دو عاشق کوں بہوت نفا ۔ جس گھر میں شراب آوے ، اس گھر میں محنت کوں رہنے پاوے ۔ اگر منگتا ہے غم کوں مارے تو شراب پی ۔ اگر منگتا ہے جفا تبرے انگے دارے دو شراب پی ۔ اگر منگتا ہے سخاوت بر آنے تو شراب پی ، اگر منگتا ہے رن میں گھوڑا بھانے نو شراب پی ۔ اگر منگتا ہے معشوق سوں حظ پانے تو شراب پی ۔ اگر منگتا ہے حسن کا نظارا کرے تو شراب پی ۔ اگر منگتا ہے دل میں محبت بیرے نو شراب پی ۔ اگر کچھ اونچا جڑنے منگتا ہے نو شراب پی ، اگر خدا کوں انپڑنے منگتا ہے تو شراب پی ۔ بعضے ولیاں بی شراب خوش کیے ہیں ، دو نبز آب خوش کیے ہیں ۔ شراب مرکب ہے محبت کے بات کا ، شراب ہادی ہے اس گھاٹ کا ۔ شراب آرائش بزم بادشاہی ، شراب اسرار خلوت خانۂ الٰہی ۔ عین خوشی میں آسے بسرتا کی ، عمل برے نکو کر ڈرتا کی ۔ جہاں خوب بست ہے وہاں البتہ منا کرے ہیں ، کم حوصلاں کوں ڈراتے کہ دو بدنست دھرتے ہیں ۔ اگر پاک ہوا ہے سرا دل و جان ، ہور دو بی عاشق ہے تو عاشق کوں پہچان ۔ شراب کوں ابال حرام کنے ہیں سخت ، ولے حلال تھا عیسیٰ پیغمبر کے وقت ۔ ابتی شراب کی منائی ، آخر بھی فعل پر بات آئی ۔ برا فعل منا ہے نہ کہ شراب ، عارفاں سوں جہل منا ہے نہ کہ شراب ۔ شراب نا پی کر جو برے فعل کرتے وہاں نیں ڈرتے ۔ بیت :

از حسد امروز زاہد میکند منع شراب
ورنہ کے ایں نا مسلماں را غم فردائے ماست

عالم خارج شراب هزار گناہ کرنا ، جوں جیو کو بھاتا، وھاں کوئی منا کرنے نیں آتا ، وھاں چپ رھیا جانا ۔ کیا تمام تاکید شراب پر یچہ آیا ھے ، باقی گناہ سب بخشی کر کوئی لکھ لانا ھے ۔ سواد کے گنہ سب آپچ کرنا ، دسریاں کوں ڈرانا ھور اپے نا ڈرنا ۔ خدا نے بخشنا کیا کر ، خدا کے فرمودے میں بی اپے مکر ۔ دو دس کی دنیا یاں کوئی کسا جوڑے گا ، گناہ کرنے کو نیں چھوڑنے سو ثواب کرنے کوں چھوڑے گا ۔ لوکاں لوکاں کے سال پر اور جیو پر کھڑے ھیں ، سراب نے کیا کیا شراب کے دنیاں کی بڑے ھیں ۔ اپے بہنا دسریاں کوں منا کرنا ، یاں انصاف ھے خدا کوں نا بسرنا ۔ اپنے گناہ کا اپس کوں اچھنا قام ، دسرداں کے گناہ، سوں کسے کیا کام ۔ دوسرے کی تقصیر کا حجت اپس پر نا آسی ، کسی کے گنہ خاطر کسی کوں دوزخ میں نا بھاسی ۔ ھر کوئی اپنا ثواب اور گنہ پہچانتا ھے اپنا جواب اپے دے جانتا ھے ۔ اگر کوئی دوزخی اچھو وگر کوئی بہشتی ، تجے کیا کام آئے گی کسی کی خوبی کسی کی زشتی ۔ تجے کا ھے کوں دسرے کی ذکر ، توں کچھ اپنے عاقبت کی کر فکر ۔ غرض آدمی میں جہل نا اچھنا آدمی میں برا فعل نا اچھنا ۔ صراحی کے گردن پر گنہ کا بھار نہ دھرنا ، آدمی برا اچھے تو شراب نے کیا کرنا اگر کوئی پوچھے کہ شراب کیسا ہے ، توں بول کہ جیسے سبو ویسا ھے ۔ یو بول یاں کیوں رھنا ھے ، جوں فارسی میں کہتا ھے مصرعہ :

از شیشہ ھموں بروں تراود کہ دروست

کیتا کہنا درا درا ، خوب سوں خوب برے سوں برا

اپے برے ہوکر کرتے درے کام ، سارے مسان بچارا شراب بدنام ۔
ہور بہانا کیا کہ شراب پیے تو یوں ہونا ، دو تاخ آب پیے دو
یوں ہونا ۔ شراب پر ہزار ہزار تہمت کرتے ، اپنے درے فعل
کوں سو بسرے ۔ اگر کوئی سمجے تو اس سوں بات کیا جائے ، ایک
بات کوں سو دہات کیا جائے ۔ شراب کے منا کرنے میں ایک
رمز ہے کوئی پاوے ، وو بات کسے سمجھانے کی نیں مگر خدا
سمجاڑے ۔ اگر دانا ڈر یا دل پاک کر پیوے شراب ، وو نادان
دیکھا دیکھی پی کر اپس کوں ، عالم کوں کرے خراب ۔ شراب
تو خوب ہے ، ولے سیوں اسے برا بول کر ڈراتے ، منا کرنے حرام
کیے توبہ کراتے ۔ عام خاص پر منا کا حکم آیا یو عالم جانتا ہے ،
یو یوں جکوئی راز جانتا ہے ، اس پچھانتا سو پچھانتا ہے ۔ اگر اس
میں کچھ خدا کا راز نا اچھنا دو اہل راز اس پر مایل نا ہوتے ،
اگر اس راز کوں نا سمجھ کر یو کام کرنے تو کامل نا ہوتے ۔
اگر کسی انسان میں کچھ فام ہے ، وو دل پاک کرنا بڑا کام
ہے ۔ خدا منا کیا سو برے فعلانچہ خاطر ، اس نا سمجولاں کے
جہلانچہ خاطر ۔ تس دو کاملاں کے آنگے دو بی ایک عرف ہے ،
عرف اور اس میں کیا فرق ہے ۔ دریا ایک بند تی آلائیں تس
پایا ، ولے دریا تیرنا کسے آنا ۔ جاہل سوں ایک بات عارف
بولے گا تو وو بولے گا دیس ، شراب پے گناہ کیے خدا بخشے گا
بولے تو بس ۔ نیں تو اس حلال کوں حرام نا کرے ، عارفاں
ہرگز ایسا کام نا کرتے ۔ ایہم حلال ہور شراب حرام ، وو کیا
عارفاں کا ہے کام ۔ مصلحت کچھ ہے اس میں وہیچ سمجے سمج
ہے کچھ جس میں ۔ تمام مستی کوں حرام کیے ہیں ، کیا

جانے کیا فام کئے ھیں ۔ یوں کہے تو ان مستی ھے ۔ زور کہے تن مستی ھے ۔ عشق قوت پکڑیا تو من مستی ھے ۔ خدا کچھ دیا تو دھن مستی ھے ۔ شراب کی مستی کوں کیے منا ، اس مستیاں کوں کیا کنا ۔ دو نہ زدند دولیا نہ عمر ، مرتضیٰ کا قول ھے کہ سکرالحکومہ" اسکر* من سکرالخمر ۔ یعنی حکومت کی مستی شراب کی مستی تے زیاست ھے ۔ بڑیاں کا بول الحق راست ھے ۔ دہاں چپ رھنا کسی کچھ نا کہیا ۔ کدھر کے یے بات بری فعلیچ بر آتے ۔ بد نیتی ھور حہلیچ بر آتے ۔ برا فعل حرام ھے ۔ باقی سب حلال ، کھانا پینا انند کرنا محفوظ اچھنا نیکی کوں ھر گز نیں زوال ۔ اگرچہ بحسب ظاھری شراب پینا گناہ ھے ۔ ولے گناہ کوں بی خدا کے بخشش کا دناہ ھے ۔ خدا کا ناؤں غفار ھے ، غفار کا کیا معنا ۔ گناہ نا بخشے تو غفار کیوں کہوانا ۔ بوابچ ھیں کہ بندہ گنہ گار ، خدا بخشنہار ۔ ولے عاشقاں نے تو گناہ اختیار کیے ھیں ۔ اس گنہ کوں بہوت پیار کیے ھیں ۔ عاشقاں کوں خدا پر ج بی اتنا دتمار ھے کہ ہو معقول گناہ خدا بخشنہارا ھے ۔ ناپاکا کنے شراب جانا تو ناپاک ھونا ھے ۔ پاکاں کنے آیا تو پاک ھو ھے ۔ شراب بہوت بری بسیت ھور کوئی سٹے گا تو پنھر ھوے گا مست بجناگ ھونا تو دو گ پینا ۔ اس کام کوں پولاد کا ھونا سن اپنے فعل بد کوں نیں کرسکتے منا ۔ شراب کوں برا کیا خا کنا ۔ مرد ھونا جو آسے ھضم کرے ، اس سوں بزم کرنا حکوئی پاک پورا ھوتا ، اسی یو جہ شراباً طہورا ھوتا ۔ کوں بہاں کیا جارا ، ناداں کی سمج میں اندھارا ۔ سمجیا

*(ن) افضل ۔

پایا ، نیں سمجھا سو گنوایا ۔ جکوئی اس شراب کی مستی نہیں سمجھا سو اس شراب کی مستی کیا جانے ۔ جکوئی اس شراب کا بھید نہیں پایا سو اس شراب کوں کیا پچھانے ۔ شراب کوں آپے بینا نہ یوں اچھنا کہ شراب آپ کوں پیوے ۔ جو شراب اسے پیا خراب کیا تو یو کیوں جیوے ۔ گھانس آگ کھانے جائے تو جلنا ، مچھلی خشکی پر پڑے تو تلملنا ۔ چمٹی ہتی کا بھار اُٹھا سکتی ہے ۔ تیوری بھری کا زور لیا سکتی ہے ۔ کنکر ڈونگر کی برابری کرے گا ، تارا چند سوں ہم بھرے گا ۔ دیوا آفتاب کی سنمکھ آئے گا ، شرار شعلے پر موں بھائے گا ۔ شراب پر ہر کوئی ہم نیں بھاتا ، شراب پینا سب کسے نیں آنا ۔ شراب حسن کا زربنا ہے ، مے خانہ عشق کا مدبنا ہے ، عاشق کی عبادت حسن دیکھنا راگ سننا شراب پینا ہے ۔ عاشق جو کچھ مے خانے میں پایا ، سو کعبہ مین زاھد کے ہات نیں آیا ۔ عاشقی مصاحبت ہور یاری ، عبادت بندگی ہور خدمت گاری ۔ محبوباں ہیں سو صاحب کی گود میں سوتے ، چاکراں ہیں سو ہات جوڑ کر کھڑے ہوتے ۔ نفرا جیتا بڑا ہوا بی محبوبی کا ناز کچھ ہور ہے ، یو راز کچھ ہور ہے ۔ سر پچھاڑ لیتے ہیں ، تو بی کیا کچھ کسے دیتے ہیں ۔ کیتک محبوب ایسے ہیں ، مطلوب ایسے ہیں جو دے بھی نہیں لیتے ہیں ۔ بردر ہور دربر ، یہاں آسمان زمیں کا انتر ۔ بو ہر یک مراتب کا ہے مقام ، اس مراتب کے آدمی کوں اس مراتب کا کیا فام ۔ ہر ایک کوئی اپنے مراتب کوں خوبیچ کرجانتا ، دسرے کے مراتب کوں یکایک نیں مانتا ۔ بو ظاہر کا مراتب نہیں جو کوئی دمامے بجاے ، باطن کی بزرگی نادان کوں کیوں دکھلایا جاے ۔ عاشق ہور عابد کا مراتب دسنا قیامت پر موقوف ہوا ہے ، اجھوں

بات بردے میں ہے ، روایت پر موقوف ہوا — عاشق کے مراتب
ہر کوں کھڑا ، عاشق کا مراتب سب مراتب سوں بڑا ۔ عاشقاں
عشق تو شراب بہوت قام سوں پیتے ہیں ، بہوت احترام سوں پیتے ہیں۔
جوں شیشہ حلق لگن پیٹ میں شراب بھرنا ، ولے بدمستی نیں
کرنا ۔ جوں پیالا سریاں کوں چڑتا ، وے آپے بدمست ہونیں
پڑتا ۔ جوں خم لبالب شراب سوں بھرتا ہے ہور مستی گم، شراب
سوں گے اس وضا ، تو سراب پینے کا پاوس گے مذا ۔ یارے جوں
حقیقت کی شراب میں تی منصور ایک قطرہ پی کر اناالحق کہوایا ،
بعضیاں نے خیماں خالی کیے ولے کوئی راز بھار نیں بتایا ۔ جنے
تو پیالا پیا آپے تو اسرار چھپایا ۔ محمد کوں کیا یو پیالا نیں
آیا ، محمد دریا تھا محمد میں سمایا ۔ اتماح اشارہ دکھلایا انا
احمد بلامیم ۔ تو باب عاشقاں میں حل آی یو اسرار ہے قدیم ۔
یعنی احمد ہی جو میم گیا احد ہوا ، پاک ہوا صمد ہوا ۔ تو
راز کی بات جو مرتضیٰ علی رض کووے سر بتا کر بولے تھے پنہانی ۔
تو کہتے ہیں اس وقت لہو ہوا تھا سب اس کروے کا پانی۔
بو سماؤ یو گنبھیری انوح کوں سہاوے۔ کم ظرف آدمی نے
تو کام کسوں ہو آوے۔ تو حوصلہ تھا توانو کوں شاہ ولایت
کتے ہیں ، بزرگی انو کے ہی نہایت کتے ہیں ۔ جن ولی نے
ولایت کی تشریف پایا ، اس کی تشریف پر شاہ ولایت کا سکّہ
آیا ۔ ولایت بغیر از شاہ ولایت کسے نیں آتی ، یو بزرگی بات میں
نیں پڑی ہر کسی دی نیں جاتی ۔ القصا ایک رات دل پادشاہ
عالم پناہ ظل اللہ صاحب سپاہ نے کماچ طنبور قانون عود منگا کر ،
مطرباں خوش سرود بلا کر، دف دائرا چنگ رباب سوں بے حجاب موں

دو چار پیالے شراب کے بیا تھا - ارکان دولت ، ندیم ، شاعر ، قصہ خواں ، شہنامہ خواں، خوش طبعاں ، لطیفہ گویاں ، حاضر جواباں ، گل رویاں ، خوش خویاں سب حاضر مجلس تھے، مجلس کیا تھا - جس کا راگ اسم ہے ، وو عشق کا جسم ہے - اس جسم میں عشق کا جان ہے ، اس جان میں سجان ہے - اس ٹھار عاشقوں کو سنک لیانا کافری ہے ، بےدردی بے روشی ، بدگوھری ہے - عشق کی صورت ولے پکڑنے گئے نوھات میں نیں آتی ، عاشق کوں بہوت بھاتی - دل کی انکھیاں سوں دیکھے تو دیکھے بی جاتی - عاشق کوں آگ ھوجالے عاشق کا دل نرم ، بو تو باد سموم بہوت گرم - راگ میں عجب ہے تاثیر ، عاشق کے دل کوں یوں لگتا جوں تیر - بہتے پانی کوں کھڑا کرے، اڑتے جناور کوں پاڑے - ہے نے کوں دیوانہ کرے ، ھشیار کوں مست کر پچھاڑے - راگ ھونیچ میں عاشق زار زار رونا ، بے اختیار رونا ، ھانکاں مار مار روتا ، پکار پکار روتا - سینا پھوڑ دل کو آگ لگیا ، ولے سنتے سنتے ھرگز جونیں بھکتا - درویشاں کوں حال آتا ہے ، ھزار ھزار دل میں خیال آتا ہے - بیت

سرود چیست که چندیں فنون عشق دروست
سرود محرم عشق است عشق محرم اوست

بارے اس وقت یکایک عین مستی میں ، بادہ پرستی میں ، فراخ دستی میں ، اس کمال ھستی میں ایک قدیم ندیم بہوت سوں لطافت سوں ، بہت فصاحت سوں بہوت بلاغت سوں بات کا سر رشتہ کاڑ کر ایک تازے

آب حیات کا قصہ پڑیا ، ولے پڑتے وقت اس قصے کے مستی جڑی سو آپے ہی ٹک گر پڑیا ۔ دل کھولیا ، بات سنا تھا سو بولیا ۔ کہ جکوئی دو تازا آب حیات پیوے گا ، دسرا خضر ہوے گا ، اس جگ میں سدا جیوے گا ۔

اس آب حیات کی ایک بات ہے ، یو نوا آب حیات ہے ۔ جکوئی دھایا ، ہر گز زوراں سوں کنے نیں پایا ۔ یو خدا کے ہے ہات ، اس آب حیات کا جیو ہے یو آب حیات ۔ آب حیات کوں جو پئے گا دنیا میں جیونا اسیح کا ہے ، جکوئی یو آب حیات پیا ، نیں تو دنیا میں عبث آیا ، کیا لذت دیکھیا کچھ نیں کیا عبث جیا ۔ جس کے دل میں دو نس طمع(۱) ، کیا اس کا جیونا کس جیونے میں جمع (۲)۔ جس کے آب حیات سوں تر ہوئیں گے لب ، حیران ہوے گا تماشے دیکھے کا عجب عجب ۔ آن آب حیات نے اس آب حیات کا رکھیا ہے لاج ، نبی ہور ولی سب اس آب حیات کے محتاج ۔ اس آب حیات کی بات کا اثر بہوت دھات سوں دل بادشاہ عالم پناہ ظل اللہ صاحب سپاہ کے سر چڑیا ، دل بادشاہ اس آب حیات کی بات پر مطلق عاشق ہوا بیتاب ہو پڑیا کام ایسا کھڑیا ۔ بیت :-

ناؤں سنتیچ دل ہوا بے تاب
باس آنیچیں چڑیا یو شراب

دل بہوتیچہ طالب ہوا ، اشتیاق غالب ہوا ۔ بات سنتے اس دل کوں انپڑیا ، عاشق تھا بچارا بیگبخ سنپڑیا ۔ اس فکر تی ٹوٹیا ، بادشاہی کا سکہ سٹیا ۔ عاشق تھا تمام ، آخر اس حد لگن آیا کام ۔ بات سنتے حال ہوا اس دھات کا ، تاثیر دیکھو اس

(۱) طما ۔ ۲ جما ۔

آب حیات کا ۔ دل آس آب حیات کوں مطلق منگتا ہے ، الحق بر حق منگتا ہے ۔ ناؤں تی انو چڑیا ، نیں تو چپ ہلاک ہونا کسے کیا پڑیا ۔ اس ناؤں میں اپنا زور ہے ، تو دل کے دل میں یو نسر شور ہے ۔ جیو کوں محبت کے رنگ میں رنگنا ' نو کوئی کسی کوں منگنا ۔ کوئی کچھ بی لطافت دھرتا ہے ، تو ایکس کے دل میں ٹھار کرتا ہے ۔ پولاد کے ٹانکیاں سوں نن اپنا کھڑبا ہے ، تو ہر ایک کوئی اسے منگتا نہیں تو کیا منگنا مفت پڑیا ہے ۔ یو بات کھیل نیں بہوت مشکل ، کسی میں کچھ خوبی دیکھنا ہے تو ریجنا ہے دل ۔ نیں تو دل جیسا دانا ، دل جیسا عاقل ہور یوں ہونا دیوانا ۔ بیت :-

ہوا دل بہوت اب بیدل کہ مشکل وقت آیا ہے
یو دل لانے کی جاگا ہے اگر دل دل لگایا ہے

ایسی دیوانگی سوں اس دل کوں کیا نسبت ، یہی اپسکوں سنبھالیا ہے ساباش رحمت ۔ دل میں تی اٹھے جھال ، کیوں کر رکھے سنبھال ۔ بیت :-

عاشق ہے اس کوں عشق اپنا ہے
عشق جلنا ہے عشق تپنا ہے

بچارے عاشق کا دل بیگ لگ جانا ' آزما کر دل لگایا دغا کھاتا ۔ آزمانے گئے تو سواد تٹتا لذت کم ہونا ، نیں آزمائے تو یو بلا آتی دل درہم ہوتا ۔ بارے یو کسے ہے فام ' عاشق پر صبوری ہے حرام ۔ صبوری کا ناؤں لیتے جیو جاوے ، عاشق تی

صبوری کوں کر آوے۔ بے صبری عاشق کی صفت، بیتابی عاشق
کی عزت۔ تلملنا عاشق کا کام، جلنا عاسق کا احترام۔ سعدی نے
بولیا ہے عشق میں ایسی جال' نه صبر در دل عاسق نه آب در
غربال۔ عشق ستاب بے آرام ہوے تو خوب، عاشق ٹک بی بدنام
ہوے تو خوب۔ بدنامی تی عشق میں کچوانا خامی ہے، تو
بد نامی نیں عاشق کی نیک نامی ہے۔ عشق میں بدنامی جوں
کھانے میں نمک، جوں دیوے میں جھمک، جوں محبوب میں
ٹھمک۔ عشق کا یہی ہے نشان بچار' جیتا بنہاں کرنے جاے
اتنا ہوے آشکار۔ سب کا حال ظاہر ہو آیا، کون عاشق و و جو
عشق کوں چھپایا۔ خسرو شیرین فرہاد یوسف زلیخا لیلیٰ مجنوں،
انو کا عشق فاس ہوا تو تو حکایاں جلیاں آ جنوں۔ عشق کوں
کوئی چھپا کر ٹھاریا ہے' آفتاب کوں کوئی بغل میں ماریا ہے۔
آگ میں کوئی باندھا ہے گھر' غوطہ مار کر کون رہا دریا بھتر۔
عشق ہرگز نیں چھپتا، چھپاتے کنے سوں باتاں ہیں' حکایتاں
ہیں خرافاتاں ہیں۔ یو آگ! اس آگ کوں کون دل میں چھپایا
ہے' آگ کو دل میں چھپانے کا علم کسے آیا ہے۔ عاشق کا
دیوانے ہوناچ کام، پیلاڑ جکچھ ہوے گا سو خدا کو نچہ فام۔ عاشق
جو جیو لگے وقت اندیشے بر آیا، عشق کا لذت گنوایا۔ اندیشا
عاشق کوں لہنا نیں، ایال بات کہنا نیں۔ عشق مین آیا ڈر،
پیچھیں لذت کدھر۔ اتال کیا ڈرے گا' کیا بچارا عاشقی کرے گا۔
جس میں اچھے کا فام' ایک دل کیوں کرے گا دو کام۔ رن میں
گھنسے پچھیں لھوا ہور تبسا کیا' عاشق ہوے تو بی اندیشا کیا۔
اگر جیوتے ڈرتا' تو کی عشق بازی کرتا۔ جان نیں ڈر وہاں

دلبر، جاں ڈر وہاں خطر' ڈر میں گھر، بر میں دلبر ۔ کون ایسا عاشق ہے غازی، ہر ایک کا کام نہیں جانبازی ۔ عشق کھیلے نہیں سو دیوانے، عشق کا کھیل کھیل کر جانے ۔ القصہ دل بادشاہ عالم پناہ ظل اللہ صاحب سپاہ حقیقت آگاہ بہوت بے دل ہوا دل پر کام مشکل ہوا ۔ شہر سب حیران، گھر گھر لوکاں پریشان ۔ جیتے جتنا دوڑے' سر گردان ہو کر سب سر پھوڑے ۔ پیشوا' دبیر، امیر، خان، وزیر، کوئی کر نہیں سکے اس کی تدبیر ۔

بیت :۔ بادشاہ کے جو دل پہ آوے غم
تل منے ملک سب ہووے درہم

ویسے میں دل بادشاہ کوں عالم پناہ کوں' ظل اللہ کرن صاحب سپاہ کوں خصوص ایک جاسوس تھا ۔ اس کا ناؤں نظر، سب ٹھاوں اس کا گذر' سب جا گا کی معلوم اسے خبر ۔ صاحب فراست، صاحب ہمت، خوش طبیعت، خوش صحبت ۔ عقل بہوت دھرے' نیں ہونا سو کام کرے ۔ کوئی نہ جا سکے وہاں جاوے' کوئی خبر نہیں لیانا سو خبر لیاوے ۔ سارے شہر کی خبر دل کوں تل میں دیوے، ہر روز ہزار ہزار شاباشاں لیوے ۔ بیت :۔

گھر دھنی وو جہ جس کوں گھر ہے خوب
وو چہ صاحب جسے نفر ہے خوب

سو وو نظر جاسوس دل بادشاہ عالم پناہ ظل اللہ صاحب سپاہ کے حضور آ کر' سرا کر، تعظیم کر' تسلیم کر ۔ بہوت ادب سوں ایک سبب سوں بولیا' بات کا مایا سب کھولیا ۔ کہ اے دل بادشاہ عالم پناہ ظل اللہ دل کوں رکھہ گھٹ' تقوا نکوسٹ ۔ خدا سر پر دھرتا' فکر کی کرتا ۔ بیت :۔

بھاں ہے اسے نفر نہ کہیا جاے
آپڑے پر جکوئی نفر کام آے

جیتانکوں تو کستا ' اس کام پر کوئی نیں دھنستا ۔ اس کام پر اتال مں راضی ' دیکھ میری جانبازی ۔ مجھے رخصت دے اس کام کوں میں جاؤں گا ' جدھر ندھر دھونڈ کر توں منگتا سو آب حیات کی خبر لیاؤں گا ۔ بیت :-

کھینچا ہے دل کوں عشق نے ، اب دل کوں کچھ چارا نہیں
عاشق کوں کوئی کیتا رکھے ، کس تے رہنھارا نہیں

تو منگتا سو آب حیات ہے تو اس کی خبر تجھ لگن آئی ، اگر یو آب حیات دنیا میں نا اچھنا تو نا دیتا کوئی تجھے یو بد ھائی ۔ ندیم یو پڑتے وقت میں کیا قام ' کہ یہاں تو کچھ ہے دام ' ولے آخر ہو نہارا ہے یو کام ۔ بادشاھں کا دل جگا جوت ہے سب ٹھار جیوتا ہے ' بادشاھاں کے دل پر جکچھ گزرتا ہے سو ہوتا ہے ۔ بادشاھاں کا دل خدا کے رہنے کی ٹھار ، یہاں شک لیانا توبہ استغفار ۔ خدا یہاں بیٹھ کر اپنا کام چلاتا ' خدا یہاں بیٹھ کر دنیا دلاتا ۔ باطن میں تو خداچ آیا کتے ، ظاھر خدا کا سایا کتے ۔ جاں پادشاہ کا دل جا سکتا ہے ، وانتے کس کا دل خبر پا سکتا ہے ۔ جس دریا میں انو کا دل تیرے ' دسرے دل کوں قدرت ہے جو وھاں بھیرے ۔ ذرّا آفتاب کے انگے کیا دسے گا ، ایک بول کتاب کے انگے کیا دسے گا ۔ جیتا کوئی دوڑے جدھر ' دریا میں قطرہ کدھر ۔ یو مراتب پاے ' جو خدا کے خلیفے کہوائے ، جکوئی خلیفے کوں سمجھیا سوں خدا کوں سمجھیا ، جنے خلیفے

کوں نہیں سمجھیا اوے کیا سمجھیا ۔ جکچھ دانا ہے سو نہاں پانا ہے ، ڈھونڈتا سو دیوانہ ہے ۔ آرسی ہات میں ہور موں دیکھنے نیں آتا ، کھیسا کمر میں ہور نقد لینے نیں پاتا ۔ چنتا ہے ہور چنتا بسرتا ، دریا میں پڑیا ہور پانی پینا بسرتا ۔ سر میں پھول اور دماغ میں باس نہیں آتی ، دل میں معنا بھریا ہور بات کہے نیں جاتی ۔ معشوق گھونگٹ کھولیا اونے انکھیاں جھانکیا ، پارلٹ پٹ ہوا دو ڈر کر پھانکیا ۔ ظاہر خلیفاج کنا ہے ، باطن میں جو کچھ ہے سو بات کنا منا ہے چپ رہنا ہے ۔ دو پادشاہاں بہوت بڑے ہیں ' بہوت بڑی جاگا کھڑے ہیں ۔ انوں سوں بے ادبی سوں پیش آنا نابود کی نشانی ہے ' انو سوں بد نیتی کرنا مردود کی نسانی ہے ۔ ظاہر باطن انوں سوں صاف دل اچھنا ، رات دن انوں کی دعا سوں مل اچھنا ۔ انو کی خدمت عظمت ہے بڑا ثواب ہے ، دو عظمت بخشش ہیں بہاں فتح باب ہے ۔ شاہاں کے وجود کا شرف معبو دیجہ جانا ، جس میں کچھ بی بود ہے وہیچ پہچانیا ۔ بارے دل بادشاہ عالم پناہ نظری تقوے کی بو بات سنیا ' امید کے چمن میں ت... بھر بھر پھول جنیا ۔ فرد ۔

من کے چمن میں باؤ آپھل کے ہے غنچہ آس کا
ڈالیچہ پر پھول ہنس پڑیا اسد اب ہے باس کا

خوش ہوا جیو نیں رہیا ' نظر جاسوس کوں شاباش شاباش کہیا ۔ گلے لایا بہوت منت کیا ' خدا کے درگاہ امید وار ہوکر رضا دیا کہ توں جا ' دو خوش خبر لیکر بیگ آ ۔ کہ یو وقت بھائی بنے ہور یاری کا وقت ہے ، مخلصی ہور خدمت گاری کا وقت ہے ، دل دانستی ہور دوست داری کا وقت ہے ۔ تاخیر نکو کر ' اس کام

کوں تقصیر نکو کر ۔ اس کام پر جد دھرے گا ' تو خدا بی تیری مراد حاصل کرے گا ۔ مقصود آینگی بر مُنی ، دایم خوش اچھکی ہوگی تیرے گھر میں ۔ مبارک ہے جاکر تیرے نصیب ' کہ نصرمن اللہ و فتح قریب ۔ بیت ۔

ساھاں کنے کوئی آدمی قابل اچھے تو خوب ہے
صاحب سوں اپنے یک جہت یکدل اچھے تو خوب ہے

جاسوس نظر دل بادشاہ عالم پناہ سوں وداع ھو کر قدم انکے دھر روانہ ھوا ، اسے کام کی شمع پر پروانہ ھوا ۔ جوں باو کیں اُٹھیا کیں گریا ، جا گا جا گا دھونڈیا عالم سب پھریا ۔ جیں ووت جس ٹھار گیا جب ، تماشے دیکھیا عجب عجب ۔ بیت :

سفر کی کیا ہے خبر جو لگن وو گھر میں ہے
سفر کیا سو وو جانے کہ کیا سفر میں ہے

عقل کے بالے سوں پیا ہے ، جوں فارسی میں کیا ہے ۔ فرد :

صد تجربہ شد حاصل در راہ بہر گامے
بسیار سفر باید تا پختہ شود خامے

فورًا جب اس دل سوں لایا ، پھرتے پھرتے ایک شہر میں آیا ' اس شہر کے عماریاں جیسیاں کسی شہر میں کوئی آج لگن نیں دیکھایا ۔ کہ اس شہر کے آس پاس ، تمام پھلواری تمام پھولاں کی باس ۔ لوگاں سب واں کے ادب دار ' تمیز دار ، نیک بخت برخور دار ' شیریں گفتار ' نیک نیت نیک کردار ، پردیسی کوں آئے گئے کوں بھوت کرتے پیار ۔ فرد :

دنیا دغاباز ہے بھوت اوباش ھور حیلیاں بھری
آدم وھی ہے جو کرے آدم ستی آدم گری

نظر، وهاں کے لوکاں نے لیا خبر ـ کہ یو ٹھاؤں کیا ہے '
اس شہر کا ناؤں کیا ہے ' وھاں کے لوکاں ھوے نیک کولے، سب بولے ـ کہ اس شہر کا ناؤں عافیت ھور اس شہر کے بادشاہ کا ناوں ناموس. نظر اپنے مقصود کوں دل میں یاد کر ھزار ھزار کیا افسوس ـ کہ آخر یو کام کیوں ھوئے گا، اس کام کا سرانجام کیوں ھوے گا ـ بیت:

خدا مدد ہے آسی کوں جسے ھمت کچھ ہے
وھی مراد کوں اپڑتا ہے جس میں سب کچھ ہے

میں نو جون یوں وھاں تی پاں لگ زمین حکلیا، سنم کر نکلیا بھوت ھم کر دکلیا ـ ایال خدا شرم رکھے ' خدا تو شرم دھرم رکھے ـ اتنا کہہ کر ٹک ایک رہ کر عقل سوں اپنے دل میں کچھ لیا یا ' دل کوں سمجایا وھاں کے بڑے لوکاں کوں سامنے بھایا ـ ناموس بادشاہ عالم پناہ سوں جا کر ملیا، اپنے کام خاطر بھوت بلبلیا ـ ناموس بادشاہ اسے دیکھ کر اس کی ادا دیکھ کر اس کی روس دیکھ کر بھوت خوش ھوا ھنسیا ھلیا، غنچہ تھا سو خوشی سوں جوں پھول کھلیا ـ فرد

ادب ہے جس میں تواضع ہے جس میں وو مرد ہے
وو کچھ یو جس میں نہیں ہے وو مرد سر درد ہے

دورتھا سو اسے اپنے نزدیک بسلایا، پوچھیا کہ تو کون ہے تیرا مقصود کیا ہے تو کاں تی آیا ـ بیت

جکوئی کس کنے آوے غرض عرض کرے
وھی بھلا جو غرض وو ابس پو فرض کرے

لاج سٹ کر منگنا منگنہارا ، دینہارا نہیں دیا تو شرمندہ
ہونا بچارا ۔ شرم کا کوئی منگے تو وہاں کہے ہیں دھر شرم ،
بے شرم گھرے گھر منگے کہ اپنے منگنے کی کیا شرم ۔ اسے خوش
لگیا ہے منگ لینا ، ولے کوی کسے کیا دینا ۔ گنج قارون اگر
اچھے گا تو بی دیے دیتے سرے گا ، ولے بے شرم کا منگے منگے
پیٹ نا بھرے گا ۔ یو گدا ، اس کا جانچ ایسا سدا ۔ شرم کوں
نہیں پچھانیا ، منگیا ایک ہور کر جانیا ۔ جاں گیا وہاں کچھ
منگ لیا ، کنے دیا کنے نیں دیا ۔ کاں کا نیم کاں کا ست ، بھی
اپنی وہیچ عادت ۔ اس بات پر یو بات بی آتی ، کہ علت جاتی
ولے عادت نیں جاتی ۔ خوب لوکاں کو خدا ہور خدا کے خلیفہ
کی آس ، عار آتی منگنے دسرداں پاس ۔ دسرداں پاس منگتے جیو در
آتا ۔ ایسے لوکاں نی کس پاس منگیا کیوں جاتا ۔ کسی کا بڑا
پان قبول کرنے کا نیں پات ، ایک بڑا قبول کیا تو اس میں ہزار
خجاب ۔ خدا نا کرے جو مردار حلال ہونے کا وقت آئے کبیں ،
تو بی دیکھنا کہ کس پاس منگنا جاتا ہے کہ نہیں ۔ خدا کا خلیفہ
قسمت کرنہار ہے ، اگر یاں منگے تو بارے منگنے کی ٹھار ہے ۔
عیب نہیں ہے منگنا اس ٹھار ، بادشاہ کوں اپنا خلیفہ کیا ہے پروردگار ۔
بادشاہاں پاس حق ہے سب کا منگیا جاتا ہے ، خدا دلاتا ہے تو
یاں تی کچھ آتا ہے ۔ نہ کہ جیسے دیکھے دنیادار ، منگنے کھڑے
رہے ہاتھ پسار ۔ صاحب صاحب کہتے پھرتے آس پاس ، جانو
یوجہ صاحب اسیچ کیے جا کر اسیچ کی آس ۔ جکوئی یوں کسی کے
دنبال لگ لگ پیٹ بھرے ، بے حیائی پر دل دھرے ، پیچھیں
ہمت کا آدمی لاعلاج ہو کر کچھ بی دیتا ہے بچارا کیا کرے ۔

ایک بار دو بار تین بار مبالغہ چار بار دبا جائے گا ، پانچویں بار اسیے آدمی تی آدمی بیزار ہوئے گا تنگ آئے گا ۔ بو اپنی جاگا پر تے نیں ہلتا ، بقول اہل ہند چکنے گھڑے پر پانی ڈھلتا ۔ کوئی بھلا کہو کوئی برا کہو ایسے کوں کس کا کہنا اثر نا ہوے' بو بے حیائی کا شراب پیا ہے مست ہے اسے خبر نا ہوے ۔ دراصل کسی پاس منگتا بھلے آدمی کو معلوم ہے کہ کیا بلا ہے ، دل پر کیا آفت کیا زلزلہ ہے ۔ بلکہ قیامت گزرتا ہے ، بہوت مشقت گزرتا ہے ۔ ماں باپ ہور خدا پاس بی منگتے دل کو ملاحظہ آتا ہے ، بکا یک نیں منگیا جاتا ہے ۔ لاج کے آدمی کوں بہوت آتی لاج ، پچھیں ضرور ہوا تو لا علاج کوں کیا علاج ۔ لوکاں کا یو قام لوکاں کی یو چال اتال ، بچارے بھلے آدمیاں کا کیا حال ۔ لوکاں بھلیاں کوں برے کر جانتے ، بریاں کوں بھلے کر پچھانتے بھلے آدمی کوں جینا بہوت مشکل دل میں کیتا ہمت دھرے ، خدا سب کرنے ولے کسے بھلا آدمی نہ کرے ۔ اپنا ہبڑا آپی کھاتا اپنا لہو آپی پیتا ، تو دنیا میں بھلے آدمی ہوکر جیتا ۔ بے پھسلا جانے دغا دے جانے ، جیوں تیوں کس پاس تے کچھ لے جانے ۔ جاں لگن بھلا آدمی ہے واں لگن خوار ہے ، برے لوکاں کوں سب کس ٹھار ہے ۔ بھلا آدمی کیوں بھاوے ، گاے وصابیج کوں پتیاوے ۔ بو سمجے نیں دراصلا ، دکھن کا ہے یو مثلا ۔ جو کوئی آوارا ، وہ بھائی ہمارا ۔ جکوئی کرے ہٹ ، مار نکالیں نٹ ۔ الٹی جلمی دنیا داری ، بھلے لوکاں کی ہوی خواری ۔ نااہل پاس جو سوال کرنا ہے ، وو جیونا نیں مرنا ہے ۔ بلکہ مرنا بہتر ہے ، اپنے جیو پر قصد کرنا بہتر ہے ۔ شرم کے آدمی کوں شرم کا آدمی اچھے

سو جانے، جس میں شرم نہیں وہ سرم کے آدمی کوں کیا پچھانے ۔ جکوی جانتے ھیں اپنے ایمان سوں رھنے الحیاء تمنع الرزق کے معنے حکوئی جانتے ھیں ، حیا کے لوگ اکثر رزق کے باب تنگی سوں گزرانتے ھیں ۔ دنیا جھوٹیاں کی ھے ، دغابازاں کی ھے ، بے ایماناں کی ھے ۔ یو خوبی جانتے ھیں حق کڑوا ھے یو کڑوا جسے مٹھالیگا وو بڑا ، اس بات میں داؤں پھسلنا ھے ھر کوئی نیں ھوتا کھڑا ۔ اگر کسی سیدی بات سمجھنے کا دایا ھے ' تو حدیث میں الحق مر بھی آیا ھے ۔ اگر تو موں کا ر کھنے منگتا بابی ، تو غم کوں کھا انکھیاں کے انجو پی اے سارے بھلیاں کی زندگانی ۔ اصل بغیر اصالت کوں پاتا ھے ، بھلے آدمی کوں اصالت سمبھالیے ھو در آتا ھے ۔ لاعلاج کو سکال دو کال ھوتا ھے ، تو مردار بھی حلال ھوتا ھے ۔ بھلے آدمیاں نی کس پاس منگنا نہیں جاتا ، انوں پر دو واقعہ فاقہ آتا ۔ بھلے آدمیاں کا منگنا ایک اشارت ھے یا نیں تو ایک بات کرنا ھے ، اپنے میں کام ھوا تو ھوا نہیں تو اس کام تی در گزرنا ھے ۔ تجھیں خدا جلاوے گا تو جیونگے نیں تو مرینگے ، بھلے آدمیاں کا کرنا اتناچہ ھے بہی کیا کریں گے ۔ دنیا دو دیس کی دکھ اچھو یا سکھ جوں سوں یاں وقت گزر جاتا ھے ، واں دیکھیں بریاں کا کیا حال ھے ھور بھلیاں کے ھات میں کیا آتا ھے ۔ خدا بولیا سوسچ ھے ، رسول بولیا سوسچ ھے ۔ وھاں تو بھلے برے کا بوجھ بچار ھوے گا ، برا ھوے گا سوعزت گنواے گا خوار ھوے گا ، شرمسار ھوے گا ۔ خاطر لیا بھلے لوکاں کوں خدا ھور رسول کے باتیج کا تقوا ھے ییں تو دنیا میں جیو بی نیں سکتے ' یہاں خوب سمجھ کر یہاں کی امید چھوڑے ھیں امید وھانچہ کی رکھتے ۔ بھلے لوکاں اسی تے دنیا

چھوڑتے ہیں ، دنیا ہی دن کوں توڑتے ہیں ۔ بھلے آدمی کاشکے دنیا میں نا آتے ، تو برے لوکاں اپنی جفا نا پاتے ۔ برے لوکاں سہر سب کونچے کونجے بھرے ہیں ، برے لوکاں بھلیاں کوں برے کرے ہیں ۔ برے لوکاں بہوت بھلے لوکاں تھوڑے ، بھلے لوکاں سوں بھلا ہو سبو تاری جوڑتے ۔ جتنا جیے بھی آخر مرنا ہے ، اپنے خاطر کیا کرنا ہے ۔ جو دکھنی مثل ہے مرنا مرنا چوکے نا ، ایسا مرنا جو کوئی بھوکے نا ۔ جنوں تحقیق جانے کہ پیدا کرنہارا ایک خدا ہے ، انو کا راہ روش انو کا چلنت جدا ہے ۔ برے لوکاں اگر خدا ہے کر جانتے ، تو بھلے ہو کر اچھنے برائی کوں پچھانتے ۔ کچھ خدا کا ڈر دھرتے برے کاماں ہرگز نہ کرتے ۔ خدا ہے کر جاننا بہوت مشکل ہے ، اس کی وحدانیت کو پچھاننا بہوت مشکل ہے ۔ جس نی برے فعل دور ہوئے اسے جاننا کہ تو خدا کوں ہے کر جانیا ہے ، اپس کے پیدا کرنہارے کوں پچھانیا ہے ۔ دیکھتے کے انگے کچھ کیا جاتا ہے ، دیکھنے کے انگے قدرت کا مال لیا جاتا ہے ۔ جکوئی کہے ہیں کہ خدا سمیع ہے بصیر ہے قادر ہے علیم ہے کر جانتے ہیں تو وو ہوتا نیں وو باتاں ہیں ، جاننے کی نشانی فعل نیک ہے دیگر باقی اپنی خاطر حکایتاں ہیں ۔ بارے ناموس پادشاہ کے حضور نظر راز کا پردہ پھاڑتا اس تازے آب حیات کی بات کاڑتا ناموس بولیا کہ اس تازے آب حیات کا قصہ ایک ناول دھرتا ہے ' اک تمثیل دھرتا ہے ۔ ہر یک کوئی آکر نا سمجھکر اس ٹھار بات کرتا ہے ' عقل کوں بول لگاتا ہے ' فہم پر گھات کرتا ہے ۔ یو بڑا ایک پیکھنا ہے ' یہاں اندیشہ کر دیکھنا ہے ۔ آب حیات کہتے سو وو آب حیات مرد کے موں کا پانی ' جو لگن یو پانی تو لگن مرد

کی زندگانی ۔ اس پانی کی خاطر لوکاں مرتے ' کیا کیا مشقت جو نیں سو کرتے ۔

تو سکندر کو نیں ملیا یک جام
زور ہور زرسوں نیں یو ہوتا کام
جوں حافظ طبیعت کا تتا ، تو کتا
سکندر را نمی بخشند آبے
بزور و زر میسر نیست این کار

یو پانی روشنائی میں ہے ظلمات میں نیں ، یو پانی خدا دیوے کسی کے ہات میں نیں ۔ یو پانی ہوے تو حساب خوب ، یو پانی ہو تو سب بات خوب ۔ یو پانی کے مانے ، پانی رکھیا سو جانے ۔ جیو اس تے دانا بوجہ برائی ہے ، دنیا میں جکچھ ہے سو بوجہ پانی ہے ۔ فرد

دین و دنیا کی خوبی بھی نیم اور دھرم ہے
ایمان کی نشانی سو مرد کوں شرم ہے

کہ کہے ہیں الحیاء من الایمان ، حضرت کا حدیث ہے یو تحقیق جان ۔ اگر اس آب حیات کی کچھ بات ہے ، تو حیا میں آب حیات ہے ۔ یہیں بولیا نشان ، انال تو سمجھ بچھان ۔ کھول کھیا اس بات کے چھپے معنے ، انال اس پانی سوں تجے کچھ کام اچھے کا تو دوں جانے ۔ نظر بولیا کہ اے ناموس بادشاہ ، عالم پناہ ، صاحب سپاہ ، ظل اللہ ، توں مرد ہے ، فرد ہے ، ہمدرد ہے ۔ نیم دھرم تجھ کنے رہنا ہے ، توں جکچھ کنا سو سچ کتا ہے ۔ مجھے تیری بات کری سہ مات ، سونے کے پانی سوں لکھ رکھنا یو تیری بات ۔ فرد :

آدمی نیں وو جس منے کچھ نام و ننگ نیں
آدمی نیں وو جس منے آدمی کے ڈھنگ نیں

ولے مدعا میرا کچھ اور ہے ، میرے مدعے میں ہنوز سر و شور ہے ۔ وو آب حیات جو میں منگتا ہوں اسے کوں پچھانے ، کاں اچھے گا سو خدا جانے ۔ بیت :

چلیا امید کوں امید کون بر لیا وے
وو نا امید ہو آتا امید توں پاوے

نظر ناموس پادشاہ کوں عالم پناہ کو سلام کر ، کچھ کلام کر چلیا ، نشان اس آب حیات کا کہیں نیں پایا کر بہوت تلملیا ، کام ناخبر ہوا ۔ دلگیر ہوا ۔ بھی یاد کر اس دل کی یاری ، خدا سوں لگایا امیدواری ۔ جاتے جاتے تلملاتے تلملاتے ، حیفے کھاتے کھاتے ، باٹ میں دیکھیا ایک ڈونگر عظیم الشان ، دسرا آسمان ہر یک کھورے میں اس کے چاند سورج کا مکان ، ہر یک جھاڑ کی ڈیل اس پر جوں کہکشاں ، خیال کا ہاتھ اس پر نیں انپڑتا ، خیال چڑھ چڑھ گر پڑتا ۔ نظر اس کی بلندی پر نہیں جاتی ، کھوانی بھی پھر پھر آتی ۔ جیو نیں رہیا ، اس ڈونگر کے نزدیک گیا ۔ وہاں کے لوکاں کو پوچھیا کہ اس جاگا کوں کیا کہے ہیں ، یہاں کون رہتے ہیں ۔ بیت

خدا کریم ہی سب کوں مکر میں تی کاڑے
کسی کے مکر کے پھاندے کسی کوں نا باڑے

انو بولے کہ یو ڈونگر ہے زہد و زرق کا آشیانا ، مشکل ہے اس ڈونگر پر بکا یک جانا ۔ ڈونگر پر ایک کہنا بڈھا اچھتا ہے رات دیس ، اس سے پرسن ہوا ہے پر میس ۔ اس کا ناؤں زرق ،

مگر هور اس میں کچھ نہں فرق ۔ نظر کو بہوت تھی طلب کی آس ' باؤ ہوکر ڈونگر پر جڑتا گیا زرق کے پاس ۔ انے کہیا اے پیر سلام ، صاحب تدبیر سلام ' آنے کہیا اے جواں علیک السلام ' علیک السلام ۔ بوے غرض آسے غرض تمام ، خدا کرے تو ہوے وو کام ۔ بیت

دو کاں کا وو کاں کا ہو دونو ہوائی
تماشا عجب ہے نوی آشنائی

زرق کہا کہ یہاں یوں کیوں آیا ، کون تجھے یہاں لیا یا کون تجھے یو باٹ دکھلایا ۔ یہاں کیا ہے تیرا کام ، حیران ہوں میں نہں ہوتا فام ۔ نظر اپنے دل کی گانٹھ کھولیا ' اس نازے آب حیات کا قصا بولیا ۔ زرق کہیا آب حیات کا چشمہ کنے سوں نہ کس باغ میں ہے نہ کسی کشت میں ہے ' وو ایک چشمہ توں کیا سو بہشت میں ہے ۔ توں اس چشمے کوں ڈھونڈتا دنیا میانے ' اس کا نشان کوئی کیا سمجے کیا جانے ۔ فرد :

یو غرضی ہے پوچھے بغیر نہں رہنا
بو کچھ پوجھتا وو اسے کچھ کتا

غرض اگر تجھے ہونا جہ ہے دو پانی ' تو عاشق کے انجھواں میں ہے اس پانی کی نشانی ، عاشق کے انکھی کا پانی کیا ہے عشق کی خوے ، اس پانی تے کیا عجب جو موا سو جیو تا ہوے ۔ مسیحا کا دم اس پانی تی فیض پایا ' مسیحا اس پانی تی موے کوں جلایا ۔ پانی کے ہر قطرے میں لاکھ فیضان ہیں اگر کوئی پچھانے ' یو چہ پانی آب حیات ہے اگر کوئی جانے ' فرد :

جو اپنے رونے تی محظوظ ہیں درد منداں
سو ہنسنے تی نہں پاتے ہیں حظ یو محبوباں

جنداں کس کس لذت بھرے درداں سوں انکھیاں میں تی پڑتا ہے بند ایک ایک ' اگر تو عاشق ہے تو بند بند کا لذت دیکھ۔ اس غم میں کیوں خوشی آئی ' اس کڑوائی میں کون رکھے مٹھائی ۔ کا نٹھاں تی پھول کی باس کون لیا ہے ، آگ میں پانی سے وو پانی کون پیا ہے ۔ وو بھنورا کاں ہے جو بو باس لیوے ، وو پروانہ کاں ہے جو تو پانی پیوے ، ہور اس پانی کی خبر دیوے ۔ یو قطرا بہوت لذت بھریا ، ہر قطرے میں سو سو دریا ۔ مجھے معلوم تھا سو کیا عرض ، اباں توں جانے تیرا فرض ۔ نظر ھنس کر زرق کوں ' حیلے کے برق کوں ' بولیا ہور توں بی کیا ہے سو اس میں ایک مانا ہے ، ولے یو مانا پانا ہے ۔ مکر کسے تھے ولے دہاں کچھ مکر نیں دسیا ، تمام میٹھا بغیر شکر کچھ نیں دسیا ۔ شاباس انجھواں کا عجب بیان کیا ، عاشقاں کا خاطر نشان کیا ۔ عاشقاں کے انکھیاں کے آنسو ایسیچ ہیں ، جوں توں کتا وبسیچ ہیں ۔ جس انکھیاں کو دیدار کی لگی حیرانی ، اس انکھیاں کا کیوں نہ ہووے ایسا پانی ۔ قولہ تعالیٰ ، وقلوب المومنین عرش اللہ تعالیٰ یعنے مسلمانان کا دل خدا کا عرش ہے یو پانی اس عرش میں تی آتا ہے ، عاشق کے انکھیاں کے کنگوریاں پر تی جاتا ہے ۔ نعوذباللہ یو پانی اگر قہر میں آوے ، دریا کوں ڈباوے ۔ نوح کا طوفان' اس پانی کا ایک قطرا کر جان ۔ اس پانی کا بہوت ادب دھرنا ' اس پانی سوں بے ادبی نا کرنا ، اس پانی سوں بہوت ڈرنا ۔ یو پانی اگر مہر کی موج آچاوے ، تل میں عالم کوں گلستاں کر دکھلاوے ۔ پھول کوں پھلواڑی کرے ، باڑ کوں باڑی کرے ، پات کوں جھاڑ کرے ' کنکر کوں پہاڑ کرے ۔ ذرے کوں

آفتاب کرے ، آتش کوں آب کرے ۔ گدا کوں پادشاہ کرے ، ستارے کوں ماہ کرے ۔ تیرا سخن مجھے خوشی دیا ' تیری بات تی میں بہت حظ کیا ۔ عجب فہم دھرتا ہے ' شاباش بہوت سمج سوں بات کرتا ہے ۔ توں کہیا سو بات تی میری بات نہیں ہے ' وو دیس بی اس رات میں ہے ۔ توں جو موتی سٹیا میں جنیا ، توں جو بولیا سو میں سنیا ۔ ولے میرا مدعا کچھ جدا ہے ' کستی کیا ہوے کا اقبال خدا ہے ۔ تو کچھ وہاں تی اٹھیا ' آس کی خدمت کے بند میں تی چھٹیا ۔ اس کام پر توں تھی فضا ، جاتا ہوں کر منگیا رضا ۔ اس فکر تی چلیا ' بہوت تلملیا ، بھی اپنے کام کوں پاؤ ہو کر جنگلے جنگل چلیا ۔ اس جنگل میں دیکھتا ہے جو تک یک کوٹ نظر آیا ' آسمان پر دڑیا تھا اس کا سایا ' سات زمین اس کوٹ کے یک طرف کا پایا ۔ ہر یک کنگورا اس کا عرش کا ہمسایا ' ایسا کوٹ دنیا میں آج لگن کوئی پادشاہ نہیں بندھایا جانو اسے کچھ قدرت تی مستعد ہو آیا ۔ فرد :

عجب کوٹ اوٹ ہے کیا بکھانوں
کہ حلقہ ازدہا دارتا ہے جانوں

اس کوٹ کنے آکر ، وہاں کے لوکاں کی روش پاکر پوچھیا کہ اس کوٹ کا ناتوں کیا ہے ' اس کوٹ کے بادشاہ کا ناؤں کیا ہے ۔ اس کوٹ کے پادشاہ کی کیسی ہے عدالت ، وہاں کے لوکاں بولے کہ اس کوٹ کا ناتوں ہدایت ' اور اس کوٹ پادشاہ کا ناتوں ہمت ۔ فرد :

ہدایت لگ تو آیا ہے دیکھیں کیا ہوے ہدایت سوں
نظر نے ٹئی جفا دیکھیا لگیا اب کام ہمت سوں

نظر بولیا کہ شکر الحمد اللہ اتنا دکھہ دیکھے سر دھن ' بارے انڑے ہمت لگن ۔ اتال خدا ہمت دبوے' خدا فرصت دبوے ۔ ہمت تی کچھ ہمت باوں ' مراد اپنی بر لاوں ۔ ہمت ی نسبت ہوتا ہست ' دنیا میں ہمت بڑی بست ۔ عقل ہمت تی بکڑتی بلندی ، ہمت کے سر ہے تمام ارجمندی ۔ ہمت کاڑی کوں ہوے تو پہاڑ کوں زیر کرے ' قطرے کوں ہمت ہوے تو دریا سوں دعوا دھرے ۔ ہمت ی نہنا بڑا ہوتا ' ہمت نی بڑیا سو دھیڑا ہوتا ۔ ماں ہمت باپ ہمت ، سر ہمت مرشد ہمت ۔ جکچھ ہے سو ہمت ہمت ، جس مرد میں کچھ ہمت ہے اس مرد پر رحمت رحمت ہزار رحمت ۔ بیت :

وہی مرد جو ہمیشہ ہمت سوں ہمد ست ہے
ہمت خدا کے خزانے کی خاص کجھ بست ہے

بڑائی مفت نیں آئی ، جتنی ہمت اتنی بڑائی ۔ ہمت جنے گنوایا ، انے دنیا میں کیا پایا ۔ ہمت کی صفت جوں ہے تیوں کوئی کرسی نا ، ہمت کی صفت جتا کہے بھی سر سی نا ۔ مرداں کوں ہمت ' عاشقاں صاحب درداں کوں ہمت ، فرداں کوں ہمت ۔ کیا کام آوے رس نیں سو گانڈا ' جس میں ہمت نیں سو خالی بھانڈا ۔ بیت :

جیکچھہ خوبی ہے سو ہمت کے باب ہے
ہمت ناؤں لنا بھی لئی صواب ہے

ہمت مرداں کا سنگھار ، ہمت صاحب درداں کا ادھار ، ہمت سوں راضی آپی پرور دگار ۔ ہمت تعلیم خانے میں چھٹ ' ہشیار اچہ ہمت نکوسٹ ۔ ہمت مرداں کی سنگھاتی ، ہمت کوں خدا

منگا ، همت خدا کی بھانی ۔ غرض مرد کوں همت مطلوب ہے ، بھوبیجد خوب ہے ۔ القصه جاسوس نظر همت بادشاه ، عالم پناه ، ظل الله ، صاحب سپاه ، سوں جا کر ملیا که خدمت کرے ، عظمت پاوے ، نامرادی جاوے مراد آوے ، محنت کا جھاڑ راحت کے پھل بار لیاوے ۔ بیت :

غرض دھرتا ہے نس تو کیا غرض ہے یاں لگ آنے کوں
حکوئی سیوا کرے کس کی سو کچھہ مقصود پانے کوں

منا ہوا خفا ، کو لگ دو جفا ، خدا جانے کدھاں ہونا نما ۔ نظر کا خاطر وھاں ٹک جمیا ، چند روز همت کی خدمت میں گمیا ۔ گمنے گمنے همت کنے ایکدس اس ناز ےآب حیات کی بات کھیا ، اپنے سب واقعات کھیا ۔ همت سن هنسیا هنسکر بھی رویا ، انجھواں سوں موں دھویا ۔ لھو کو پانی میں گھولیا ، هور بولیا ۔ اس ناز ےآب حیات کی بات کنے ، طاقت نیں مجھه منے ۔ یو آب حیات تو ہے ، بو شہد بو نبات تو ہے ۔ ولے بات لیے اسر جڑیا آدمی بے هوش هو بڑتا ۔ رگے رگ میں لھو کو آتا جوس ، بو عالم سب فراموش ۔ یوبات بهت تند اور تیز خونی ، خوں ریز ۔ اس بات تی پر هیز حذر کر ، اے نظر خوب نظر کر ، اس بات نی در گزر کر ، بلکه دسریاں کو بھی خبر کر بہوب لوکاں اس باٹ میں آکر جیواں گنوائے هیں ، ایمان پر بات لیائے هیں ۔ صنعان نے تین سو ساٹھه مریدان سوں مصحف کو جالیا ، سور چرایا ، شراب پیا ، اپس کوں کفر میں گھالیا ۔ داؤ اس خاطر اپنے جو پرا ٹھے ایکس کوں جیوں مارے ، خدا کو بسارے ۔ ایسا کیے جو آخر پچتا کر کمر بسلا لیے ۔ مجنوں جیو

اٹھیا ، اپنا لہو آپی گھٹیا ، مجنوں کا سینا بھٹیا - اس خاطر زلیخانے کیا کری ، شرم تی اٹھی جبوتی نیں ڈری - طالب تھی بچاری سچی ، کا کاوت میں آکر یوسف پر کیا کیا فتوے رچی - مرد کوں بے ہمتی خوش نیں آتی ، جسے ہمت ہے اسے صاحب ہمت کی صحبت بھاتی - توں بی یو بات سننے کچھہ کا کچھہ ہوے گا ، دیوانہ ہوے گا ھج ہوے گا - بے تاب ہوے گا ، بے آرام ہوے گا چپ عالم میں بدنام ہوے گا - بیت :

شراب پیے تو بھی کوئی نہیں ہوتا ماتا
حسن شراب کہ جس دیکھتے اتر آتا

تجھہ میں نارھسی تیری سد ، پچھیں کاں کی عقل کاں کی بد - نٹے دل کوں جوڑ ، اس بات کا دنبالا چھوڑ - میں کہ ہمت ہوں سو اس ٹھار میرا یو احوال ، ابال دسریاں کی بات کیا کہوں دسریاں کا کیا حال - نظر تو خبر سن بہوت گھابرا ہوا ' چپ چت کا برا ہوا - معاملہ کچھ کا کچھ گھڑیا ، اندیشے میں پڑیا - یو پیرت ہے اسے کوں نہایت کوں انپڑایا ، اس کوں انت نہیں کوں اس کا انت پایا - کہ تو آب حیات کہ اس آب حیات کے خاطر ویسیاں ویسیاں نے بو جفا دیکھے ' کیا نفا دیکھے - تونہ کیے پچتائے آخر بھی پھر اپنی جا گا آئے - کوئی اس باٹ میں جا کر ایس کوں پورا نیں انپڑایا ' جس باٹ گیا تھا اس باٹ کا مقصود نیں پایا - گریا پھریا ' ڈریا نہیں کریا - گرم دل بھی اگر اس آب حیات کی خبر پاوے گا ، تو کیا نہایت کوں انپڑاوے گا - اگر دل کے اودھر دیکھتا ہوں تو دل کے فائدے کیاں بہوت باتاں ھیں ، ادھر جیو کے

رهنے کا کچھ فکر کرتا ہوں تو نئی حکایتاں ہیں' میانے میاد بچارا اڑیا ، بچارے پر مشکل کھڑیا - بیت ،

نفر شہاں کنے کوئی دور اندیش ہوئے تو خوب
کہ زور کدم سہوے کام لیش ہوئے تو خوب

ولے عاشق لوں دل کی بات خاطر میں کاں آتی ، پند کسی کی کاں بھاتی' دوستی جا کر دشمنی بسات -دل میری بات کاں مانے گا' اگر دولوں کا دشمن کر جانے گا - بیت :

جکوئی خوبی دوں دیسے اور کوئی برا مانے
نہ بول بول کہ کیا کام بیٹھے بچھانے

کہیا خوب مت سوں جب دھریا ، اول نیا کریا' کیا سکے کیا ہرے' جیسے خدا ہمت دیوے سو کرے - دل کے دل میں میری ہے آس' میں بھی اتڑیا ہوں ہمت پاس - بارے بار لگ آیا ہوں مقصود کو جگایا ہوں - کام ہویا جو بھلا ، نہ ہمنی کا خطر سویا جو بھلا - دسرداں کا قصہ سناؤں گا' دل دور بی ہمت بر لیاوں گا ، دل ہے آخر تو کام کچھ کرے گا' یانداز مردانہ ہے مردانگی پر دل دھرے گا' ہرگز نہ ڈرے گا - دل تو بی کہوں گا کہ کرتے تو کیا ، ولے ہشیار رے جیا - مرداں میں ٹھاؤں اچھنا ، کچھ ناؤں اچھنا - کہ ارے سن اے دل' کام کب جائے ولے کام نبھانا مشکل - تو بولتا ہوں تیری خاطر میں کچھ اختیار کرتا ہوں ، تجھے اپنے ٹھار ہشیار کرتا ہوں - بیت :

نفر وہیچ کہ صاحب کے کام پر جیو دے
اپس کے کام کوں سٹ دیوے نام پر جیو دے

کہ میں نفر تیرا ، تو صاحب میرا - تیرا نیم دھرم ، میر

شرم ۔ صاحب کی بزرگی نفر کی بڑائی ، جکوئی نفراں خوب ہیں دائم انو کوں اسیچ عمل آئی ، ایسیچ عمل نے انو کوں بڑھائی ۔ ایسا کچہ اندیشہ اندیشکر ، قدم کچھ پیش کر ، ہمت کوں بولیا کہ توں بادشاہ دوں ہمت ، دوں فتح دوں نصرت ، توں صاحب ملک دوں صاحب مملکت ، دوں صاحب دین دوں صاحب دولت ، توں ہمت ' مجھے مرے کام دوں ہمت دے ، ہمت کی کچھ مت دے ۔ ہمت تی ہمت خوب ہے ، ہمت مطلوب ہے ۔ تیرا جیو تس رہیا دوں دو بات البتہ تیرا جیو دیکھنے کہیا ۔ تس تو توں ہمت تجے دو بات کدھر ، تجے اس بات پر کہاں نظر ۔ دوں سعادت مند ، توں ہمت ہمت بلند ۔ جہاں نی ہمت ہاری ، تجھیں وہاں تمام خواری ۔ جو لگ خدا کی خدائی قائم ، تو لگ ہمت قائم ہمت دائم ۔

مجھے کیا ہے دوں تدبیر تو کیا عقل کردا
ہوے سو کام سب تیرے تو کی خلل کردا

خوب خدا خاطر خوں دوں اس آب حیات کی بات توں بول ، اتال دل کوں کھول ۔ جو اس کے اثر تی کیا ہونا ہے گھڑی بھر ایک جاگا دونوں مست ہوکر پڑیں ، ایکس کے ایک گلے لگ لگ ٹک ہنسیں ٹک روئیں ٹک چڑ پھڑیں ۔ یوہی ایک تماشا دیکھیں ، اس معاملے کو بے خطر لیا دیکھیں ۔ یوہی ایک عالم ہے ، آخر خوشیچہ ہے کیا غم ہے ۔ یک ساعت مست اچھیں اپس میں اے ہمدست اچھیں ۔ دونوں ہی مست ، دونوں ہی مے پرست دونوں ہی دانے ، دونوں ہی توانے * ۔ دونوں ہی دانشمند ، ایکس سوں

* (ن) دیوانے —

ایک بچارے ایکس کوں ایک دے پند - آج لگن عاقل تھے ایکدیس دیوانے اچھیں ، یوبی ایک گلریزی ہے دیکھیں اچھیں ، جانے اچھیں - پیرت پتلی کبوں کھڑتی ، ناوں تی مستی کیوں چڑنی - کوئی کتے یو بات خرافات ہے ، ناؤں نے مستی چڑنا بھوت بڑی بات ہے - فرد :

نفا ہے کیا جو چھپارا کھے دل منے دھر کر
جو کام دل منے آوے وو دیکھنا کر کر

نوں ہمت ' نوں صاحب شوکت - بارے ہمنا کچھ فیض انبڑے ، تمری دولت مقصود سنپڑے - دل کوں کھول ، وو آب حیات کاں ہے اس کا نشان بول - کیا تباوے گا ، صبوری کرتے جیو جاوے گا - ہمت نظر کوں بھوت کسیا ، ہیٹ پکڑ بکڑ کر ہنسا - کہا شاباس تجھے اس کام پر بہوت ہم ہے ، توں بھوت ثابت قدم ہے - جس کا نفر ایسا اچھے گا ' اس کا صاحب کیسا اچھے گا - فرد :

نفر جسے کتیر دنیا میں وو نفر کاں ہے
نفر سبہج کہواتے کسے خبر کاں ہے

نفر ایسا اچھنا جو صاحب کا نام کرے ' اپنا کام کرے ، نفر وو جو اپنے کام تی صاحب کا کام اگلا جانے ، نفر وو جو صاحب نہیں کہے لگ صاحب کا خیال پچھانے - نفر کوں بھوت عمل کا سکت اچھنا ، نفر بہوت عالی ہمت اچھنا - جاں ایسا صاحب ایسا نفر ، واں کام فتح و ظفر ، انال کیا ہے ڈر - جکوئی ہے دانا ، جکوئی سمجھنا ہے بات کا مانا - وو نفر کوں دیکھ صاحب کا مقدار جاننا ہے کہ اس نفر کا صاحب اتنیچہ عقل اتنیچہ فام

کا ہے ، اننبچه تدبیر انتجه کام کا ہے ۔ نفر کوں کیں مقصود کوں
بھیجے نو بہوت فکر کرنا ، عاقل لوگاں بہوت تماشے کے ہیں بہوت
ڈرنا ۔ جو کوئی داناایاں دانشمند کہوائے ، باتیچه میں بات
کوں سمجھه جائے ۔ عاقلاں نے عقل سوں ملک گیری کیے
ہیں ، اجالا پاڑے ہیں روشن ضمیری کیے ہیں ۔ جو عقل ھور فکر
پر آئے ہیں ، تھوڑے کوں بہوت کر دکھلائے ہیں ۔ تدبیراں کیے
ہیں ، ملکاں لیے ہیں ۔ اگر عقل کوں ٹک ہمت کی چاشنی
دیا جائے ، تو بی کچھ کام کیا جائے ۔ جتیا عقل جیتا گیان
ہے ، توکل بھی مبانے میان ہے ۔ مرداں کوں ایک عقل ہے کہ اس
کا ناوں دیوانگی مردانگی ، مرداں کوں وو بہوت بہاتی ، وو عقل
آڑے وقت پر کام آتی ۔ یو عقل نیں سب کسے ، مگر خدا دیوے
جسے ۔ بعضے لوگاں ایسے لوگاں کو دیوانے کتے ، انو کیا جانے
کتے ۔ در اصل اپس میں نیں ہے اتنی سمج ، کیا سمجھینگے دانے
دیوانیاں کے رج ۔ انو چپ باتاں کرتے آکر میانے ، آخر بھلے
برے کے یار سو دانے دیوانے ۔ تدبیر رج سوں اچھے تو سواد ہے ، کام
سمج سوں اچھے تو کچھ سواد ہے ۔ جس تدبیر میں رج نیں ، واں
عزت کوں کچھ سج نیں ۔ ایسی تدبیر کا پایا قایم نیں اچھتا ،
دایم رہے گا کر جاننا ولے دایم نیں اچھتا ۔ دشمن کو زیر کرنے
پیش ہونا یازبر ۔ دشمن تل نل کی لیتا ہے خبر ۔ آج کیا کھایا
کیا پیا ، آج کس سوں کیا بات کیا ۔ آج کیا تدبیر کرتا ہے ،
آج کیا قصد دھرنا ہے ۔ آج کس کنے تی کیا لایا ۔ آج کسے کیا
دیا ۔ آج کہاں بیٹھا کہاں سوتا ' آج گھر میں کیا اندیشا ہونا ۔
یوں بی میں پر مثال* لی دیتا(؟) ، نزدیک کے لوکاں کوں باندلیتا ۔ بو

*(ن) مال

غافل بچارا خبر نیں دھریا ، جکچھ اپس کوں بھاوے سو کرتا ۔
ہو تو سب کوں بھلے کر جانیا ، سب کوں مانیا ۔ اس کا تو سب
پر اعتبار ، ولے بعضے نزدیک کے لوکانچ دشمن کے خبردار ۔
نبھیجے دشمن پورے دھسارے ۔ تو انوچہ دشمن کوں خبر انپڑاند
ہارے ۔ دنیا ایسی ہے جو اس دنیا خاطر لوکاں نے ماں باپ کو
مارے ہیں ، سگے بھایاں نے سگے بھایاں سوں عداوت سارے ہیں ۔
دنیا ماں ، دنیا باپ ، دنیا بھائی ، آخر تو دنیا کسی کی ہونیں
آئی ۔ دنیا کے لوکاں بہوت مست بہوت بے خبر ، خدا رسول انو
کوں کدھر ، انو کا ماں باپ انو کا خدا رسول سو زر ۔ رام جو
جان کر راون پر آئے ، گھر کے بھیدی نے لنکا جائے ۔ رام جو
جان کر راون پر آیا ، مایا دے کر بھائی کوں بھائیچہ مارنے
فرمایا ۔ تو دنیا ہے سگے بھائی کوں باں بنایا تا جائے ، نفر جا کر تو
بے گانہ نفر جا کر پر نکانک کوں مارا آئے ۔ دنیا میں ہر ایک کام
کوں وسیلا بہوت ہے ، دنیا دغا باز ہے دنیا میں مکر دور حیلا بہوت
ہے ۔ ایک بادشاہ دوسرے بادشاہ سوں کچھ کام دھرتا ہے ، تو
اس کے نزدیک کے لوکاں کوں بی کچھ دیکر اپنے جا کر کرتا ہے اس
کے بدلے جو اپنے ہوے جا کر ، تو کام دنیا کا بند بیٹھا ہے آ کر ۔
جو اس کے ارکان دولت اس سوں کئے قول و قرار ، پچھیں انو
کے بادشاہ کے دل کوں پھرانے کتی بار ۔ اول کے دانا لوگ بھی
یونچہ فکراں ڈھونڈ تے تھے اپس میں اپے بچار ، بہوت کاماں
ایسے تدبیراں سوں کیے جاں انو کوں کچھ مشکل پڑیا اس ٹھار ۔
دنیا تماسے کی ٹھار ہے ، ولے جکوئی غافل ہے وو اپنی جاگا بہوت
ہشیار ہے ۔ درو دیوار تی بچکنے کی جاگا ہے ، اپنے جیو کے
بار تی بچکنے کی جاگا ہے ۔ فرد :

بشمع خانه هم اسرار خوانی پاره کم کن
زنامحرم چه غم داری حذر از یار محرم کن

جوں دوں ایکس کوں اپنے جیو کی بات پیا کر کیا که دو میرے جیو کا یار ہے ، یوں اس یار کوں بی ایک جیو کا یار ہے ، اس کا بی اس بار پر اعتبار ہے ، تو رازکسے نابول سی اگر خاطر قرار ہے ۔ اس بھروسے پر جو نری راز کی بات جاکر اس اپنے جیو کے یار کنے کنا ، آسے بار کر پیایا ہے جیو نیں رہیا ۔ جاں جیو بتیایا ، واں ہر یک بات کنے کوں دل میں کچھ ملاحظه نہیں آیا ۔ دوجھه یار کوں یار بار کوں یار کنے کسے بھیتر کی جھپی بات بھار جانی ، ندہر کا بند ٹوٹیا یک آدھے وقت نیں سو کنکی بلا آئی ۔ یار دوں یار کنے نفر سنیا جاکر سنیا ' ایک بات بر چیار یاراں زیادست میا ۔ اسماں یاراں سمیے ، بھلے آدمیاں کے نقشاں جنتے ۔ ھجوم ملیا جونڈ ہرتی ، ہجھیں و و خلوت میں کی محفی بات کونچے کونچے بازاریں بازار بھرتی ۔ اس بات کا بوجھے جڑ ، اس جڑ کا اسے نیں خبر ۔ دو حیراں ہونا ، پریشان ہونا ۔ کنا واے یو بات تو میں خلوت میں فلانے سوں کہیا تھا ، و و بی ایک بھایے سوں کہیا تھا ، یو بات بھار کیوں پڑی ، دو بات غیر ٹھار کیوں پڑی ۔ توں اپنی بات کوں اپے نیں چھپا سکیا جب تو دسرا نری بات نا چھپا کر کسے بولے تو کیا عجب ۔ ایکس کا مایا لینا ، ولے اپنا مایا کسے نا دینا ۔ جتیا سکنا ، اتنا اپنا مقصود اپنے دل میں رکھنا ۔ دل کا یار ، سو پاکے پروردگار ۔ جنے ہر کسے پتیایا ، اونے دغا کھایا ۔ اگر کوئی کسے بتیا کر اپنے راز کی بات بولے تو آسے یوں چھپانا جوں اپنی

شرم ، تو اسے کتے ہیں نم اسے کتے ہیں دھرم ۔ ہزار جیو کا یار اچھے تو بی کوئی اپنی شرم دیکھلاتا ہے ، اپنا شرم دکھلانا کسے خوش آنا ہے ۔ ایسا کام ہرگز کسے بھانا ہے ۔ امانت میں خیانت کرنا بھلے آدمی کا کام نیں ، تو کام داناں کا ہے نادان کوں فام نہیں ۔ جکوئی دنیادار ہیں سو دنیا کا کام خوب فام کرے ہیں ، کہ دنیا میں دوست تھوڑے دشمن بھرے ہیں ۔ دشمن اگر چھٹی ہے تو بھی عدوات سر چڑے گی ، غفلت میں ایک آدھے وقت دغا دیکر لڑے گی ۔ جوں فارسی میں کتا ہے ، فرد :

دانی کہ چہ گفت زال با رستم گرد
دشمن نتواں حقیر و بے چارہ شمرد

مارے کہانی کہی ساری رات ، آخر و ہیچ بات ۔ کہ دشمن گزرنا ہے سو ضرور کوں گزرتا ہے ، اپس کے بل میں سنبڑنا تو کچھ کرنا ہے ۔ مرد یوں رہنا کہ دشمن اس کے رہنے کی وزاچھ* کوں دیکھ ڈرے ، اپنے حد سوں اچھے زیاستی فکر نا کرے ۔ مرد یوں رہنا جو خدا بھی شاباش شاباش کہنا ۔ دانے ، جو رکھتے دانے دیوانے ، وو ایک ضرور کے وقت کام آنے ۔ وقت جیسے کنے وو ضرور کا ہے ، یو اندیشہ بہوت دور کا ہے ۔ سب باتوں کا یوچھ مانا ، کہ دانے دیوانے لوگ ملانا ۔ بہوتاں کوں تھوڑے مارے سو دانے دیوانے ، خداچہ کوں بڑا جانے سو دانے دیوانے ۔ دانے دیوانے لوگ ملا ، آپی بی بزرگی سوں جی دسرياں کوں بی بزرگی سوں جلا ۔ یو مکری دغا بازاں کام کیا آتے ، ہے لگن کھانے نیں تو نکل جاتے ۔ اپنی عزت کی نیر شرم، سو دسریاں کا کیا رکھیں گے نیم دھرم ۔ دانے دیوانے چھوڑ جائے

---

*(ن) وضا

نہر جانتے ، بھی کچھ حملا مگر میانے نیں جانتے ۔ انو کا دل بھوت کڑوا ، لینے دینے کی بی کچھ نس پروا ۔ بعضے لوکاں مزوری کرتے ، صاحب کے کام پر نظر نس ھر کسی کی سرم حضوری کرتے ۔ مزور کی ٹکڑے روٹی پر نظر ، بعضے کا ماں کے اُسے کیا خبر ۔ مزوراں میں کاں ہے بڑا فام ، ایسے مزوراں تی کیا ہوے کا کام ۔ جکوئی آ در دوات در کھڑے ، دانے دبوانے ملے نو ہوے بڑے ۔ خدا جانے کس کے سر ہو انر جڑدا ہے ، بڑے ہونا کیا بات ہیں بڑیا ہے ۔ آدمی جاگتا ہیں سودا ہے ، آدمی جس پے میں پڑدا سو ہوتا ہے ۔ ہمت ڈالی نہیں جاتی ، ہمت خالی نیں جاتی ۔ ولے شرط ہے جوں ہمت اچھنا ، سکت کا گت اچھنا ، عاشق ناؤں کے ہو کر خدا پاس ٹھاؤں منگنا ، مگیے تو ناؤں منگنا ۔ مرد وہی جو ایس کوں بوجھا نیا ، جنے اپنے ناؤں کی لذت جانیا ۔ القصہ ہمت نے نظر کوں ، اس خوشی خبر کوں ، خلوت میں لے جا کر اپنے نزدیک بسلا کر ، سمجھایا مقصود اس کا پایا ۔

بیت : جنے بقین سوں جیو اپنے دار سوں لایا
جکوئی ثابت ہو آیا مراد آنے پایا

کہا خوب توں مرد سد ہے ، ہور اس کام پر بھوتیچ بجد ہے ۔ تو قصا کتا ہوں سن ، کہ انپڑے اس آب حیات کے چشمے لگن ۔ کہ مشرق ولایت میں ، بے نہایت میں ، ایک بادشاہ ہے ، ظل اللہ ہے ، عالم پناہ ہے ، صاحب سپاہ ہے ، حقیقت آگاہ ہے ۔ عشق اس کا ناؤں ، ہر دل میں اس کا ٹھاؤں ۔ سب سوں جوڑیا کسی سوں نہیں توڑیا ۔ کیتا کریں گے بیان ، اگر ملیں گے ہر دو جہان ۔ عشق آپ بھاوتا ، عشق مد ماتا ۔ عشق خدا کوں انپڑاتا ، عشق

خدا کھوایا ۔ عشق کوں نہ بچھس کی فکر نہ انگے کا اندیشا ، عشق سر مست ہے پروا اس کا ریشا ریسا ۔ عشق کس ہی نہ ڈرے ، عشق خوسی بھاوے سو کرے ۔ بیت

وو شاہ عشق ہے جو سب جہان اس کا ہے
ستارے چاند سورج آسمان اس کا ہے

عشق اگ ہے جاں جائے واں جالے ، عشق کی آگ کوں کوں سنبھالے ۔ عشق کا جیو حسن ، اس جیو میں لا نہ لا کہ کس ۔ عشق جھاڑ ہے حسن دانی ، حسن ہی قائم عشق کی زندگانی ۔ عشق حسن پر والہ وسیدا ، عشق حسن خاطر ہوا پیدا ۔

عجب شراب اہے حسن جس میں سب ہستی
کہ اس شراب سوں جڑتی ہے عشق کوں مستی

اس کا کام ناز ، اس کا کام نیاز ۔ دو مستغنی وو محتاج ، دو سب سوخی وو سب لاج ۔ عشق ہور حسن دونو جوڑا ، کوی بھوت سمجیا کوئی تھوڑا ۔ عشق حسن خاطر حسن عشق کی خاطر ہوا آسکار ، اس دونوچہ کا ہے سور کھردس گھر ٹھار ٹھار ۔ عشق عاشق معشوق حسن ناری ، عشق کی معشوق دائم سنواری سنگاری ۔ القصہ اس عشق بادشاہ کوں ، عالم پناہ کوں ظل اللہ کوں ، ایک بیٹی ہے بھوت مقبول ، بھوت خوس اصول ، بھوت معقول بھوت خوش رنگ ، بھوت خوس ڈھنگ ، نور میں سور نس اس کے سم ، نازک نرم جوں پھول جوں ابریشم ۔ بالاں کرناں دیکھنے انکھیاں کو گھیرے آدر کرناں ، سدہ چھوڑ دیوانے ہوکر پھرناں ۔ بیت :

گھر میں تی ھنستے نکلے انگن منے پھولاں جھڑس
عاشق ھوکر چاند اور سورج دروازے پر آکر پڑس

یو نوا نور نوا آفتاب ، اسے دیکھنے کا کسے تاب ، عالم عالم اس کی خاطر خراب ، ہر دل میں اس کا اضطراب ۔ ہر طرف عاشق ہزار مجنوں ہزار فرہاد ، سرمست دلربا بے پروا بے داد ۔

بیت :
گل کے رنگ کیاں چمن میں شاباں ھیں
لالے نیں جانو آفتاباں ھیں

ناؤں اُس کا حسن ، کتے بولوں اُس کے گن ۔ القصہ کوہ قاف کے اُدھر ایک شہر ھے اس شہر میں ایک باغ ھے ، کہ بہشت اس باغ کے رشک تے داغ ھے ۔ جس کے پھول دیکھتے جیو آوے ، اس باغ کوں بہشت سوں کیوں تشبیہ دیا جاوے ۔ صحن اس کا دونیاں سوں بھریا جوں تارباں سوں گگن ، بہشت اُس کے ایک باغ کے کونے کا چمن ۔ ملائک آرزو دھرتے ھیں اس باغ میں آنے ، حوراں نرستیاں ھیں اس باغ کے پھول کا طرہ لانے ۔ بیت :

بلبل ھوکر نالے بھرے جمنے چمن سیراب ھو
پھولاں کے خاطر جا پڑے کانٹیاں اُپر بے تاب ھو

مجنوں لیلی نالیا ، اپس کوں بھوت سنبھالیا ۔ آخر دیوانہ ھوا اس باغ کے پھولاں باس نی ، فرہاد کوہ میں آہ بھرتا ھے اجنوں اس باغ کے شیریں پھلاں کے آس تی ۔ زلیخا جو پھرتی تھی یوسف کے آس باس ، سو اس باغ کے پھول کی بائی تھی باس ۔ بیت :

جدھر تدھر بھی حسن ھے جو دل بھلاتا ھے
کدھر کدھر کی بلا عاشقاں پہ لیاتا ھے

جس دل ربا شہر میں یو دلارام باغ ہے ، اس دل ربا شہر کا ناؤں دیدار ، اس دلارام باغ کا لقب رخسار ۔ اس باغ میں ایک چشما ہے اس چشمے کا ناؤں دھن ، مس موھن جگ جیون ۔ بھونبج مٹھا جوں نبات ، اس چشمے میں ہے نوں منگتا سوں آب حیات ۔ اس چشمے پر جاوے گا ، دو وو آب حیات پاوے گا ۔ ھور وو حسن نار ' دل کا سنگھار ، جس پر بھولیا سب سنسار ۔ فرد :

لالے دیے سینے ہوگل ڈھل ڈھل کے تیرے گال پر
دریا میں تی ھنس آنگا عاشق ھو تیری چال پر

عشق کی بیٹی لطافت کی بی بی ، بھوت نازسوں ، بھوت ساز سوں ۔ لٹکتی ، ٹھمکتی ' جھلکتی ' رخسارے کے پھل باڑی میں ، اس پھولے پھل واڑی میں ناز غمزہ ، عشوہ ادا ، حرکت دلربائی خوش نمائی ، لطافت ابسیاں ، چاند جیسیاں ' سگھڑ سہیلیاں سوں مل مل ، اسیاں رنگیلیاں جھبیلیاں سوں مل مل ' دایم تماشے دیکھتی پھرتی تھی ، جا بجا دیکھتی پھرتی تھی ۔ بیت :

آئی ہے دھن چمن کے انگن میں پھول پھرنا ہے پھول کے بن میں

ایسا خیال کرتی ہے ، وو آکر اس چشمے میں تی ہمیشہ آب حیات پتی ہے ۔ ہمت سو بات کہیا ، گم ھو رھا نظر سنیا ، بے سد ھوا ' سر دھنیا ۔ دونو ھوے بے ھوش دونوں کیے اپسکوں فراموش ۔ نہ یو دیکھتا آس کے ادھر ' نہ آس کی آس کوں خبر ' دونو مست دونو بے سد ھو پڑے ، بارے کتے وقت کوں دونو ھشیار ھوے دونو آٹھہ کھڑے ۔ دونو حیران ، دونو پریشان ۔ ایکس کا ایک دیکھے موں ، کہے عجب تھا یو جنوں ۔ نظر دل پر فکر کی کسوت بنیا ، ایسا تماشہ نہ کوئی دیکھیا نہ کوئی سنیا ۔ یو

قدرت کا کام ، یو حیران ہونے کا مقام ۔ ہمت کہا میں کہا سو آنگے آیا ، بارے الحمد للہ جوں نوں توں اپنے مقصود پایا ۔ بیت :

سب کسی کوں خدا مراد دیوے
اس کے محنت کی اس کوں داد دیوے

اتال تجھے میں کیا کہوں ، نکہوں تو چپ بی کیوں رہوں ۔ توں تو بہوت دانا بہوت عاقل ہے ، ولے ہشیار دل ربا شہر دیدار کوں انپڑنا بہوت مشکل ہے ۔ باٹ میں جنس جنس کی محنت، حائل ہے ، اس دریا میں کہیں غرقاب نہیں ساحل ہے ۔ کیا واسطہ انگے ایک شہر ہے اس شہر کے ناؤں سکسار ، توبہ استغفار ۔ دل کوں واں بہوت اکراہ ، لاحول ولا قوت الا باللہ ۔ ایک دو ہے بادشاہ روسیاہ گمراہ بدکار ، اس کا ناؤں رقیب نا برخوردار دل آزار ، پلشٹ مردار ، ہیچ کارا ، بے بہرا ۔ فرد :

عشق کے دروازے پر سب کس کوں سر دھر نانچہ ہے
جو عشق فرمائے اے اختیار ہوکر نانچہ ہے

ولے عشق بادشاہ ، عالم پناہ ، ظل اللہ ، صاحب سپاہ کے ہات میں ہے اس کا اختیار ، عشق بادشاہ کوں اس جنس کا آدمی بی ہے درکار ۔ بادشا ہاں نیں اچھتے پر کم ، پادشا ہاں کنے جنس جنس کا اچھا آدم ۔ عشق بادشاہ کے فرمان تلے رقیب سر دھرے ، جکچھ عشق بادشاہ فرمائے سو رقیب کرے ۔ دلربا شہر دیدار کا نگہبان ، اغیار کوں واں نہیں دیتا آن ۔ ہرگز کس تی نیں ڈرنا ، جکوئی آتا آسے منع کرنا ۔ اس کے ڈرتی نظر بھڑ کنے نا پاوے ، انداز کس کا جو کوئی واں آوے ۔ جکوئی آتا اس سوں جھگڑنا ، کتا ہوکر لڑ لڑ پڑتا ۔ جاں ایسا آدمی اچھے نت ، کتا رکھنے کی

وہاں کیا حاجت ۔ نہ بھلے تی ڈرے گا نہ برے تی ڈرے گا ، ایک رقیب ہزار کتیے کا کام کرے گا ۔ بیت :

باغ میں مالی کیوں کسے چھوڑے
بن رضا آئے تو کمر توڑے

توں اگر اس شہر سگسار تی ، اس بے اعتبار ٹھارتی ، خلاصی پاوے گا ، ہور خدا لے جاوے گا ' تو دلربا شہر دیدار میں جاوے گا ۔ یاد اچھو وہاں میرا ایک بھائی ہے ، ایک مائی جائی ہے ۔ قامت اس کا نام ، استقامت اس کا کام ، دلربا شہر دیدار میں اس کا مقام ۔ قبول صورت ، مدن مورت ۔ بلند بالا ، بھونبیج آلا ۔ دل کوں لگے ، جیو کوں ٹھگے ۔ سد چھبنے ، بد چھبنے فراق کوں سلگاوے ، اشتیاق کوں آنگے لاوے ۔ بے تابی کوں بالے ' آرام کوں جالے ، قرار کوں بے قرار کرے ، انتظار کوں بیمار کرے ۔ صبوری کوں لوٹ لیوے ' اضطراب کوں قوت دیوے ۔ بیت :

یو دنیا میں حسن نہیں ایک بلا ہے
کہ عالم اس بلا در مبتلا ہے

قامت نہیں وہ ایک آفت ہے ، عاشقاں کے دلاں کا ضیافت ہے ۔ اس قامت کوں اس قیامت کوں تیری سفارش خاطر ایک کتابت لکھہ دیتا ہوں ، تیرے قصے کی حکایت لکھہ دیتا ہوں ۔ میرا ناؤں لے ، یو کتابت اس کے ہاتھہ دے ۔ البتہ تجھہ سوں کچھ محبت دھرے گا ، مروت کرے گا ، تجے کام آے گا ، وہاں کے روش سمجائے گا ۔ فرد :

ایکس پر مہر دھرنا خوب ہے کچھ
مروت کس سوں کرنا خوب ہے کچھ

جس وقت توں وہاں تی بھی قدم اگے رکھے گا اے یار،
جھہ پر لئی لئی وصے گھیڑیں گے اس ٹھار ۔ فرد :

نفا ہے تیو نچہ جفا بھی اسے سفر مبانے
خدا کسے نہ لے جاوے برے شہر سانے

القصہ جوں ہمت نے نظر کوں اس پُر ہنر توں، اس جہل نظر کوں، اس آب حیات کا نشان دیا، خاطر نشان کیا ۔ نظر ہمت کنے رضا منگ کر، امنگ کر بھوت محبت سوں، بہوت سروت سوں، چکور ھو کر، سرم حضور ھو کر، بھی مشرق کے ملک کے آدھر رخ کیا، توکل کے ہات میں ہات دیا ۔ نظر کوں پکڑیا اچاٹ، بھی اپے اور اپنی باٹ ۔ کیک دیس چلتے چلتے، تلملتے تلملتے اپنے دل کوں تفوا دیا، سمجھا دیا ۔ ایک دیس اس بیت المال اس شہر سگ سار میں، اس پلشٹ ٹھار میں، باٹ وہیچ بھی لا علاج ھو آیا رقیب پادشاہ کے لوکاں، اس رو سیاہ کے لوکاں دیکھے کہ یو آدمی اس شہر میں نوا آیا ہے، یا کی ہے جاسوس ہے، بھیدی ہے چور ہے آیا اس شہر کا کیا مایا ہے بیت :

برائے شہر میں ہرگز خدا کسے نہ لے جاے
اگر ہزار بھلا ہے بی اس کوں کون پنیاے

دل میں سب یوں جانے، اس کا مایا پانے ۔ پکڑ کر، جکڑ کر، رقیب بادشاہ رو سیاہ بد کردار کنے کتے جنے مل کر لیاے، احوال اس کا سب سمجھاے ۔ رقیب نے رو سیاہ نے بے نصیب نے بولیا توں کہاں کا ہے اس جا گا تو کیوں آیا، اس شہر کی باٹ تو کیوں پایا، تجھے کون دکھلایا ۔ نظر عاقل تھا سمجیا کہ یو طرفہ وقت ہے، کام بھوت سخت ہے ۔ یہاں عقل نا بسرنا،

اندیشکر کچھ کام کرنا ۔بیت :۔

عقل اچھنا وے اوپر خدا کا کچھ کرم ہونا
اگر فولاد ہے تو بی ضرورت کوں نرم ہونا

رقیب رو سیاہ کوں ، اس گمراہ کوں ، خواہی نخواہی ، وقت میں قصور تھا ۔ سلام کر کچھ کلام کر جب نہیں رہیا ، کیا کہ میں حکیم ہوں بہوت معتبر ہوں ' سب حکمت تی با خبر ہوں ، سر تی پاؤں لگ علم ہوں ہنر ہوں ، بے جان کوں دیوں گا جان ، شاگرد ہے میرا افلاطون ارسطو ، بوعلی ، ہور لقمان ۔ دنیا میں عقل کچھ بی جو دھرنا سو وو جہ خوب ، مجلس میں سمجھ کر بات کرنا سو وو جہ خوب ۔ نس جانتا ہوں کیا تھا خدا کا بھایا ، جو مجھے اس ملک میں لایا ۔ اگر حکمت پر میں دھیان دھروں گا ، تو مانی کوں سُنا کروں گا ۔ گر کسی کوں سما بھایا ہے ، تو مجھے راس کرنے آتا ہے ۔ بغیر بُٹ بغیر آس ، پسل کوں کر دکھلاؤں گا سنے تی خاص ۔ رقیب بے نصیب ، بے روش بے ترتیب ، سُنے کا طالب تھا ۔ اشتیاق بہوت غالب تھا ۔ بولیا کہ الحمد للہ یو نوت ہیں آیا ہے ' الحق کہ یہاں تجے خدا لیا یا ہے ۔ حکمت کے علم میں نادر اسیا ، بہوت دستاں بجھیں مجھے ملیا نہ کچھ جیسا ۔ بیت :۔

خدا سنبھالے بری ہے طمع کی دشواری
جہاں بہوت طمع بہوت ہے وہاں خواری

بہوت طمع تی بہوت ہے زیاں ، بہوت طمع تی عزت کوں نقصان ، بہوت طمع تی رہتا نیں مان ۔ بہوت طمع تی آدمی دین گنواتا ، بہوت طمع تی آدمی کا ایمان جاتا ۔ طمع تی آدم کوں بہشت میں تی کاڑے ' طمع تی آدم پر یو بلا پاڑے ۔ جس کے پڑیاں

ہر طمع نے یوں لیاہے خواری ، انو کے فرزنداں سوں کیا کرے گی وفاداری ۔ طمع کا آدمی سر نہں آچاتا ، جاں جانا وہاں سر نوانا ۔ جس کے سر پر طمع کا بہار، اس کا سر دائم تلار ۔ بے مغز خالی سر ، بھوئینجہ پر پڑنا پھرنا پھر پھر ۔ طمع تی بڑائی جاتی ، طمع دار کوں بڑی بات کاں آتی ۔ نہنا کام کیا قبول ، بڑائی کہاں تی آے گی دھول ۔ بے طمعی تی خدا کا وصال ' بے طمعی تی ہونا صاحب حال ۔ سواد نہں رہنا جاں طمع آتی ، بے طمعی سب کسے بھاتی ۔ جاں طمع آئی واں خدا سوں بی کچھ سواد نہں اچھنا ، طمع تی دائم پریشاں کدھیں دل شاد نہں اچھتا ۔ زیاستی طمع نہ خلق کوں بھاتی نہ خدا کوں بھاوے خدا پاس بی ایسا نا منگنا جو خدا بی واز آوے ۔ بیت

طمع داری بری ہے اے عزیزاں
نہیں کچھ خوب اے صاحب تمیزاں

**

طمع داری سے آتی یار خواری
طمع داری میں نیں ہے دستکاری
طمع داری کے سر تی جو اٹھے ہیں،
وہی ایسے بلایاں سوں چھٹے ہیں ۔

یوں لیے تو لینہارے کا دل شاد کیا اچھے گا ، واز ہو کر دیے تو اس دینے میں سواد کیا اچھے گا ۔ بغیر منگے وو دین ہارا ہے ، نیں دیا بی کس کوں کیا چارا ہے ۔ اس کی لوڑ لوڑنا ، اپنی خوشی اس کی خوشی پر چھوڑنا ۔ کسی پاس تے زور سوں کوئی لینا ہے ، دین ہارا ہے سو آپیچ دیتا ہے ۔ اگر زوراں سوں کچھ لیا جاتا ، تو

کام اس حفا بن نا آتا ۔ جکوئی کھوادا بندا ، آنے خداح پر
جھوڑنا دھندا ۔ حکچھ دیا آنے اس پر شکر کرنا ، غرض خواری
سوں پیٹ نا بھرنا ۔ بڑائی ھون دتی طمع کی خواری ، طمع تی
بو نھنا ھوا نہں تو آسے کیا دھاڑ ماری ۔ جکوئی مرد ھے بے طمع
وو بڑا ھے سدا اس کا خاطر جمع ۔ دنیا دو دس کی ھے تھوڑے پر
بی گزرتا ھے ، بھوت پر بی گزرتا ھے ، ولے جکوئی مرد ھے وو عزت
پر نظر کرتا ھے ۔ جمو ھے لگیج اڑ کے کسے ایک کسے چار ، آجر وقت
کوں برابر ھیں مسکین ھور دنیا دار ۔ اگر کوئی حق دوست مومن
راست اچھے گا ، اس وقت ملک دنیادار تی مسکین کا مراتب
زیاست اچھے گا ۔ مرد کی نظر ھمت پر ھے ، مرد کی نظر عزت پر
ھے ۔ مرد کوں مرد جانے، مرد کوں مرد پچھانے ۔ بھوت کا نا کرنا
ھوس ، عزت سوں جتنا ملنا اتناچ بس ۔ بے عزتی پر آئے تو ائی ملنا
ائی ملایا جاتا ، ولے مردان کے انگے وو مردار ھے مردار کوں کون
.... ۔ ھر ایکس پاس کوں منگ لیتا ، منگنیچہ پر آئے تو ھر
کوئی دیتا ۔ دینا تو خدا کا دینا یا خدا کے خلیفہ کا دینا ، باقی
کیا بچارے ناداں پاس کیا لینا ۔ آنو بی ھزار مشقت سوں ملائے
کر آس ، بو داس تلیں کے برداس ۔ بو باندی ملیں کی باندی ،
کیا ھوا جو اڑ کے ملا لے باندی ۔ اگر کوئی بھوکے اچھے یا ننگر ،
حیف نہں حکوئی اپنے جیسے پاس منگے ۔ مردار بی بڑی جاگا تی
کچھ لے سکتے ھیں ، مردار بی کسے کچھ دے سکتے ھیں ۔
عزت خدا کوں آیا ، عزت رسول کوں آیا ، عزت مسلماناں کا
مایا ، جنے عزت کوں سمجیا آنے خدا کوں پایا ۔ اس معنی پر
دو آیت آئی ھے مصحف میں جدھاں تی اپجیا ھے دین ، کہ وللہ العزۃ

لرسوله وللمومنین ـ جکوئی هر ایک پاس تی کچھ منگ لیے ، هر ایک جاگا سر نوائے نهنے تھے سو اس پر بڑے هوئے' انال اسے بڑائی کاں تی آئی ـ ایک سرابنیاں کا بھار ، کس کس کا وجارے گا آپکار ـ یک صاحب چھوڑ اننے صاحب کیا ، وہی صاحب اس کا جنے اوسے کچھ دیا ـ ایسے کوں دھیان کہاں ایک صاحب پر ، یو بچاس صاحب کا ایک نفر ـ ایسے کوں ایسے باناں کا کچھ عار نیں ، ایسے کا ایک جاگا پر ایمان قرار نیں ـ ماٹی میں جاؤ ننگ نام ، ایسے آدمی کو مکاں سوں غرض پکاں سوں کام ـ عزت حرمت کی کیا هوس ، پکے هات میں آئے تو بس ـ کوئی برا کو یا بھلا ، ملین موندی کیے هور لکھند * کلا ـ دل قرار رکھیه عاجز نکو هونٹ ، اگر ماتی لیے کا تو بی بڑی ڈھیگ پر هات سٹے ـ خدا گھٹ کیا هے کاتے کون اٹھنا ، جبو گیا تو بی همت نه سٹنا ـ مردان جبو کے طمع لی بی چھوٹے میں ، سرگا بی مارے اٹھے هیں ـ اپنے نیم تی نا جانا ، مرے بی هات هلانا ـ بڑا هوا بڑے کام پر اختیار اچھ ، دنیا یکدم کا جمونا ، بے خبر نکو هو هشیار اچھ ـ جس وضا سوں یاں لینا هے ، اس وضا سوں واں خدا کوں جواب دینا هے ـ یہاں نری همت کا تو اصول ، وهاں بجھے خدا کموں کرنا قبول ـ بہانچہ کا کام نیں کرسکیا فام ' وهاں بی تو اچھوں لئی هے کام ـ یاں کی آرزو بر انیا مشکل ، وهاں بی لئی لئی جاگا ترسے گا دل ـ برا هے عورت هور سہنے کا درد ، جکوئی یاں اپس کوں سنبھالیا سو بڑا مرد ـ عورت کی بات عشق هے پیغمبراں پر گزریا هے بہر حال ' پرانا مال توکیا اچھے گا که کوئی اس پر کرے گا خیال ـ داڑی موچھیاں آیاں تو کیا مرد هوے ، چار

* اکھنڈ

عور ناں بھاباں تو کیا مرد ہوے ۔ ایسے مرد عورتاں سے نبتر راسک راس ' ایسے مرد پیکے کے پچاس ۔ خبردار کہواتے اور بے خبر ہیچ ، صورت آدمی کی اور سیرت کچھ کا کچ ۔ یہاں گیان کوں بہوت بڑا جنجال ہے ، آدمی ہوکر آدمی کوں سمجھنا تمام اشکال ہے ۔ بارے رقیب بے نصیب کا طمع تی سینا گیا تھا جکلایا ' نظر کے حضور سوں مہں تی یوں نکلیا ۔ کہ تیرے باناں سن میں رہا ہوں آس کر ، اتال جوں توں کہا تبوں سنا راس کر ۔ بیت

سنکا چٹ برا ہے آدمی کوں
کہ غم کرتا اہے سب بے غمی کوں

نظر جواب دیا کہ اس سنے کی ترکیب کوں کچھ کچھ داروان کا موپ درکار ہے ' معدن اس داروان کا دلربا شہر دیدار ہے ' ہور گلشن رخسار ہے ۔ رقیب بد بخت بے نصیب بولیا اگر سنا راس کرنا میسر ہے ، تحقیق اکسیر ہے تو بہتر ہے ۔ دلربا شہر دیدار ہور گلشن رخسار بھی نزدیک بلکہ نزدیک تر ہے ، خدا قادر ہے جو کچھ تو منگیا سو سب حاضر ہے ۔ ہمیں تمیں ملکر جائیں' جو کچھ مستیدی ہونا شہر دیدار تی لیائیں ۔ آنے بی کہا خوب ، انے بی کہا خوب ، انے بی کہا بہوت خوب ، مطلب پر آیا مطلوب ۔ بیت : —

زباں یک تھی دونو کا دل جدا تھا
سمجتا حال ان کا سو خدا تھا

رقیب بد بخت' گمراہ دل سخت ، ہور نظر دل کا دولت خواہ دونوں مل کر ، ایک دل کر ' دل ربا شہر دیدار کے اودھر چلے ، دل میں کوڑ کپٹ موں پر دونو بھلے ۔

اگر کوئی مرد ہے یا استری ہے
دنیا میں سب دغا بازی بھری ہے

مصلحت سوں چلتا دنیا کا کار خانہ ، کیں سچابول کیں جھوٹا بہانہ ۔ ولے جھوٹے کوں سب کوئی پتیاتے ' سچے کی بات کوئی خاطر نیں لیاتے ۔ جھوٹا دنیا میں بہوتیچہ بھاتا ' سچے کوں کتے کچھ کام نیں آتا ۔ جھوٹا نیں ہوی سو بات کاڑے ، جھوٹا دو میں عداوت پاڑے ۔ جھوٹا کافر بے ایمان، جھوٹا بد بخت بد گمان۔ جھوٹے کی بات کوں نیں کچھ بند ' جھوٹا سچیاں کے گوشاں کا اسپند ، جھوٹے کے منہ میں دایم گند ۔ جھوٹے کوں کیں عزت نیں ، جھوٹا کافر محمد (ص) پیغمبر کا امت نیں ۔ حضرت کہے ہیں یو سچ نبی کے رتی ، کہ " الکذاب لاامتی " جھوٹے کوں لاٹنا ' جھوٹے کی جیب پچھاڑ کا ٹنا ۔ جھوٹا شیطان کا سالا ، جھوٹے کا دہن دنیا میں موں کالا ۔ جھوٹا اپنے دل تی باتاں جوڑے ، جھوٹا لوکاں کے گھراں پھوڑے ۔ جھوٹے کی میں کیا کہوں بات ، خدا پناہ دیوے جھوٹا ہے شیطان کی ذات ۔ سچے کوں ہچہ کتے ، کچھ کا کچھ کنے ۔ سچے کے باتاں کوں کون مانتا ' سچے کوں کتے یو کیا جانتا ۔ سچے کوں سچا جانے ، جھوٹا سچے کوں کیا پچھانے ۔ سچا جھوٹے تی دغا کھاوے ' سچے کوں جھوٹے کی صحبت کام نا آوے ۔ شیطان تی ڈرے تیوں جھوٹے تی ڈرنا ' جھوٹے کے موں پر لعنت کرنا ۔ بیت :

جھوٹے تی کام نہ آسی بڑا نکامی ہے
جکوئی جھوٹ کتا بہوت وو حرامی ہے

سچے پر ہنستے مسخریاں کرتے ، سچے کوں اڑاتے ' سچے

پر بولاں دھرتے ۔ سچے میں نیں ہے جھوٹی بازی ‘ سچے سوں خدا رسول راضی ۔ بعضے نا پاکاں پیغمبر کوں بولتے تھے کہ یو دیوانہ ہے ساحر ہے ، یو بات جھوٹی نیں ہے ظاہر ہے ۔ اتال دسریاں کوں بولے تو کیا عجب ‘ اس جاہلاں کی ذاتیچ ایسی ہے سبب کہ حدیث ہے کہ ” الصدق ینجی و الکذب یہلک “، سچے کا دل پاک جھوٹے کے دل میں شک ۔ یعنے جھوٹ ہلاک کرتا ہے اور سچ دیتا ہے نجات ‘ یو رسول تی آئی سو ہے بات ۔ خدا نا روزی کرے اہل کوں نا اہل کی صحبت ‘ یو بہوت بڑا عذاب یو بہوت بڑی محنت ۔ یا عاقل سوں بیٹھنا مل ، یا محبوب سوں لانا دل ، جکچہ ہوے حاصل ۔ یا اکیلے اچھنا ہور اپے کہنا ہور اپے سننا اپنے بین ، یہاں بی حدیث ہے کہ ” السلامت فی الوحدۃ والآفات بین الاثنین “، یعنے اکیلے اچھنے میں سلامتی ہے اکیلے اچھے تو گیان کوں بل ہے ، جہاں دو بین ملے وہاں بڑا کچاٹ وہاں بہوت خلل ہے ۔ دانا کی گھٹ کچھہ ہور ہے ‘ ناداں کی ہٹ کچھ ہور ہے ۔ فارسی میں کتا ہے ، صحبت کہ بعزت نبود دوری بہ ۔ جاں عزت نا اچھے گی واں کیا سواد دیوے گا بیسنا ۔ یوں بی کتا ہے ، مصرع ” اے واے براں صحبت لادین ولا دنیا “، جکوئی دانا ہے وہیچ یو بات کچھ پایا ، کچھ سمجھیا کچھ سنیا ۔ ناداناں میں بیٹھہ عبث بولنا عبث سننا اوقات ضایع کرنا دانا کا کام نیں ‘ دانا کوں ہر گھڑی ہر جاگا ہزار کام ہے ناداں کوں کام نیں ۔ یو عمر ایسی نیں ہے جکوئی اسے گذرانے ، لہو و لعب کر جانے ۔ کام کے آدمی کوں یاں کام کرنا ہے ، کیا کام ہے سو قام کرنا ہے ۔ تنہائی دانا کا خلاصا ہے ‘ تنہائی دانا کا خاصا ہے ۔

تنہائی میں دانا کوں بہوت حاصل ہے ، تنہا وحدہ رہے جیکوئی واصل ہے ، کامل ہے ۔ ناداں تی یک تل تنہا رہا نا جاسی ، ناداں کوں ہرگز تنہائی نا بھاسی ۔ اگر توں دانا ہے نا داناں سوں نکو مل ، خلل میں پڑے گا دل ، کام بہوت ہوے گا مشکل ۔ گدگڑا ہوے گا تیرا صاف پانی ، جمعیت تری ہوے گی پریشانی ۔ تھنے عقل کے آدمی سوں بڑے عقل کے آدمی نے بہوت بات کیا تو بہوت زیاں ہے ' اس کی بی عقل تھنی ہوتی بڑی عقل کوں نقصان ہے ۔ شربت میں نمک گلاے تو کیا سواد دے گا ، گلاب میں چھاچھ بھاے تو کیا باس لیوے گا ۔ ایسے سوں بات کرنا جس کے بات سوں اپنی بات کوں کسں چڑے ، بات توں پکڑے بات کوں رس حڑے ۔ بڑی عقل میں تھی ملے تو دوں ہے خانجی ، جوں سراب میں تاڑی جوں دودھ میں کانجی ۔ فارسی میں بی دے ہیں داناں ناں نے دو بد ، فرد : " پسر نوح بابداں بہ نشست ، خاندان نبوتش گم شد "۔ عاقلاں نے اول تی باندے ہیں یو قاعدہ ، ناداں سوں تھوڑی بات بولنا بہوت فائدہ ۔ دانا ناداں کی صحبت سوں بیزار ہے ، دانا کوں ناداں سوں بولنا عار ہے ۔ جوں فرزدق کیا ہے ، مصرعہ : کہ بامن باشم سخن با حمق نکنم ، عارف بغیر کوں گذران سکیا یو جنم ۔ جنے دانائی کا لذت پایا ، آسے ناداں کا صحبت ہرگز نیں بھایا ۔ القصہ وو رقیب ناپاک ، یو نظر سینا چاک ، اس مصفا دلکشا قامت کے بستان میں ، ایسے نادر مکان میں ، بارے دونو آئے ، دیدیاں کوں دور تی شہر دیدار کا تماشہ دکھلاے ۔

بیت :

خدا مراد دینا اس کوں جس کی ہے ہمت عالی
عجب ہے اس وقت اس آدمی کی خوش حالی

قامت جو نظر کوں رقیب کے سنگات دیکھا ، چوری سوں
اس کے احوال کی بات بوچھیا ۔ فرد :

جیھے کچھ رمز ہور نزدیک اغیار
انکھی سوں بات کرنا عاقل اس ٹھار

نظر اپنا قصہ قامت کوں بولیا ، ہمت نے مکتوب لکھیا
تھا سو قامت کے آنگھے کھولیا ۔ قامت اس مکتوب کا مضمون خاطر
لیایا ۔ بہوت محظوظ ہوا بہوت خوشی میں آیا ۔ قامت کوں یک
غلام تھا ، سیم ساق اس کا نام تھا ۔ آسے بولیا کہ نظر کوں
کدھر تو بھی پنہاں کر ، جیو دان کر مشکل اس کا آسان کر
کہ رقیب جتنا ڈھونڈے تو بی اسے کہیں نا پاوے ، رقیب کے
ہات میں نظر پھر نا جاوے ۔ رقیب کے ہات تی نظر دیکھا ہے
بہوت جفا ، ہمنا تی آسے یوچھ نفا ۔ بیت :

مرد وو جو اسم اپنا آچا وے
کہ جوں تیوں کچھ کسی کے کام آوے

قامت تی ، خوبی کی علامت تی ، یو بات سن سیم ساق غلام
نے ' دل کے آرام نے ، نظر کوں فرش فرح بخش کے آسرے
چھپایا ، جیکوئی نہ پاوے اس کا مایا ۔ فرد :

خدا نہ روزی کرے کس کوں بند دندی کا
خبر خدا چہ لیوے اس بچارے بندی کا

رقیب دیکھتا ہے جو نظر نیں ، جدھر ڈھونڈتا ہے بی کدھر نیں
کہیا سنا راس کرتے سو دھتیارے ہیں ، ایسے دھتیاریا کوں تو
حہ لوکاں مارے ہیں ۔ دنیا میں کوں سنا راس کرتا ۔ ہمیں عبث
کثر تھے سنے کی آس انا ۔ سنا یوں ہوتا تو سب کوئی کرتے

بوں کی لوکاں بھوکے مرتے ۔ نرجیوں کوں جیو دینا هور سنا راس کرنا ' جاں ایسی بات هوے واں بہوت ڈرنا ۔ خدا کا عالم هے نا تو نا کہا جاے، ولے همیں تو اس طلب تی بهوت ادب پاے ۔ نظر آخر گیا اپنے قول پر نیں رهیا، دغا دیا دغا باز تھا دغا بازی کیا ۔ اس کا مکر اسے نه تھا فام ' اپنے تو کیا اپنا کام ۔ فرد :

رقیب بند کیا تھا سو بارے بند تی ٹٹیا
هوا خلاص بچارا یو اس کے بند تی چھٹیا

رقیب گمراه' روسیاه، حیراں پریشاں، سر گرداں، فکر میں حو کیا، عمل تی گریا، آخر کچھ تدبیر نیں دسی لا علاج نا خوش هو کر اپنے شہر آدھر پھریا .. فرد :

آمید سٹ کو رقیب آج نا آمید هوا
خدا کیا جو نظر پر نظر یو بهید هوا

نظر رقیب کے هات تی خلاصی پایا، خوش هو کر بھی قامت کنے آیا ۔ دل کا مدعا کھولیا، بولیا ۔ که تیری همت تی تیری دولت تی رقیب کی محنت تی آسودا هوا، تیری مہر' تیری مروت کا مجھے آزمودا هوا ۔ توں مجھ پر لئی شفقت لئی پیار کیا، مجھ پو تو لئی اپکار کیا ۔ یو کام کرنے تونچه سکے' خدا تجھے سلامت رکھے ۔ مجھے لگیا هے شہر دیدار کا خیال، رضا دے اتال ۔ بہوت ضرور هے یو کام، یو ضرور میرا خدا چه کوں فام ۔ قامت کہا اے والله' بسم الله' بصحت و سلامت خدا تجھے تیری مراد کوں انپڑاوے' جکچھ توں منگتا سو خدا تی پاوے ۔ بیت :

دنیا میں مل کر بچھڑنا یو بہوت مشکل هے
لگیا هے دل ستی دل مل رهینچه پر دل هے

بہوت استقامت سوں ، نظر قامت سوں ، وداع ہو کر ، تسلیم کر کر ، سر پر ہات دھر کر ، اپنے ٹھارے ہلا ، چلیا ۔ سو دیکھنے اس شہر دیدار کوں ، اس رنگ بھرے گلزار کوں اس لطافت کے لالہ زار کوں ، اس نوے روپ کے نو بہار کوں ۔لذت سب محبت ہور پیار میں ہے ، جسے سواد کیسے دیدار میں ہے ۔ بیت

جکوئی عاشق ہے آس کوں ہوا بلا دیدار
کیا دلاں کوں بچاریاں کے مبتلا دیدار

عشق دیدار تی پکڑیا زور ، عشق کوں دیدار نی لذت ہے کچھ ہور ۔ جن عاشق نے سمجھیا ہے کچھ عشق کی گت ، جوں تیوں آسے دیدار بہوت ہے غنیمت ۔ دیدار دیکھے تو دل میں آیا پیار ، دیدار دیکھے تو دل کوں ہوتا قرار ۔ عاشق جو منگتا اپنا ہبو ، دیدار کی خاطر دیتا جیو ۔ دار میں لطافت ٹھارے ٹھار ہے ، ولے جکچھ ہے سو دیدار ہے ۔ دیدار سب خوبی کا سنگار ہے ، دیدار دیدیاں کا ادھار ہے ۔ دیدار سحر منتر ٹونا ، عاشق کوں دیدار ہونا ۔ جو عاشق دل معشوق پر واریا ، آخر دیدار دیدار کو پکاریا ۔ خدا کا بی دیدار یچ دیکھنا ہے ، وہاں بی کچھ جھلکاریچ دیکھنا ہے ۔ دیدار دیدے ہور دل کا آرام ، عاشق کوں دیداریچ سوں لگیا ہے کام ۔ دیدار میں حسن جلوہ دیتا ہے ، دل لیا سو دیداریچ لیا ہے ۔ دیداریچ کی لذت دل پر یو بلا لیاتی ، دیداریچ کی لذت دل کوں اس بلا میں بھاتی ۔ بہوت کر آسیچ ہی حسن کوں چھپاتے ہیں ، بہوت قید کر محافظت میں لیاتے ہیں ۔ اگر حسن سب بے شک نکلنا بہار ، عاشقاں میں ہوتا ٹھاڑے ٹھار ، خوتا خون مارا مار ۔ حسن آفتاب ہے پردے میں تی آجالا پاڑے ، حسن کا حکم لا جواب

دل میں تی عشق کوں میدان مین کاڑے ۔ اگر حسن ہر بردا نا کرتے ، تو ایک عاشق نا جیوتا سب لڑ لڑ مرتے ۔ جاں اے اور غیر ہوا ' وہاں حسن سر پردا ہوا سو بہوت خیر ہوا ۔ جس کا حسن اسم ہے ، بہوت بڑا طلسم ہے ۔ اس طلسم نی کوئی چھوٹ نیں سکیا ' جکوئی جڑا سو ٹوٹ نیں سکیا ۔ عشق کے دریا کا طوفان سو حسن ' عاشق کا دین ہور ایمان سو حسن ۔ حسن کوں اپسے چھپانے نیں آتا ' سب میں اپس کوں دکھلانا ۔ چھپاتے چھپانے ہزار پردے پھاڑیا ، پردے میں تی اپس کوں بھار کاڑیا ۔ خوبی کیا چھپی رہتی ہے ' محبوبی کیا چھپی رہتی ہے ۔ جکوئی خوب ہے اسے اپنی خوبی چھپانے نیں بھانا ' خوبی چھپانے خوباں کوں ہرگز نیں آتا ۔ ہر کوئی منگتا ہے کہ اپنی خوبی کوں دیکھے ، ہر کوئی منگتا ہے کہ اپنی محبوبی کوں دیکھے ۔ خوبی خوب ہے دکھلانے خاطر ، نا کے چھپانے خاطر ، اپس کوں اپے دیکھ کر حسرت کھانے خاطر ۔ ولے بعضے خوباں خوبی اپنی کسے نیں دکھاتے ہیں ، جتنا سکے ہیں اتنا اپنی خوبی کوں چھپاتے ہیں ۔ حسن کوں نیں چھوڑے جو پھرے بازارے بازار ' حسن کوں قید کیے ہیں ٹھارے ٹھار ۔ انو کا ریشا کس کے نظر نیں پڑیا ، سو نتیجہ انو کوں خدا نے شرم سوں گھڑیا ۔ اصیل عورتاں اپنے مرد بغیر دسرے مرد کوں اپنا حسن دکھلانا گنا، کر جان تیاں ہیں ' اپنے مرد کوں ہر دو جہاں میں اپنا دین ایمان کر پچھان تیاں ہیں ' جوں خدا کوں مانے تیوں اپنے مرد کوں مان تیاں ہیں ۔ جو مرد راضی تو خدا راضی رسول راضی ' جو مرد راضی تو دین دنیا میں عورت کی سرفرازی ۔ جنے نخریاں میں انکڑی ' مرد

کا دل ھات نیں پکڑی ۔ اپنی چاترائی کچھ فام نیں کی ' نکاری کچھ کام نیں کی ۔ وھی عورت بھلی ' جو کوئی مرد کے کہے میں چلی ۔ بیت :

سٹیا ھے غم نے عداوت طرب عریز ھوا
نفا دیا ھے بشارت جفا بو چیز ھوا

القصہ بارے ہزار مشقت سوں ، ہزار محنت سوں ' شہر دیدار کوں آیا ' نظر کا جیو بہوت خوشی پایا ۔ اس شہر دیدار میں دیکھیا رخسار عجایب گلذار ' مگر نوی بہشت پیدا کیا ھے پروردگار۔ جھاڑاں ڈالیاں سب پھولاں سوں بار ' پھولاں سب نادر سب اچنبا سب اوتار : بیت :

صفت اس باغ کی گر کوئی سناوے
عجب کیا رشک جو جنت کوں آوے

مقبول وھاں ھر پھول پھلنا ، باتں بات جیو بہلنا ۔ عاشق دیکھہ وھاں جیو کھونا ، ھر پھول میں لاک طاسم لاک ٹونا ۔ رنگ اس کا کرے انکھاں سوں ھم آغوشی ' باس اس کی تمام داروے بے ھوشی ۔ طوبیٰ سوں دعوا کرتی ھر جھاڑ کی ڈالی ' اس نادر پھولاں سوں بھریا ھے چمن کیں نین خالی ۔ عاشق ھوا سو سمجھیا یو مانا ' جنے یو پھول دیکھیا سو ھوا دوانا ۔ غافلی پڑی ' دیوانگی کھڑی ' ھشیاری اتری ' مستی جڑی ۔ کیا لطافت کیا ناز کیا چھب ' جنے یہ تماشے دیکھیا انے بھی رھا عجب عجب ۔ کمر کوں دیکھیا کہ بال تی باریک ' دیکھتے وقت نظر ھوتی تاریک ۔

نظر حیرت تی یاں گم ھو کو جاوے
کمر دستیچہ نیں کیوں باٹ پاوے

موٹھی میں کیوں پکڑے بچارا ، جدھر دیکھے ادھر باؤ بارا ۔ نظر کوں ایسے جاگا پر تی گذرنا بہوت مشکل ھوا ، نظر حیران پریشان فکرمند بے دل ھوا : بیت

نظرا کوں ٹھار نیں کس ٹھار جاوے
وقت مشکل خدا کچھ کام آوے

نظر خوار آوارا ، کچھ نہں دستا چارا ، عاجز ھوا بچارا ۔ قضا یوں ھوا ، خدا کا رضا یوں ھوا ۔ جو دیس میں حسن نار ، اوتار خوش دیدار خوش گفتار ، خوش رفتار ، دیدیاں کا سنگار ، دل کا آدھار ، پھول ڈالی تی خوب لٹکنی ، چلنے میں ھنس کوں ھٹ کتی ۔ راویں تے میٹھی بولے بات ، آواز تی قمری کوں کرے شہ مات ، کنول کے پھول کے پھنکڑیاں جیسے ھات ۔ چمن میں پھول شرم حضور ، لاج تی آسماں پر چڑے چاند سور ۔ مست ھتی تی مغرور ماتی بھاتی ، کسے خاطر نیں لیاتی ۔ بال جانو کالے ناگ ، گال جانو عشق کی آگ : بیت

یو موھن دھن عجائب موھنی ھے
سورج اس کے درس کا درسنی ھے

جوبن الماس تی گھٹ ادھر یاقوت تے اعلیٰ نپٹ ۔ اس کیاں انکھیاں جانو لالے ، جانو شراب کے پیالے ۔ دانتاں دیکھ موتی کے دانے ، گھرے گھر پھرتے دیوانے : بیت

عجب پری ھے سو اس پر جو حور عاشق ھوے
مسیح دیکھ کے گم ھوے سور عاشق ھوے

سو اس دل ربا نار کوں ، دیدیاں کے سنگھار کوں ، چتر جیوسار کوں ایک سہیلی تھی ، بہوت چھبیلی تھی ، رات

رنگیلی تھی ۔ ناؤں اس کا لٹ ، سانولی نپٹ ۔ رنگ کوں کالی ، گھنگر والی ۔ قامت کے گلزار کا ، ہور شہر دیدار کا ، تماشا دیکھتی تھی ، جا بجا دیکھتی تھی ، آب و ہوا دیکھتی تھی ۔ تماشے سوں جولانی تھی ، آسائش پائی تھی ، سو اس وقت دھوپ کی گرمی تھی ، اپنی نرسی تھی ، کمر کے چھاؤں تلے آئی تھی ۔ آپس میں دکا یک نظر پر اس کی نظر پڑی ۔ بیٹھی تھی سو بچک کر اٹھ کھڑی ۔ بیت :

آشنا آشنا کوں جانیا نیں
آسنائی کوں کوئی پچھانیا نیں

نظر کوں پوچھی تو کون کدھر تی آیا ، اس باغ کی خبر تو کیوں پایا ۔ تیرا خاطر نیں جمع ، تجھ میں بہوت دستی طمع ۔ پریشاں سا دستا ، حیراں سا دستا کچھ گنوالیا تیوں دسنا ، کسی کی چوری کیا نیوں دستا ۔ دونوں حیراں دونوں سرگرداں ، سکنے نیں ہمیں ایکس کوں ایک پچھان ۔ نظر کی ماں تھی ہندوستانی ، سیاہ پیشانی ، باپ تھا ترکستانی ۔ لٹ سوں لٹ پٹ ہوکر یار نپٹ ہوکر ، آشنائی و ہم شہری کا اظہار کیا ، اس وقت بارے اپنی دستگیری کوں ٹھار کیا ۔ جیب لگ کر بایں بال ، بولیا اس کنے سب احوال ۔ بیت :

مہر عاجز پہ ہر کسے آتی
کہ خدا کوں بی عاجزی بھاتی

کہ یاں لگ آکر یوں پڑیا ہوں ، کیا کروں تدبیر نہیں اڑیا ہوں ۔ یو پل صراط کی باٹ ہے ، بہوت یاں آٹا آٹ ہے ۔ اپنا کچھ مجھ پر کھڑیا ، ولے ایسا مشکل مجھے کیں نین پڑیا ۔ لٹ

کوں اس کی پریشا نگی پر ' اس کی حیرانگی پر ' اس کی سرگردانگی پر مہر آئی ' اسے گلے لائی ' کہی اے بھائی ۔ خدا ہے کچھ غم نکوکر ' خوش اچھ خدا کوں نکو بسر ' تقوا کم نکوکر یو بول بول لٹ بھوت بھوت لنبی یھوت بڑی ' وھاں تی پیچاں کھاتے کھاتے کمر پر چڑی ۔ وھاں تی دو چار تارسٹ نظر کوں کمر پر لیائی ' کہی انال تیری خوشی کدھر جانا ادھر جا بھائی ۔ نظر لٹ کوں بھوت بھلی کر جانیا ' بھوت اس کا اپکار مانیا ۔ ھمت منگیا ' رخصت منگیا ۔ لٹ نے پیار سوں اپنے لٹ میں تی جٹ کاڑ کر تھوڑے دی بال ' کس نحے کام کچھ مشکل پڑے تو یو آگ پر حال ۔ میں حاضر ھوں گی اس ٹھار ' پہلاڑ کام کر نہار پرودگار۔ فرد :

خدا کا کھیل کچھ سب تی جدا ہے
جسے کوئی نیں مدد اس کوں خدا ہے

ڈر نکو ' اس وقت پر ھمت بسر نکو ۔ لٹ سوں وداع ھوکر نظر وھاں تی شہر دیدار کے آدھر ' چلنے سر کوں قدم کیا ' خوش ھوا ھور غم کم کیا ۔ بارے ببگیچ شہر دیدار میں ' رخسار کے گلزار میں ' عجائب نادر ٹھار میں آیا ' آسودا ھوا راحت پایا ۔ انکھیاں نرگس زلف سنبل رخسار لالا ' قد پھول کی ڈالی دھن غنچہ سو بال کالا بالا ۔ جوڑا طاؤس گلا قمری بچن میں طوطی (کے) تورے ' نل بھونرا چال کبک ادھرعیں شکر خورے ۔ گلے میں چاروں طرف گوھراں ' جانو میٹھے پانی کے لڑیاں ۔ انگلیاں پھنکڑیاں ھات کا پنجا کنول ' جوبن سُد امرت کے پھل ۔ جدھر دیکھتا ہے ادھر خوشی ھور انند ' جدھر دیکھتا ہے ادھر ناز ھور

چھند ۔ بیت :

نظر اپنی مراد کوں انپڑیا
تھا یو بیداد داد کوں انپڑیا

بکا یک وہاں کتیک جشی بجیے نظر کے نظر پڑے ' بچیے کچیے نظر کے نظر بڑے ۔ جتنے اتنے بھوت سہانے ' جانو تل کے دانے ۔ باتاں بولتے انیچ سن میں ، حالی اسی جیسی جن میٹی ۔ اتنے ' ولے سب فتنے ۔ ہر ایک تیز نند ' جانو شراب کا بند ۔ چنگیاں تی گرم ' ہم دل حالیں ہم چرم ۔ صورت اس تل کا ' جانو وطرا زہر ہلاہل کا ۔ بیت :

تل نہیں ہیں حسن کے دیدے ہیں
جیو لینے کوں بھوت سیدے ہیں

نظر پوچھیا کہ تمیں کون ہیں کیا نام دھرتے ہیں ' کیا کام کرتے ہیں ۔ انو بولے کہ حسن نار' عالم کے دلاں کا ادھار ' دل ربا شوخ چشم دل شکار ' حبشی ہور زنگبارتی ' بھوت پیارتی ' منگائے تھے ۔ سو ایک تل دھرتی ہے ' تل اپنے پر بھوت دل دھرتی ہے ۔ وو تل آفت ہے بلا ہے ' عاشقاں کے دلاں میں اس کا غلبلا ہے ۔ سار ٹونے میں وایک ' جیو کا جھونٹے مار دل کا چور پایک ۔ عاشقاں پر کرتا ظلم ' سب عاشقاں ہوتے یہاں حیران ہور گم ۔ جس عاشق کو آنے ماریا وو عاشق نکیں داد منگیا نکیں پکاریا ۔ بھوت چھبیلا بڑا ہٹیلا ۔ ہمیں سب اس کی غلاماں ہیں ' عاشقاں کے دلاں کے داماں ہیں ۔ اس باغ کی نگھبانی کرتے ہیں ' چمنے چمن پانی دبتے پھرتے ہیں ۔ جھاڑ پات پھل پھاں کا ہے ہمارے حوالے ' یو پھل جھاڑاں سب پانی دے دے ہمیں پالے ۔

بیت :

دو آشنا یو بچھڑ کر ہوے سو بے گانے
یکس سوں ایک مل بکس کوں ایک نیں جانے

ولے نظر کوں ایک بھائی تھا بہوت خوش فام ' غمزا آس کا نام ۔ نہن پن تبج جدا پڑیا تھا ' ایسا کچھ قصا کھڑیا تھا ۔ آخر حسن کی خدمت اسے روزی ہوئی فیروزی ہوئی ۔ بیت :

جکوئی کام کوں چاھتا ھے کام پر اچھنا
ولے وو کام ہوے لگ بھی بہوت ڈر اچھتا

القصہ قضا را یوں ہوا جس وقت کہ نظر رخسار کے گلزار کا نظارا کرتا تھا ' دل پارا پارا کرتا تھا ، خدا کیا کرے گا کر استخارا کرتا تھا ۔ غمزا نرگس زار میں اس عشویاں کے گلزار میں مست پھرتا تھا ' ولے شعور دھرتا تھا ، سب ٹھار نظر کرتا تھا ۔ نظر کوں نظر سوں دیکھا غمزا نیں پچھانیا ، کوئی بیگانہ ھے کر جانیا ۔ ھڑ بڑا اٹھیا ' اپنا لہو آپی گھٹیا ۔ ہور لہوا اس پر اچایا ' کہ تو کون ھے کیوں اس باغ میں آیا ۔ غمزا مست ، غصے سوں ھمدست ، نظر کوں مارنے خاطر نظر کی انکھیاں باندیا ' تن پر کے کپڑے اتاریا ، منگتا تھا کہ مارے ولے نیں ماریا ، کچھ دل میں بچاریا ۔ نہن پن میں نظر ہور غمزے کی ماں نے کچھ فکر کی تھی ، دونوں کوں دو لعل دی تھی ، بازو کوں باندنے ، مہر محبت سوں ناندنے ۔ دنیا کوں کیا پتیانا ھے ، کہ ایک وقت ھے زمانہ ھے ۔ کچھ ہوئے تو ایکس کوں ایک پچھانے ، ابکس کوں ایک جانے ۔ غمزے نے نظر کے بازو کا وو لعل پچھانیا ، جانیا کہ یو تو اپنا بھائی ھے ، اپس میں ہور اس میں کیا جدائی

ہے ۔ بہوت روبا گلے لایا ، بہوت عذر خواہی کیا ۔ بیت :۔

جکوئی بچھڑے پچھیں تمہنچ ملنے باتا ہے
خدا ملانے کوں منگتا سو یوں ملاتا ہے

بولیا سو فصا کسے تھا فام ، خدا کے ایسے ہیں کام ۔ بہوت عزت سوں بہوت حرمت سوں ۔ غمزے نے نظر کوں اپنے گھر لے کر گیا دلاسا دیا ، جوں تواضع کرنا تھا تبوں تواضع کیا۔ القصہ حسن نارنے گلعذار نے انکھیاں کے سنگار نے دل کے ادھار نے سنی کہ غمزے کا بھائی جو تمہن بن تی بچھڑیا تھا سو ملیا غمزے کے دل کا غنچہ جوں پھول کھلیا ۔ بیت :

جکوئی طالب ہے اس کوں طلب انپڑتا ہے
طلب سیں ناپت ہویا ہے سو سب انپڑتا ہے

حسن نار چنر حوسار ، صاحب صورت صاحب دیدار ، دسرے دبس غمزے کوں بلائی ، کہی میں سنی ہوں کہ بہوت دسار بچھڑیا تھا سو ملیا ہے تیرا بھائی ۔ کیا نام دھرتا ہے ، کیا کام کرتا ہے ۔ غمزا بولیا کہ میرے بھائی کا ناؤں نظر ، عجب مرد ہے با خبر ۔ بولی کہ کیا ہنر جانتا ہے ۔ بولیا کہ لعل مانک ہیرے رتن خوب پچھانتا ہے ۔ بیت :

خوبی اچھتی ہے خوب کے سنگات
خوب آدمی کتے ہیں خوب کچھ بات

حسن ناؤں دل سرور دلدار ، جیو کے آدھار پاس بڑے مول کا ، بہوت تول کا ، عجب ایک جوہر تھا ، کہ کسی بادشاہ کے خزانے میں ویسا جوہر نہ تھا ۔ کہ جو پڑتا اس جوہر کا جھلک

روشن ہوتے ساتوں فلک ۔ بولی کہ مرے دل میں بہوت دساں تی یو تھا ، خبر لیتی تھی جابجا ، کہ کوئی مرد خاص پیدا ہوے جوہر شناس پیدا ہوے ، کہ جوہر کوں جانے ، جوہر کی قدر کو پچھانے ۔ بیت :

آدمی کوں آدمی کی طلب گر آئے
آدمی جیسا سگے وو ویسا پائے

بارے الحمد اللہ ایسا جوہر شناس آدمی آیا ، خدا نے اسے یہاں لایا ۔ یو بات ہوے پچھیں غمزے نے نظر کوں دسرے دیس حسن کے حضور لایا ، نظر آیا ، نظر کا روشن حسن کوں بہوت بھایا ۔ نظر کی نظر حسن پر پڑی ، حسن کی نظر نظر پر کھڑی ۔ سلام علیک علیک السلام ، جیوں دنیا کا رویش تھا تیوں چلیا دنیا کا کام ۔ بیت :

چتر تھا گیا سگ مجلس کوں فام
ربجھا کر لینا دل چتر کا ہے کام

حسن دھن ، من موہن ، جگ جیون ، جس علم کی جوں جوں بوجھی بات ، نظر تیوں ایک ایک بات کوں کہا سو سو دھات ۔ چھبیلی نار ، رنگیلی سحر کار ، وو بات سن ہوی شہ مات ۔ حسن دھن خوش طبع خوش فام ، جیو ہور دل کا آرام بات تی دکھیا کا دکھ جاوے ، موں دیکھتے دل میں خوشی آوے ۔ خزانے دار کوں بلائی فرمائی کہ وو سنگ خو شرنگ تراشی صورت ہے ، من مورت ہے جا ، بیگ لے کر آ ۔ خزانے دار بی بگیچ دھایا ، جو صورت حسن دھن من موہن منگی سو لے کر آیا دکھلایا ۔ نظر کی جو اس صورت پر نظر پڑی حیران ہوا عقل گر۔

پڑی - بیت :

یو گوهر دیکهه کر گوهر پچھا نیا
جو اس گوهر میں حوهر تھا سو جانیا

کہیا من هرن مورت ، یو آشنائی کی صورت ' مجھے بہوت بھائی ولے یو صورت یہاں کیوں آئی - تو پاک صورت ' اوتار مورت ، مغرب هور شام کے بادشاہ کی هے ، عالم تمام کے بادشاہ کی هے ، یو اس کی صورت هے جس کی صاحبی سب پر چلے؟ تو اس کی صورت هے جس کے حکم تی زمین آسمان هلے - صورت بهوت عاقل ، اس صورت کے صاحب کا ناؤں دل - بیت :

صفت دل کی کیا لئی حسن کے پاس
لگایا دل کی آخر حسن کوں آس

نظر جاگا جاگا کے پردے کھولیا ' جهباں چھپیاں باتاں بولیا - حسن بو سواد بھریاں باتاں سن ' بو کھریاں باتاں سن ، دیکھ فکر دل پر لیائی دل بگھلائی - عاشق هوئی ، دل پر نی آڑ گئی دوئی بیت :

حسن پر دل بھلیا دل حسن اوپر
پڑیا اب کام مشکل حسن وپر

دل پر عشق چھایا ، ناز نیاز پر آیا - حسن کوں دل کا لگ دهیان ، دل حسن کا هوا پران - حسن کا ذکر هوا دل ، حسن پر وقت کام هوا مشکل -

غزل گفتن حسن از فراق دل :

غزل

سہیلی یار بچھڑیا هے مجھے وو یار یاد آتا
بسر نیں سکتی یک تل میانے وو سوبار یاد آتا

جہاں میں دیکھتی ہوں وہاں مجھے اس کاح موں دستا
وہی بستا ہے دل میں وو جہ ٹھارے ٹھار داد آتا
مرے دو دیدے نادیدے کدھیں ٹک دیکھیں گے دیدار
مجھے دیدار دے آٹک مجھے دیدار یاد آنا
مری انکھیاں میں پھرتا ہے ترے مکھ کا خیال آ کر
ترے رنگ روپ بر بھولے ترا رخسار داد آنا
کھڑے قد کی بلالیونگی نظر بھر دیکھونگی جس دس
ترے نیناں ترے سیناں ترا گفتار یاد آنا
سٹی ہوں سدہ میں اپنی کہاں کی بدہ رہے مجھ میں
نمجھ خوشبوئی خوش لگتی نمجھ سنگار یاد آتا
ترے دیدار کا مبں دھیان دل میانے پکڑ رہی ہوں
مجکوں پھول خوش لگا نمجھ گلزار یاد آنا
کھانا نیں بھاتا ' پانی نیں بھاتا ' دل کی خاطر حسن کا جیو
جانا ۔ بیت '

حسن پر اندھارا ہوا سب جہاں
حسن پر پڑیا ٹوٹ کر آسماں

عشق کے پھاندے سنپڑی' باتانچہ سن اس حال کوں انپڑی
گمان جو اسے تھا سخت ' پانوں سوں پڑنے کا آیا وقت ۔ عشق
عاجز عشق توانا ' عشق دانا عشق دیوانا ۔ عشق اپنے رنگ
میں آپی کھلتا ' عشق اپس پر آپی بھلتا ۔ عشق کے چالے کون
سنبھالے ۔ عشق چندر عشق بھان عشق دین عشق ایمان ۔ عشق
حاکم عشق سلطان ، عشق تی روشن زمین عشق تی روشن آسمان '
عشق تی روشن ہردو جہان ۔ عشق تی عاشق مغرور ' عشق تی

معشوق نے پکڑی ظہور ۔ عشق روشن سب میں بھر دور ، عشق آجالا عشق نور ۔ عاشق ہور معشوق کے من کا مایا سو عشق ، اس دونوں کوں دھند لایا سوں عشق ۔ ہلاک ہو کر غم سوں ، بکسکوں، ایک بھلاتے ہم سوں ۔ کیا برس کیا نار ، عشق سیانے میان آیا پچھیں کہاں کا قرار ۔ عشق لگے بغیر دل لگتا نہیں ' عشق کا لذت، ایسا ہے جو ہرگز دل بھکنا نیں ۔ عشق میں جتنا دکھ ، عاشق کوں اتنا سکھ ، جاں دو جیو ہوتے ہیں راضی ، واں دل کی کھلنی ہے بازی ۔ جیو کے دریا میں بمار کا طوفان ماریا، کنے دل جیتا کنے دل ہاریا ، عاشق اپنے کوں سنوار تا کہ تا معشوق دیکھے معشوق کوں خوش آوے ، معشوق کوں بھاوے ۔ معشوق اپس کوں سنوارتی کہ تا عاشق کوں رجھاوے ، عاشق کا دل بہلاوے ، عاشق کوں اپنے پھندے میں پھاوے ۔ معشوق ناؤں ہے ' ولے معشوق میں بی تمام عاشق کی صفت ہے ۔ عاشق ناؤں ہے ولے عاشق میں بی تمام معشوق کی گن ہے ۔ عاشق معشوق دو نام ' ولے دونوں کا ایک کام ۔ سب کوں ایک وضا سوں گھڑے ' ولے ناؤں جدا پڑے ۔ عشق ایکیچہ ہے جو دونوں جاگا جلوا دیا ہے کیں نازکی صورت پکڑیا کیں اپس کوں نیاز کیا ہے ۔ ایک عشق ہے جو دونوں کوں بے آرام کیا ہے ' ایک عشق ہے جو دونوں کوں بدنام کیا ہے ۔ ایک عشق جو اتنے کام کیا ہے ' دونوں بی عشق پر عاشق ہیں یوں کوں فام کیا ہے ۔ عاشق روتا معشوق بی روتی ، عشق کی بات گھر گھر ہوتی ۔ معشوق اپنی مشتاقی دل میں چھپاتی ' عاشق کی بے تابی ظاہر ہو آتی ۔ عاشق اوتالا بہوت گرم ' معشوق کوں حایل ہوتی شرم ۔ اپسکوں

اپیچہ بھاتا ، اپسکوں اپیچہ لگ جاتا ۔ فارسی میں کنا ہے کہ بیت :

عشق است بسکہ در دو جہاں جلوہ میکند
گہ از لباس شاہ گہ از کسوت گدا

عشق کدھیں صاحب کدھیں غلام ، ایک شخص کے دو دو نام ۔ عاجزی اور استغنائی ، دو ایک صفت ہے عشق کی جو دو صفت ھو آئی ، اگر توں بی عاشق ہے تو ہاں سمجھ رے بھائی ۔ بارے حسن دھن جیو کا جیوں عجائب رتن گارو غنچہ دھن ، نظر کوں خلوت کر گھر میں بلائی ' نزدیک بسلائی ۔ عشق سوں سپنا جالی انکھیاں میں تی انجوں ڈھالی ۔ سبحان اللہ یو عشق ہے اگر یکسکے دل کوں زہر و زبر کرے گا ، پانی کوں خون جگر کرے گا ' تو آخر دسرے کے دل میں بی گھر کرے گا ' آگ ہے جالے گا اثر کرے گا ' مستی بخشے گا بے خبر کرے گا ۔ بیت :-

عشق تی عاشقاں مراداں پاے
عشق آخر مراد کوں اڑاے

رموز راز ہوے گا ' ناز نیاز ہوے گا ۔ بھولے بغیر بھلایا نہ جائے ' ڈھونڈے بغیر پایا نہ جائے ۔ بات ایکیج کیا کنا ۔ جکچھ ہے سو ثابت پنا بیت :-

ادھر تی ناز توں کرنا ادھر وو کرتی ناز
دو ناز خوب نہیں دونوں بھی ہوینگے واز

معشوق نے ناز کرے تو عاشق نے نیاز جوڑنا ،نہ کہ عاشق بی ناز کر کر معشوق کا دل توڑنا ۔ دو نازاں بلا ہے ' دو نازاں میں بڑا غلبلا ہے ۔ سارا بھانڈا نکو پھوڑ ' جاں دو نازاں واں توڑا توڑ ۔ معشوق کا نامنگنا بی ایک پیار ہے ' دل توٹیا نو نا منگنا

بی کیا درکار ہے ۔ جو لگن نا منگنا ہے میانے میان تو لگن اس میں منگنا بی ہے تحقیق جان معشوق ۔ نیں منگنا تو سگی نکو کر دل نکو توڑ، جنتا وو توڑے گا اتاں توں جوڑ ۔ عشق ور زور لگیا سو چھٹنا کیوں، تو نیں توڑنا سو ٹٹا کیوں ۔ معشوق کا نیں منگنا عین ناز ہے، اس ٹھار عاشق کا کام نیاز ہے، اس کے نیں منگنے تی تو اپنا کی واز ہے ۔ عاشق ہے تو معشوق کا ناز سوس، توں نیں سوسیا تو نہیں سمجھیا تو ہزار افسوس ۔ کہ آخر استغنائی عاجزی کا پہنے گی لباس، نا امیدی امید تی ہوئے گی خاص ۔ معشوق کا ناز دھات دھات ہے، اگر کوئی عاشق سمجھے گا تو یاں بات ہے ۔ القصا حسن دھن موہن جگ جیون دل کھولی، دل پر جو عاشق ہوئی تھی سو نظر کنے سب اپنا احوال بولی ۔ سمجھائی کہ اے بھائی جیوں توں دل کی صفت کر مجھے دل پر عاشق کیا ہے، تیونچہ اتاں اس کے ملنے کی بی فکر کر خدا تجھے فرصت دیا ہے ۔ مجھے دل پر عاشق کرنے تجھے آتا، دل کوں مجھ پر عاشق کیا تو تیرا کیا جاتا ۔ بیت :

جو دل کا یار اچھے کوئی تو کئوں میں بات اسے دل کی
کہ آسانی کچھ اندیشے کرم کر میرے مشکل کی

جکوئی چتر ہے جکوئی جان ہے سو نجے پہچانتا ہے، توں یوں کیا سو ووں بی کرنے جانتا ہے ۔ تونچہ ہے مجھے دل کو ملانے کا ضمان، تونچہ ہے میرے ہور دل کے میانے میان ۔ اتنا کیا سو تونچہ ہے، یو کام سب تجھ سونچہ ہے ۔ محبوب خوب نیں کہیں ایسے دنیا منے، سوریج چاند دونو مل اس تارے کوں نے ۔ نظر بولیا اے حسن دھن، جگ جیون مر

هرن ، من موھن ، محبوبی کی روشنائی ، نازاں کی صفائی جیواں :
پیاری ' دلاں کوں آرام دبن ھاری - دبدبے مشتاق تیرے دید
کے ، عاشقاں امید وار تیرے ببار کے - یو ھور کچھ نیں دل ھے
دل ھات لینا بہوت مشکل ھے - دل بادشاہ دل آپ بھانا ، دل سود
دل بغیر دل ملے ھات نیں آتا - بیت :

کرے کوئی دل کو کیوں اپنا سینے میں چھپکے یو دل ھے
تجھے آسان دستا ھے مجھے بو بہوت مشکل ھے

دل تو ملے جو دل کوں دل ملا جانے ، جکوئی دل سود
دل ملاوے دل کوں بجھانے - اول نی دل کسی سوں جوڑنکو ،
و و توڑے گا تو توں توڑنکو - عشق کرتے سو دیوانے ھچ ھوڑ ، دل
توڑتے سو سخت دل بجر کوڑ - عشق میں معشوق کے جفا تی
کچھوانا ناں ، دل پر اپنے دریغ لانا ناں - عشق کا وضاج یوں ھے ،
قضاج بوں ھے - یاں اپس کوں بے دل نا کرنا ' کام اپس
پر مشکل نا کرنا - عشق ابسیچ چالیاں تی پا با رواج ،
عاشق کوں سو سے بغیر کیا علاج ، ھر جفا کوں
فراغت ھے ، ھر رنج کوں راحت ھے ، کیا واسطہ کہ بوعشق ھے
عاشق کا یو حال کرتا ھے ' تو کیا معشوق تی گذرتا ھے - معشوق
میں عشق نہیں سنپڑتا ، معشوق کوں عشق دیوانے نہیں کرتا - معشوق
ڈاواں ڈول نیں ھوتے ، معشوق گھانگرا گھول نہیں ھوتے - معشوق
بی عشق کا سواد لیتے ھیں ، معشوق بی عاشق خاطر جیو دیتے
ھیں - معشوق بی زار زار روتے ھیں آہ بھرتے ھیں ' معشوق بی
عاشق خاطر لئی کچھ کرتے ھیں - اتنی طاقت کاں ھے اس میں
جو بچھڑ رہ سکے ، بچھڑنے کا دکھ سہ سکے - معشوق کا دل بے
دل ھوکر کاں جاتا ، عشق آپیچ لٹ پکڑ زوراں سوں کھینچ لیاتا

عاشق کے عشق کوں پا کر، معشوق باوان لڑے آکر ۔ معشوق بے پروا صاحب ذات، عاشق کا جو عشق پورا دیکھتے تو وہ عاجز ہو کرتے بات، اگر وو اپنی بے پروائی پر آوے' تو عاشق کا گھڑی میں جیو جاوے ۔ توں عاشق تجھہ میں کیتا نیاز اچھنا، کیتا امتیاز اچھنا ۔ توں تو یوں آنا پیش، جوں بادشاہ انگے درویش' جوں صاحب انگے غلام 'ہزار ہزار تسلیم ہزار ہزار سلام ۔ اس کا حسن تبرے دل کا اجالا' اس کا عشق تبرے سنے کا پیالا ۔ معشوق کا جفا سوسنے عاشق کوں عار نیں' عاشق کوں معشوق بغیر آرام کی ٹھار نیں ۔ عاشق کوں معشوق بغیر سر ناج نیں' عاشق معشوق کی بے رضائی کر ناج نیں ۔ عاشق اپس کوں کیا خاطر میانے لاوے' وہی خوب جو معشوق کوں بھاوے ۔ عاشق جو ثابت ہوا اپنے ٹھار' معشوق آپیچ آتی ہے بے اختیار ۔ معشوق جکچھہ کرے تو عاشق کے چاڑ تجھے معشوق کی کیا پڑی تو عاشق ہے اپنی نباڑ ۔ بیت

معشوق بے نیاز اہے بادشاہ بری
معشوق سوں نکو کرو ہرگز برابری

معشوق بے نیاز صاحب ہے وو جکچھ کرے گا سو آتے سہاتا، توں عاشق خریدی بندا تجے دل توڑ لینا کیا کام آتا دل توڑنا تو کیا دل توڑیا جاتا ہے، دل توڑیا ہوں کر جے سوں میں تی بول آتا ہے ۔ تو عشق ہے اس تی جیو کیا بھکے گا جتنا توڑنے جاے گا اتنا لگے گا ۔ اگر عاشق میں ہے عشق ک نشانی تو عاشق پر معشوق آپی ہوتی دیوانی ۔ یو سن، ایک عشق اس میں اپنے گن ۔ بارے اے من موہن تو جو کتی ہے ک میں دل پر عاشق ہوئی ہوں مجے دل سوں ملا، میرا دل غنہ

هوا ہے دل یھول کر کھلا ۔ دل بہوت ہے بڑا، دل پر کون رہ سکنا
کے بڑا ، دل بہوت آلا کہ کہیں ہیں قلوب المومنین عرش اللہ تعالیٰ ، دل
یعنے خدا کا عرش مسلمانان کا دل ، جکوتی دل کو انڑبا وو
خدا واصل ۔ بعضے کہتے ہیں کہ حضرت کوں بی معراج دلیج
پر ہوا تھا ، یو واج کاج دلیج پر ہوا تھا ۔ دیدار کو ں دلیج
سں دیکھے ، پروردگار کوں دلیج میں دیکھے ۔ جو باتاں خدا
کوں بھاتیاں تھیاں ، سو باتاں دلیج میں تی آتیاں تھیاں۔ بعضے
کہتے جو روح جسم سو آسمان پر جانا اس جسم کوں روح سوں
مفارقت لازم نہیں آنا ۔ جو جسم روح ہوکر آسمان پر چڑے ، اس
جسم کوں شکست ترکیب نیں وو کہوں خاک میں پڑے ۔
حضرت جو دل پر آنے سکے ، جو خطرا دل میں تی آنا تھا اس
خطرے کا ناوں جبریل رکھے ۔ بعضے کہتے کہ یوں نہیں بزرگاں
کئے تھے ، کہ حضرت روح سوں آسمان پر گئے تھے انو نے تحقیق
یوں کیے ہیں ، ہمنا خبر یوں دیے ہیں ۔ شرع کے لوگاں کہتے
کہ ناںوں نیں حضرت اسی جسم سوں آسمان پر گئے تھے ، اسی
جسم سوں آسمان پر گئے تھے ۔ جو جبریل خدا کے پاس تی خبر
لیانا تھا ، تو آدمی کی صورت ہوکر آناتھا ۔ جاں اسرار ، جاں
راز کی ٹھار اس تی بیشتر حضرت جانے ہور پروردگار ۔ یو بات
عقل کی حد آنگے ہے ، نقل کی حد تی آلگے ہے ۔ جمنا ہے اس ہر
دو جہاں کی منزل میں ، اتنا ہے سب دل میں ۔ وہی ہوا عاشق
ہور وہی بھلیا ، جس پر پردا کھلیا ۔ دل میں جانے ہور دل کو
پانے کی بات جدا ہے ، دل میں خدا ہے ۔ یہی دیدے یہاں
دیکھتے سو دیدے دل میں جاویں ، تو دل کا دیدار پاویں ،

دیدار ہور دل ، دونو ایک ہویں مل ، دل دیدا دیدا دل ۔
یو بی من عرف نفسہ فقد عرف ربہ ، کا مقام ہے ۔ اپس کون دیکھنا
اپس کون سمجنا عارف ہور عاشق کا کام ہے ۔ یو اپنا پیکھنا ہے
یہاں اپس کوں اپے دیکھنا ہے ۔ یو حضور کا جلوہ ہے ، یو اپنے
حسن کے غرور کا جلوہ ہے ۔ جکوئی یہاں آتا ہے وو کچھ خدا
کوں پاتا ہے ۔ بکس کوں کنے پوچھیا کہ توں خدا کوں کیوں
جانیا ، کہا دیکھیا ولے نہیں پچھانیا دیدا ہوے تو دل میں جانان،
جو ہوئے تو پیو کو پانا ۔ جیو کے جو کوں پانا دل کوں دیکھنا عجب
تماشا ہے ، سر تے پاوں لگ سب تماشا ہے ۔ باپ کے صلب میں تی
جو قطرے ماں کی رحم میں آیا تھا ، ہور جیو اس میں سمایا تھا ،
ہور ابی اسمینچ ہے ، ولے یہاں سمجنے میں بیج ہے ۔ وہی
قطرا جو وجود پکڑ کر بہار نکلیا ، وہی قطرا دو عمارت اپس
پر سنوار نکلیا ۔ وہی قطرا ہے جو ریجھتا رجھاتا ، وہی قطرا ہے
جو بھلتا بھلاتا ۔ وو قطرا جیوکا وجود ، جس جیو میں معبود ۔
وو قطرا اجھوں انکھیاں میں تازا ، یہاں دم مارنے کسے اندازا ۔ عارف
کی شناس وونچہ ہے ، اجھوں اس قطرے کی باس وونچہ ہے ۔ ایک
قطرا ولے ہزار دریا اس میں ۔ خدا نے قدرت عجائب کچھ کریا
اس میں ۔ اس قطرے کا کوں پایا مایا ، آسمان زمین اس قطرے
میں سمایا ۔ خوبی دیکھ ، آنکھیاں ہور دل کا ستر ایک ۔ جو
کچھ کرتیاں سوں آنکھیاں ہور دل ، اسے سمجنے عاشق ہو نایا
بہوت عاقل ، یو بات بہوت باریک بہوت مشکل ۔ اس بات کے
مانے ، نعوذ باللہ نادان کچھ کا کچھ جانے ۔ دانا کوں فکر
سہ چڑے ، نادان ہنس پڑے ۔ اتنے پر بی کیا حپ رہینگے

کبا جانے کبا کیا کھینگے ۔ یو رمز نکات بولتا ھوں ' خدا کے راز کی بات بولتا ھوں ، بو عاشق ھور عارف کے سنگات بولتا ھوں۔ کہ عارف عاشق عاشق عارف ھے بالذات ، وو پاوے گا بو بات ۔ اس قطرے میں جیو ھور جیو تو مرتا نیں ، وو قطرا نا قیامت جیسا کا وبساچ ھے اس قطرے کوں کوئی تحقیق کرتا نیں ۔ کیتا کہوں اس بات کے مانے ، اس تی انگے خدا جانے ۔ غرض یو جیو ھور سب دل میں ھے ، ھزار ھزار عالم ھر ایک منزل میں ھے ۔ اے جتر سجان، انسان کوں نہنا نکو جان ، اگر خدا کوں پچھانے منگتا ھے تو انسان کوں پچھان ۔ جند کا جسم سو بند ھے ' بند میں جند ھے ۔ جنے اپنے باپ کے بند کوں دیکھیا ،اونے اپنے جند کوں دیکھیا ۔ اپس میں جائے گا تو اپس کوں دیکھے گا، اپنی ماھیت معلوم ھوے گی اپنے نفس کوں دیکھے گا بو تن جانہارا ھے آپے اتا لیچہ تی کر جدا ، جیو سوں توں جاناں سو خدا ۔ ابتی جو یو خدائی ھے ، انسانا کوں خدا نے ایسا بڑا پیدا کیا ھے کہ یو خدائی سب اس میں سمائی ھے ۔ ادھر ادھر دیکھ کر کیا ھوتا عجب ، اپس میں دیکھ کہ تجھ میںچھہ ھے سب ۔ یوں دیکھے تو سب ٹھار خدا ھے ، ھر یک ٹھار یک لذت جدا ھے ۔ اگر کوئی سمجنھار ھے ، تو جاں خدا نیں وو کون ٹھار ھے ۔ اگر خدا آفتاب ھو آیا تو ھمنا کیا حظ ، اگر چاند ھوکر دیکھلا یا تو ھمنا کیا حظ ۔ آدم کی صورت میں اگر کوئی خدا کوں پاوے تو سواد ھے ، آدم میں جکچھ ھے سو دیکھیا جاوے تو سواد ھے ۔ یہاں خوب اندیشں دیکھ اگر تجھے ھے نظر تجھے ھے نگاہ ، کہ خدا اپے بولیا ھے کہ اینما تولوافثم وجہ اللہ ۔ ایک راز کی بات کتا ھوں سن کہ وو

بات جداح ہے ، اس آیت کے معنے یوں ہے جدھر توں دیکھنا ہے
اودھر خداچ ہے ۔ اگر تجھ میں کچھ سناس ہے اگر تجھ میں ہے
کچھ دید ، تو مصحف میں یوں بھی آیا ہے کہ نحن اقرب الیہ
من حبل الورید ۔ خدا شہرگ تی نزدیک تر ہے ، ولے کیا فایدہ
کہ آدمی بے خبر ہے ۔ آدمی جس کام سب جبو لانا ہے ، خدا
نا امید نیں کرنا کچھ بی پانا ہے ۔ بے خبری دور کر خبردار
اچھہ ، دنیا دو دس کی ہے ہشیار اچھہ ۔ آنے ہمنا اس خاطر
پیدا کیا ہے کہ آسے سمجیں آسے یاد کریں اس
کے ہوویں نکہ غفلت سوں جیویں غفلت سوں کھاویں ،
غفلت سوں پیویں ، جنم اپنا غفلت سوں کھوویں ۔
جکوئی آسے سمجھیا ہور اس کی یاد میں رہیا وو انسان ، جکوئی
یو دو کام نیں کیا وو حیوان ۔ حیوان بی کھانا پینا ہے ، حیوان
بی جیتا ہے ۔ اگر لہو لعب سوں جیسے ، پس ہزار حیف ہے کچھ
نیں کیے ۔ خالی ہات آنا خالی ہات جانا ، واں خدا ہور رسول
کوں کیا موں دکھلاتا ۔ بحسب ظاہری پانچ وقت کا نماز کرنے
کا جوں شرط ہے ، تیوں نماز کے پچھے بی ہزار جنس کی عبادت
ہے ۔ وون عبادت کیے تو خدا کا دیدار رسول کی شفاعت ہے ، لاکھ
لاکھ عنایت ہے ۔ نماز کوں کھڑے رہے تو دل کوں پاک کر
کھڑے رہنا دل پر ہور کچھ نا لیانا ، جولگن نماز کرتے ہیں تو
لگن خداچ یاد آنا ۔ اگر یو بھید کوئی پایا ہے ، تو لاصلوٰۃ
الا بحضور القلب ،، بی آیا ہے ۔ نماز میں جکچھ پڑنا ہے سوں جانا
خدا سوں باتاں کرنا ہے ، یو ادب کی جاگا ہے یہاں زباستی کا ماذ
سب بسرنا ہے ۔ نماز یوں کرنا ، کہ نماز کرتے وقت یو دنیا اس

کے وہم میں نا گزرنا ۔ الحمداللہ ہور قل ھواللہ جکچھہ بڑے سو
اس کا معنا سمجکر پڑھے تو بہوت حاصل ھوتا ہے ، دل ادھر اودھر
نیں جانا اس کے معنیح میں اچھیا ہے دل خدا سوں واصل ھوتا ہے ۔
اس وقت یوں جاننا کہ وحدہ لاشریک لہ خدا ایک ہے ، حاضر ہے ،
دیکھتا ہے ' میں اس کی عبادت کرنے آیا ھوں ، بندا ھوں عاجز
ھوں اس کی درگاہ اپنی عاجزی لیایا ھوں ۔ کہ وو دل کا مالک ہے
دل کی خبردار ہے ' بے عیب پاک پروردگار ہے ۔ جتنا سکتا ' اپنا
دل کوں اس باتاں میں رکھنا ۔ اوس چیز پر جو مقصود کا خطرا
دل پر آیا بے اختیار ، آخر اس خطرے کا علاج ھونا ہے اسی ٹھار ۔
تو اس ٹھار خاطر خوب خوب اچھنا کہ سب مقصوداں بر آویں '
بلکہ اپس تی دسرے کچھ مقصوداں پاویں ۔ اگر اس وقت تجھے
دنیا کوں بسرنے کیں نہ ملی ٹھار ' تو یاد کر گور کا عذاب
قیامت کا پوجھہ بچار ۔ ادھر آدھر نکو جا ' دوزخ ہور بہشت تو
بی خاطر میں لیا ۔ ماں یا باپ مرتے وقت دیکھا اچھے گا وو وقت
تو بی یاد کر ، کہ اس وقت تو دنیا کوں دستی تھی ہور کیا
گزرنا تھا تیرے اوپر ۔ شاید یوں تو بی نماز کے وقت دنیا ٹک
فراموش ھوے ، بے ھوشی تیری جاے صاحب ھوش ھووے ۔ جنے
خدا کوں تحقیق جانیا ، ہور رسول کوں بر حق مانیا ' نماز کرنا
اس کا کام ہے ، نیں تو بھئیں پر سر رکھنا ہور آیت پڑنا یو یک
رسم عام ہے ۔ یعنے نماز کرتا ہے نیں نماز کرتا ہے ' خدا کوں واز
کرتا ہے ۔ اگر اوس دو باتاں پر کوئی استقامت پکڑیا ہے تو نماز
میں اس کا خاطر قرار اچھے گا ، نیں تو دل تمام خطرا خطرا ھو کر
سو ٹھار اچھے گا ۔ جکچھہ ہے سو خدا ایک ہے کر جاننا جو نے

رسول کوں رسول برحق ہے کر ماننانچہ ہے ۔ نا رسول کوں سمجھے نا خدا کوں بچھانے ، بو کیسی مسلمانی ہے کوں جانے ۔ یک گھڑی دنیا کا دھندا چھوڑ خدا کی عبادت میں رہبا نیں جاتا ، و و کبسے جو تمام عمر چھوڑے ھیں اجھوں بی چھوڑناج دل پر آنا ، جکوئی صاحب ہے دیتا دلانا ہے اس سوں دل جوڑنا ، آسے ہرگز نا چھوڑ نا جس تی سب کچھ پانا ، اس کی عبادت میں ہور خطرے کوں کبوں میانے میان لیانا ۔ جکوئی صاحب دل ہیں انو کے دل اس گل میں نا بھاسین ، انو کے دلاں پر ایسے خطرے ہرگز نا آسیں ۔ خدا بغیر دل میں تی سب کاڑے ، یجھیں خطرے کیوں آتے آڑے ۔ اگر اس کے دل پر کچھ باقی اچھے گا تو ہور خطرا آوے گا ، اس کے مشغولیت میں خلل بھاوے گا ۔ انسان نے اتنا تو حاصل کرنا ہے کہ بارے نماز کیے لگن آسے خدا بن کچھ یاد نا آوے ، اس دنیا میں آے کوں کچھ بی اپنا کام کرنے پاوے ۔ جیپ ناچیز ہو نا جاوے کہانے سنبج کا اگیا ہے ، مرنابسر کے سنبج کا لگا ہے ۔ اگر پھتر پر توں سر پھوڑے گا ، تو بی کوئی تجھے جیوتے نا چھوڑے گا ۔ سو تا ہے لگن مرنے کا کام کر کچھ کرنے کا کام کر جونے تی کچھ حاصل کرنے سکتا ہے اگر نو آخر مرنا ہے مرنے کوں نکو بسر ، بلکہ جو تبج مر ۔ خداج کا یاد خداج کا ذکر ، جکوئی جو تبج موا آسے مرنے کا کیا فکر ۔ اس دنیا میں مر رہنا ، اپنا کام کر رہنا ۔ اپنا کام آپ سوں کیتا بچارے ، کیا حاجت ہے جو آسے ہور کوئی آتارے ۔ جکوئی جیونے خاطر پکارے گا ، عزرائیل آسے آکر مارے گا ۔ بوڑے کوں کنے پکاریا نیں ، موئے کوں کوئی ماریا نیں " موتوا قبل ان تموتو" حدیث

بی یوں آئی ہے ' اس جیو نے کے معنے سمجائی ہے ۔ کرنے کا سوں نہیں کرتے ہور نہیں کرنے کا سوں کرتے ، بسرنے کا سو یاد رکھنے ہور یاد رکھنے کا سو بسرکرتے ، یک ساعت تو بی **دل صاف** رکھنا ' دنیا کا کچاٹ دل تی دھونا ' تقوے قرار رکھہ خاطر جمع کرنا گھابرے نہ ہونا آینہ صاف اچھے گا تو خدا کے نور کا جھلک اوس میں پڑے گا ' دل روشن ہوے گا بہوت بلندی پر چڑے گا ۔ خدا کے حضور کھڑے رہ کر ایک جیو سوں اپنا دل کھولنا جکچہ اپنا مدعا اچھے گا سو نماز میں خدا سوں بولنا ۔ نماز میں خداج سنگات اچھنا ، خداج سوں بات اچھنا خدا سوں اختیاری کرنا ، خدا کوں اپنی بے کسی دکھلانا زاری کرنا ۔ جو نماز کوں جاے تو یو جاننا کہ ابے خدا کے حضور جانا ہوں آنے فرمایا سو سو اوس کی فرمود گی بجالیانا ہوں ۔ خدا کوں حاضر ناظر کر جاننا ، آفرینندہ قادر کر جاننا ۔ کہ آنے بندا کیا ہے ، جیو دیا ہے ۔ آسے سمجکر جنے اس کی عبادت کیا وو بہوت بڑا ' اسے سمجکے گنج میں تی جنے کچھ لیا وو بہوت بڑا ۔ اول اس دنیا کے بود کی یک ذرا خاطر میں نا لیانا ، پچھیں عبادت کرنے خدا کے حضور جانا ، تو دیکھنا کہ دل کہاں جاتا ہے ، ہور کیا صفا پاتا ہے ، دل پر کیا کیا خدا کا تجلیات آتا ہے ، اس پانچ وقت ظاہری نماز کے خارج جو عبادت ہے سو شغل ہور ذکر ، یو بہوت دور اندیشی یو بڑی فکر ۔ یو مرداں کا کام ہے ، یو صاحب درداں کا کام ہے ۔ یو خدا کے خاصے عین خدا کے خلوت میں محرم ، بے یاد ہرگز خالی نیں انو کا آتا جاتا دم ۔ ابے ہور اپنا خدا ، باقی دل تی سب کیے جدا ۔ انو کا ہمراز انو کا محرم اللہ ، چڑتا دم لاالہ آترتا دم الا اللہ جو لا الہ الا اللہ کا سمج دل میں ثبوت پایا '

خاطر میں بی خوب آیا ، خدا نے یاں کچھ سمجایا ۔ بچھیں جڑتا دم آنر تا دم بی اللہ اللہ کہنا آیا ہے ، بندا خدا سوں یار ہوتا ہے بندا خدا کوں بھاتا ہے ۔ جیوں شراب کی مستی جڑتی ،تیوں محبت کی مستی چڑتی، بندےہور خدا میں داری بڑتی بڑتی عاشقیت ہور معشوقیت آ کر کھڑے رہنی ، ناز ہور نیاز کماں ناناں کتی ۔ محبت زور ہویا ، کام کچھ ہور ہوتا ۔ جکوئی اس ٹھار محبت کا بیج بوتا ہے ، رہتے رہنے بھنگے ہور اس کیڑے کا قصا ہویا ہے ۔ منصور یہانچہ آ کر بولیا مطلق ، کہ میں ہوں مینچ ہوں اناالحق اناالحق ۔ بو بندے ہور خدا کا وصال ہے ، بو عشق کی کمالیت کا وصال ہے ۔ عشق ایسا ہے کہ عشق تی ایسے کاماں بہوت ہو آتے ، بعضے عاشقاں دکھلاتے ، بعضے عاشقاں چھپاتے ۔ بعضے کتے دکھلانے میں سواد ہے بعضے کتے چھپانے میں ، ہر یک کوں یک قسم کا وقت تھا ہر یک زمانے میں ۔ بعضے عاشقاں یا عارفاں عشق یا عرفان کے زور سوں خدا کہوائے ، بہوت خوب نہے عاشق تھے عارف تھے سہائے ، یونچہ ہے تو کہوایا جائے ۔ اما انااللہ یعنے مینچ خدا ہوں یو بی وصال تو ہوے ، یو بی کمال تو ہوے دو بی حال تو ہوے ۔ ولے میں ہور خدا بو دو ہوے اس نہایت یگانگی سوں یو بی دوئی کا مقام ہے ‘ دوئی تو واں لازم نہیں آتی جاں عشق تمام ہے ، دوئی دور کرنا بو تو عشق کا عین کام ہے ، انا اللہ کا معنا عشق کتا سو عاشق کوں فام ہے ۔ جو عشق انا کہنے پر آتا ، تو عاشق پورا مقصود پاتا ۔ سب آپیچ ہوتا ، انا اللہ میں کا دوئی پنا دور ہو جاتا ۔ یہاں اپنا اپیچ یار ہے ، وحدہ لاشریک لہ کی ٹھار ہے ۔ یہاں اپنا عشق اپس سوں دھرتا ،

یہاں اپنی پرستش آپے کرنا یہاں نوراً علیٰ نور ہے ، یہاں آپیچ
سب جا گا بھر پور ہے ۔ حضرت جو خدا سوں ملنے گئے تھے معراج
کی رات ، تو پردے میں تی یوں آئی بات ، کہ صبور کرو خدا نماز
کرتا ہے ، یعنے اپنا شغل اپس سوں دھرتا ہے ۔ وو نماز کتے سو
یو نماز ہے اگر کوئی پچھانے گا ' جکوئی محرم راز ہے سو جانے گا ۔
جو تحقیق ہوا ابیں آپ ، نہ آسے ماں نہ آسے باپ ۔ احد ہوا
لم یلد ہوا ولم یولد ہوا ، احد تی گزریا بے حد ہوا ۔ جو کوئی
اپنا عشق اپس سوں دھرتا ، وو دسرے کی نماز کیوں کرتا ۔ اسے
اپنی عبادت سے فرصت نیں یک تل ، بولی اپس سوں آپی گیا ہے
مل ۔ تحقیق بونچہ ہے ، جیوں کہا گیا تیونچہ ہے ۔ اما یک انااللہ
واں عشقی ہے وو یک انااللہ واں عرفانی ہے ، اگر یو دونوں حاصل
ہیں تو زہے سعادت تمام شادمانی ہے ۔ اگرچہ عشق ہور عرفان
ذکرا یک ہے ولے ہوے دوٹھار ، عاشق مست ہے عارف ہشیار ۔
انااللہ کے مقام پر ہم عشق میں ہم عرفان میں جکوئی کامل ہے وو
ہمیشہ کھڑا ہے ، ولے انا پر آنا ہور بشریت بالکل آس تی جانا
یو مشکل نو کام بھوت بڑا ہے ۔ اگر کوئی عاشق یا عارف اس
ٹھار یو سمجکر کرنا ہے کچھ فرق ، تو انا پر آنا یکھادے وقت بے
اختیار میسر ہونا ہے الحال کالبرق ۔ تمام بشریت کس تی گئی
ہور کس تی جاتی ، نہایت دور ہوتی ، یک وقت یک تل اس حد
لگن آتی ۔ تو یو انا پر آنا ہور یو انا کہوانا یو اپس تے آپیچ کچھ
آنا ہے ، نہ یہاں اپس کا بھانا ہے ۔ اگر یو آپے میانے آوے
اور اپس کوں یوں کہواے ، نعوذباللہ کافر ہوے یا مردود
ہوجاوے ۔ انا پر آنا بھوت مشکل ہے ، انا کا تمام علم کسے حاصل

ہے ۔ واللہ باللہ تا اللہ محمد، (ص) نے یہانچ کہیا لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ
نیں تو کیا محمد کوں یو حال نہ تھا ، یو وصال نہ تھا یو قال
نہ تھا ۔ بشریت مطلق جانہاری نہبنج ، یو درست نیں کہینج ۔
انا کے مقام بغیر جیتے مقام ہیں وو سب حال ہے ، یو وصال
ہے ، قرب کا انداز ہے معشوق کا ناز ہے ۔ ہمت کا امداد ہے ، عشق
کا اتحاد ہے ۔ جو لگن بشریت اس میں باقی ہے ، تو لگن انا اللہ
کہنے کے مشتاق ہے ۔ بشریت کی دھن ، آنا اللہ لگن ۔ اللہ کا عشق
یاں لگ انپڑتا ہے کہ تو انا اللہ کہتا ہے ' یچھیں رہتے رہتے یو
یکھادے وقت انا کے مقام پر آیا تو انا اللہ بی کہنا رہتا ہے ۔ انا
کے مقام پر جو آنا ہے سو لی مع اللہ کے وقت کا مانا ہے ۔ یاراں
ہو انصاف کرو ' دل کوں صاف کرو بہوت نکو لاف کرو ۔ کہیا
مانو ، اپس کوں پچھا نو ۔ یا نا جان کر با مستی سوں یا دیوانگی
سوں لئی کچھ کہیا جاتا ہے ، ولے جکوئی سمجھا وو بی اپنی
جاگا پر آتا ہے ۔ عربی میں یوں دیے ہیں خبر ، کلام المجانین
لا تعتبر ۔ اما جوں ابتدا تی ، رسول خدا تی ، ذکر اشغال کا
قاعدہ آتا ہے ، تیوں بیان کیا جاتا ہے ۔ کہ انسان انا اللہ ہوا اچھوبا
انا ہوا اچھو اول تو واجب ہے اپس کوں یہاں بسرنا ، ولے بلا اختیار
خدا خدا بولیا جاتا ہے آسے کیا کرنا ۔ پس معلوم ہوتا ہے کہ
انا بی معشوقیت کے کمالیت کا مقام ہے ، جس کوں سمج میں
سمج ہے جس کوں فام میں فام ہے ، آسے یو فام ہے ۔ اگر چہ خدا
سوں مل خدا ہوا ہے عشق رکھیا نیں جدائی ' اما اتنا ہوے پر
بی بشریت سوں مل چلتی ہے خدائی ۔ انا اللہ و انا کا تو لگیا ہے
دھندا ، ولے جو بشریت کی احتیاج سیانے میان آے تو وو خدا

سو خدا یو بندا سو بندا ۔ بیت :

گشتم تمام جمع و پراگند گی کجاست
سر تا بپا خدا شدم و بند گی کجاست

اما جو ابتدا تی ، رسول خدا تی هوا هے، سو روا هے۔ بندا اگر خدا هوا تو خدا کے کام کرنا ' خدا کے کام اگر هات نیں هوے تو اے بندا هوں کر فام کرنا ۔ قطرا دریا تی واصل هوا دریا قطرے کوں حاصل هوا ۔ ولے بو کیا اپے بالذات دریا هے ، دریا قطرے میں بهربا هے ۔ عجب قطرا هے وو جس میں دریا بهرتا ' قدرت دیکهو قطرے کوں دریا کرتا ۔ تو دریا میں دریا سماتا ' قطرے میں دریا کیوں آتا ۔ جنوں یاں کهڑے هیں ، انوں بهوت بڑے هیں ۔ انسان جو اس مقام پر آتا هے ، تو لئی کچه کهیا جاتا هے ۔ یو سب عشق هور عرفاں کا زور هے ، مبادا توں جانے گا کچه هور هے ۔ یو بات تحقیق سب وونچه هے جو یاراں جانے ، اما ٹک ولے هے درمیانے ۔ ایکیچ تها سواد کی خاطر ایک کے دو هوے ، یعنے یو تهے سو وو هوے ۔ لااله الا الله کا ذکر اول چند روز زباںسوں کرتے هیں ، خاطر قرار رکهه دل کوں ٹهار رکهه بهوت دهیان سوں کرتے هیں ۔ جو یو ذکر آسے خوب وضا سوں بهیدے ' یو فکر آسے خوب وضا سوں بهیدے ، اس ٹهار پر آیا ، محبت حاصل هوئی یهاں کا لذت پایا ۔ بعدازاں الله کے اسم کے ، اس قسم کے ' ذکر کرتے هیں که زبان کوں اس ذکر کا اثر نیں انپڑتا ، زبان کهاں هے که زبان کوں خبر نیں انپڑتا ۔ جاں اس ذکر کوں ٹهار هے ، واں زبان بیکار هے ۔ اس جاگا پر فکر کرنے که یو بے زبان ذکر کرتا سو کون هے ، اپس میں اے هزار

هزار فکر کرتا ہے سو کون ہے ۔ یو ذکر اس حد لگن انپڑتی ہے کہ ذاکر مذکور ہوتا ہے ، ظلمات سب نور ہوتا ہے ۔ لطافت آتے ھی کثافت سب دور ہوتا ہے ، غایب حضور ہوتا ہے ۔ خالی سب بھر پور ہوتا ہے ۔ جو بے زبان بولتا وو تو بیچون بے چگون ہے ، بے شبہ بے نموں ہے ۔ سنتا ہے ہور کان نیں ، بولتا ہے ہور زبان نیں ۔ جکچہ ووکتا ہے سو ہمیں کرتے ، اگر مرو کتا ہے تو مرتے ۔ دوڑتے ہیں جدھر وو دوڑاتا ، آتے ہیں جدھر وو لیاتا ۔ ہمنا چارا نیں ہمیں بچارے ، جکچہ وو فرماتا سو کون ہارے ۔ ولے کدھیں ہماری بی بات سنتا ہے ، ہمارا بی دل ہات لیتا ہے ' ہمنا سوں بی مل چلتا ہمنا بی دلاسا دیتا ہے ۔ غم کے وقت یاری کرتا ، خوشی کے وقت دلداری کرتا ۔ آپڑے کوں کام آتا ' مرنے کی جاگا تی بچا لیاتا ۔ خوش دل کرتا ہے ' مراد حاصل کرتا ہے ۔ وو بے چون بے چگون بے زبان بات کرتا ہے ۔ سو اسے بی بے صورتی سوں نور کی صورت ہے ' بہوت پاک بہوت لطیف صورت ہے ۔ اتنی نازکی ہے جو دکھلائی نیں جاتی ، جیتا کہے بی کہنے میں نیں آتی ۔ اگر کہے تو بی کوئی یکایک پتیاسی نا ' یو دریا کسی قطرے میں آسی نا ۔ بیج میں جاکر جھاڑ کوں کون دیکھیا ہے ، کنکر میں گھوس کر پہاڑ کوں کون دیکھیا ہے ۔ تارے میں آسمان کیوں سماتا ، ذرے میں آفتاب کیوں دیکھیا جاتا ۔ محال یو حال خدا کرے توجہ ہووے ، اس حال وصال خدا کرے توجہ ہووے ۔ یو بات جو آتی سو خدا تی آتی ، جاں تی آتی وو خدا ۔ یو خوب پچھاں جاں تی بات آتی وہاں جاتی ۔ باتیچہ میں جو بات دھونڈیا سو ہوا سر گرداں ، ہور عام خاص سب ہور عالم سب یاں

حیران ۔ هور جس پردے تی بات بھار پر آنی ' سو روح " قل الروح من امر ربی ،، حسبے امر خدا کتے یو روح کا مکان ، نوچه روح تی بات همنا پر آتی دو همیں بولنے که همیں انسان ۔ بعضے وقت یوں هوتا ھے که عالم غیب کا مدد هوا روح هور انسان اپس میں آپے بات کنے هبی مل ، ولے دو بهید کوں سمجنا بهوت مشکل ' کسے ھے دل ' کون ایسا کامل واصل ۔ اس غیب کی هوبت میں تی بات هزار هزار جنس کی آتی ، انسان کوں خدا عقل دیا ھے تو هر یک بات هر یک جاگا سمجکر کہی جاتی ۔ وهاں تی جو کچھ آیا هور آنے بھار بھایا ، تو مجذوب هوا دیوانه کهوایا ۔ بے سد بے هوش هوا ' کیا کتا کیا نیں کتا فراموش هوا ۔ بے بند هوا بند چھٹیا 'آدمیاں میں تی آٹھیا ۔ یو لا ابالی درگاه ' یاں کیا فقیر کیا بادشاه ۔ گناه هور ثواب سب بهار ھے ' دل میں خداچ کی ٹھار ھے ۔ ولے عارف کوں ضرور ھے دو تحقیق کر جانے ' نفسانی خطرا هور رحمانی خطرے کوں سو پچھانے ۔ نفسانی شیطانی خطرے کوں سر بھار کاڑنے نا دینا ' اس خطرباں کوں بهوت قید سو رکهنا ' جاگا نازک ھے پردا بهاڑنے نا دینا ۔ نعوذ با الله اگر یو نفسانی خطرے بهار نکلے ' نڑری پر پاوں دے گلا چکلے ۔ گنه گار یو خطرے کرتے هیں ' شرم سار یو خطرے کرتے هیں ۔ اگر مرد ھے توں صاحب حال ' تو اس نفسانی خطریاں کوں سنبهال ۔ تیرے رهزن سو یوچه هیں ، تیرے دشمن سوچه هیں ۔ دشمن کوں پتیانا خوب نیں ' انو میں مل جانا خوب نیں ۔ پوچ بچار کے وقت بلا تجهه پر بهائینگے ' آپے میانے تی نروالے هو جائینگے ۔ اس وقت کیا توں انو کوں پکڑنے پاوے گا ' کدهر دهو نڈے گا

کھاں تی لیانے جاوے گا ۔ کام بھوت کبل ' اگر توں عاقل ہے تو دیکھ چل ۔ جھاڑ پہاڑ خاک بارا ، آتش آب چاند تارا ، ابھال آسمان آفتاب ، یو چھپے نیں حجاب ۔ اگر کس پر کھلے ھیں ھور کس تی دیکھا جاتا ہے ، تو دانش کے انکھیاں سوں خدا سب میں ہے بے چونی بے چگونگی کی وضا سوں دس آتا ہے ۔ دیکھن ھارا ھوے تو دس آوے ، دھونڈھن ھارا ھوے تو پاوے ۔ پیر مرشد تو بولنے کا بولتا ہے ، ولے اس کا طلب آس پر کھولتا ہے ۔ جس طالب کا مطلب کمال ہے ، وو خالی نیں البتہ اس پر کچھ حال ہے ۔ اگر پھتر سو برس پانی میں اچھے گا پھوڑے تو پھتر سوکھا ، کوڑ آدمی اوپر چکنا دستا دروے میں سب روکھا ۔ جنے ریجھیا وو بھتر بھیجیا ۔ جس طالب کوں طاب کا زور ہے اسے پیر مرشد کا صحبت اثر کرتا ہے ، جس طالب کوں طلب کا زور نیں پیر مرشد کیتا بی کبھو کیا فائدا کچھ یاد نیں اچھتا سب بسرتا ہے ۔ جوں حافظ کتا ہے کہ — بیت

گوہر پاک بباید کہ شود قابل فیض
ورنہ ہر سنگ درو لو لوئے مرجان نشود

جو طالب جس ٹھار ہے ، سب اس کی طلب کا یار ہے ۔ طلب باندیا دروازہ کھولتا ، طلب بلاتا طلب بولتا ۔ طلب مطلب کوں انپڑاتی ، وہی طالب جس پر طلب تمام آتی ۔ لاالہ‌الااللہ کی ذکر یوں ہے اللہ کے ہے جو لا کتے ھیں تو زمین ھور آسمان کوں فنا کر جاننا ، اپنا وجود جملہ جہان کوں فنا کر جاننا ۔ جو طالب اس شغل کے دنبال ھوا ، یو تصور اس کا کمال ھوا پیچھیں اسے دستا سو اوپر کا چھلاتا سب دور ھوا ، بھیتر نور

بے زبان بولتا سو رہا ، جو یو بی اس لا کے سنگات فنا ھوا ، بعد ازاں اس بولتے کوں جو بلاتا وو رہا ۔ الااللہ کے کتے سو وو چہ ھے ، طالب کوں اتنی مشقت اس ٹھار تو جہ ھے ۔ عشق عشق کر عاشقاں کونچے کونسے پکارتے ، منصور انا الحق کہا اگر انا العشق کتا تو ھرگز آپے نا مارتے ۔ خدا شاھد تھا ، معنا واحد تھا ۔ بندا جو اپس کوں تمام دور کیا ، نور کیا ۔ بوجھیں بندے میں خداح رھنا ھے ، نیں جانتا سو کچھ کا کچھ کتا ھے ۔ خدا اپس کوں خدا ھوں کر بولنا ، خدا ھوں کر بولنے بندے کوں کاں ھے سکت ، یو بولتا سو ھور کوئی ھے کون سمجنا ہو گت ۔ کسے قدرت ھے جو یہاں لگن آوے ، ھور خدا بندے کا بھید پاوے ۔ یو ''الانسان سری و انا سرہ'' کا ٹھاؤں ھے ، یہاں جدائی کی جاگا نیں خدا ھور بندے کا ناؤں ھے ۔ ایک جھاڑ ایک ڈالی ، سمج آکر دوئی ڈالی ۔ جھاڑ ڈالی کوں جدا کر نکو جانو ، ڈالی تی جھاڑ سہاتا ھے پچھانو ۔ پھول پھل سب ڈالیاں کوں آتے بار ، پھول ھور پھل ھور ڈالی جھاڑ کا سنگھار ۔ عارفاں جیتے نشانیاں دیتے نادانان چپ اپس کوں جدا کر لیتے ۔ دل میں دوئی آنی ، ڈالی نے جھاڑتی جدا کر جانی ۔ ایک جھاڑ آسے کیتاں ڈالیاں سن ، ھر ایک ڈالی میں جنس جنس کے گن ۔ اس ڈالیاں میں بھی رنگ رنگ کے پھلے ھین پھول ، پھول کتا میں ڈالی تی آیا ، ڈالی کنی میں جھاڑ میں تی آئی ، سب جھاڑ ھے نکو بھول ۔ بندے کوں اگر خدا کوں اپڑنے کا طلب ھے ، تو آسے بی پیر مرشد ھی یک سبب ھے ۔ جنے جاں انپڑیا ھے سو یک سبب سوں انپڑیا ھے ، اپنے طلب سوں انپڑیا ھے ۔ انسان کے دل میں جو خطرا آکر

دوئی پاڑتا ہے وو خطرا اگر دور کرے تو تمام اپس کوں نور کرے ۔ ذات کوں انپڑے، بات کوں انپڑے، کل کائنات کوں انپڑے۔ بنذا بندگی تی جدا ہوے، آپیچ خدا ہوے۔ اول دودیچ تہا دود کا دہیں ہوا دہیں کا چھاح ہوا تمام، چھاج میں مشقت کرتے کرتے کچھ نکلیا آسے مسکا رکھے نام ۔ جو مسکا آگ کی آنچھ کھایا ' ہور صورت پایا گھیو کہوایا، دود اپس کوں گنوایا ۔ بندا بونچہ اپس کوں گنوائے، تو خدا کہواوے۔ اگر خدا میں فنا ہونے سنگتا ہے تو نوں اتنا جان، آپے نا اچھا سیانے میاں ۔ آخر دودیچ جموے نو دہیں ہوتا ہے، دودیچ چھاح مسکا گھیو ہوکر کام کس کا کیں ہوتا ہے پچھیں اس گھیو میں یک سباس ہے کہ آسے ووچہ کہتے ہیں، بندے میں خدا نوچہ کتے ہیں ۔ اپس کوں پاک کر خدا سوں انپڑنے میں ہنر ہے، نہ لوگاں سوں لڑنے ہور جھگڑنے میں ہنر ہے۔ اگر مرد ہے تو اپس سوں لڑ اپس سوں جھگڑ، دسرباں کا دنبال نکو پکڑ ۔ اپس سوں جھگڑے گا تو ہاتھ میں آئے گا دل، کسی سوں جھگڑے گا تو کیا حاصل ۔ ہر یکس کوں بکجاگا رکھے ہیں نجھے جھگڑنے سوں کیا غرض، یو خدا کے کاماں ہیں اڑنے سوں کیا غرض ۔ آسے کوئی واں رکھیا ہے تو وو واں رہیا، تجھے اس سوں لڑو ککرکوں کہیا ۔ خدائی کے دعوا کرتا، نیں ڈرتا ۔ آدمی نے خدا کے کاماں سمجکر چپ رہنا، کسے کچھ نا کہنا۔ سبیچ اپنے خدا کے ادھر ڈھلے ہیں ' برے کوئی نیں سب بھلے ہیں ۔ سب میں عشق ہے سب میں عشق کی مستی اباتی ہے، خدا کی خدائیچہ یوں چلتی ہے ۔ جو آیا سو کچھ کچھ بولیاچ ،

اَحر بردا کھولیاج ۔ بشریت کے منزلاں جتیاں بو چل کر آیا خدائیت کے منزل تلک ، دل نلک ۔ انتے منزلاں پر بھی یکھادے وقت آسے گذر بی ھوتا ھے ، خدائیت آئی تو کیا ھوا بشریت بی اس میں اچھتی ھے ، جاتی نہیں ، بشریت بی یک قسم کی خدایت ھے ، دل کا طلب کدھیں اس پر بھی ھوتا ھے ۔ بو راج ھی اس کا تمام کاج ' اس سوں آج نہیں اچھتا ، چندان بشریت کا محتاج نہیں اچھتا ۔ یو ھور ھے اس کا خاصا منزل ھے کئیں ، دو اگر ھے تو ھے نئیں تو نئیں ۔ بادشاھاں رات دیس تخت پریچہ نہیں بیٹھے اچھنے ھیں ، اپنے محلاں میں بی سیر کرے ھیں ، سب انوچہ کا ھے ائو دل منگیا تو آدھر بی رغبت دھرتے ھیں ۔ واصل پر کامل پر اس بات تی کچھ قصور نہیں آتا ، بعضے لوگاں اندھلے ھیں ، یوں نماسا آنو تی دیکھا نہیں جاتا ۔ یو نادان اپیچہ رھینگے بکار بکار ، اندلیاں ھور احمقاں کے باتاں کوں کیا اعتبار ۔ اپنی خاطر کوں بکارتے ، جھک مارتے ۔ یوں بادشاھاں کی باناں کا داب ھے ، مفلوکاں کوں سننے کا کاں باب ھے ۔ یکھادے وقت چار حرام خوراں حرام خوری پر آتے ھیں تو پادشاھاں بی آزار پاتے ھیں ۔ ولے بھی پادشاہ سو پادشاہ سر زور ، مفلوک سو مفلوک حرام خور ۔ جو عاشق کوں عشق حوش میں آکر ' خروش میں آکر جالنا ھے ' اُچھالنا ھے ۔ اگر حوں عشق کمال کوں انپڑیا تیوں عرفان بھی کمال کوں انپڑے ، تو ھزار مشقت سوں جوں تیوں سنبھالتا ھے ۔ عاشق بد مست ھوکر بھرے شیشے کوں نہیں پھوڑتا ' جیتا مست اچھو ' جیتا بے خبر اچھو ھوشیاری کوں نپٹ نہیں چھوڑتا ۔ ھم ھوشیار اچھنا ھم مست ،

بو حال هر کسی نہیں دیتا دست ۔ مستی اپنی ابس میں سما کر رهنا ، نہیں کنے کی بات جان نا کہنا وان نہیں کہنا ۔ عشق چھپتا نیچ یو خلا صا ہے آس کی هستی کا ، ولے فرق اس میں مستی هور بد مستی کا ۔ جو بد مستی آتی ، جو بر لیاتی ۔ جو عشق هور عرفان میں یاری هوتی ، دو مستی اس کوں عین هشیاری هوتی ۔ جاں عشق هور عرفان هوتے یک وجود ، واں عالم آکر کردا سجود ۔ یو عشق هور عرفان کا وصال ہے ، اما محال در محال ہے ، بڑے نصیب آس کے جس پر یو حال ہے ۔ انئے پر بی عشق پادشاہ ہے اگر جوش میں آیاچہ تو آیاچہ ، نس سمایا تو نس سمایاچہ جو یو اپنی وادی پر آتا ہے ، تو سب علم آس مں سماتا ہے ۔ غرض ایسے مست کوں عرفان کمال در کار ہے ، نیں تو ایسے مست کوں کچھ کا کچھ کرنا کتا بار ہے ۔ عشق میں اتناچہ منا ، محرست کی بات نامحرمان کنے نا کنا ۔ نہیں تو عشق ہے ، عشق کا سخن کہیا جاتا ہے ، نہیں کہے تو کیا رهیا جاتا ہے ؟ اگر بو بات جسے کتا ہے آسے فام ہے ، تو اس بات کہنے میں بہوت آرام ہے ۔ یکس کے درد دل * کوں یک انپڑتا ہے ، یکس کی بات کا اثر یک کوں چڑتا ہے ۔ دونوں مست ، دونو ڈلتے ، رازاں کے پردے کھلتے ۔ یکس تی یک فیض پاتا ، خدا خوش رسول کوں بھاتا ۔ زاهد کوں نکو پلا یو شراب ، نہیں تو توں هوے گا خراب ۔ خلوت میں جو کوئی آتے هیں ، ایسی باتاں سونچہ مارے جاتے هیں ۔ خلوت میں کا پیالہ بہار کے لوگاں کوں پلانے جاتے ، پچھیں جیسا آپی کرتے ویسا پاتے ۔ اس مستی میں آکر آپے سد نا دھرے ، تو

* داد ۔

کوئی کیا کرے۔ ہر یک بات سمج کر کنا ہے' آپس میں اپے گرج کر کنا ہے۔ منصور محبت میں مست ھوا' "اناالحق" اُس کے مستی کا اُبال تھا' نہ کہ جوں یو نادانان سمجھتے ہیں کہ منصور کوں کچھ وو خیال تھا۔ آنے حق بولیا، لوکاں آسے ناحق مارے جھک مارے' دنیا میں احمق بہت ہیں، نا سمجھہ کر ایسے کام کرن ہارے۔ یو محبت کے پیالے کے چالے تھے' یو محبت کی بے خودی کے اُلالے تھے۔ بندہ اگر آپس کوں سمجھہ کر خدا کہے تو پنپانے کی بات ہے' یا جھوٹ ہے یا دیوانہ ہے یا مستی کی دھات ہے۔ دیوانے کوں، جھوٹے کوں' مست کوں سمجھا جاتا ہے' نہ کہ دیوانے پر جھوٹے پر خون لازم آتا ہے۔ بھوتاں نے اس محبت کے باٹ میں اپنا سر بھائے اپنی جرأت دکھاے ولے قبول پڑیا سو منصور کا سر اُس سر میں تھا کچھ سر۔ یو وو درگاہ نہیں کہ یہاں کسی کا سر قبول دڑے، سرپا بلند ہوے تو اس بلندی پر چڑے بیت۔:

تا کہ از جانب معشوق نباشد کششے
کوشش عاشق بے جارہ بجاے نرسد

کتے ہیں، کتیک طالباں اپنے مرشد کوں پوچھے، اپنے سد کوں پوچھے، کہ ظاہر کی صورت تماری دیکھتے ہیں اپنی باطن کی صورت ہمنا کوں دکھلاؤ۔ وو مرشد کامل تھا' واصل تھا، صاحب دل تھا۔ بولیا کہ تمہیں جاں عاشق ہوتے ہیں وہاں دونوں میں جو عشق ہور محبت ہے، ناز و نیاز ہور لذت ہے' راحت ہور مشقت ہے، وو میں ہوں۔ منجھے دیکھو، منجھے سمجھو، منجھے پاؤ۔ ولے ہر ایک نادان تو

هر ایک ناقص تی بو بات ٹک چھپاؤ ۔ بو "اناالعشق"، کا مقام ' عاشق جانتا ہے ' عابد کوں یو کاں فام ۔ نوں جانتا آس کا وو جانتا کہ تیرے پر عاشق ہیں، تمہیں دونوں بھی میرے پر عاشق ہیں ۔ میں ترساتا میں نپاتا ، میں آگ لاتا ، میں جلاتا ' آس جلنے میں کیا ہے سو دیکھہ ' آس تلملنے میں کیا ہے سو دیکھہ ۔ وو جلنے میں ہے ہور جلتا نہیں ۔ وو تلملنے میں ہور تلملتا نہیں ۔ اے عاشق ! اے رہ رو ! اے نیک ! تو کئیچ دیکھتا ہے تو آس دیکھنے میں کیا ہے سو دیکھہ ' اس دیکھنے میں بی ایک شخص دیکھتا تو کسے خبر بچھ نہیں ، سب یہانچہ بے خبر ہو جاتے ، وہاں کا کسی میں انربچہ نہیں ۔ وو ووچہ ہے ، جکچھہ ہے سو بوچھہ ہے ۔ یعضے سب کوں ذاتیچ کر جانتے ، سب کوں ذاتیچ کر بچھانتے ۔ ولے یہاں بات ہے ' یہاں برد یہاں شہ مات ہے ۔ جوں ہمارا وجود ہے ہمارے سنگھات ، تیوں ہے یو ذات ہور صفات انکھی کوں دیکھہ کنے تو دیکھتی ، ہات کوں کچھ لیا کتے تو لیاتا ، پاؤں کوں بیٹھہ کتے تو بیٹھتا ' آٹھہ کتے تو آٹھتا جدھر جا کتے آدھر جاتا ۔ ہات ہور پاؤں ہمارے ہیں ہمنا سوں ہیں ولے وو ہمیں نہیں ' یو سب ہمارے فرماں بردار ہیں ہمارے حکم باج کئیں جاسکتے نہیں ۔ اس وضا سوں ، صفات تابع ذات ہے ، جوں ہمیں ہور ہمارا ہات ہے ۔ یوں کتے ہیں سب کہ الانسان بنیان الرب ۔ جدھر ذات لے جاتا ، آدھر صفات بی آتا ۔ بندہ سو صفات خدا سو ذات ۔ عشق کوں خدا نزدیک عقل کوں خدا بہوت دور ، عقل غائب ہے کر جانتی ہے ، عشق جانتا ہے کہ حاضر حضور ۔ جو عشق کا غنچہ پھول ہوکر کھلے گا ' تو اس پھول

میں پاس ہے سو خدا البتہ ملے گا ۔ بات کا عالم بھوت بڑا عالم ہے ، کور باطن کوں اس عالم میں گزر کم ہے ۔ یو اپنے دل کا ریش دیکھنے کا جاگا ہے ' یو خوب اندیش دیکھنے کا جاگا ہے ۔ اگر کوئی چپ دیکھے گا آسمان ' کیا سمجھے گا بچارا ' جو بات نا آسی میانے میان ۔ بات خدا کی ذات میں ہے ' ظاہر باطن سب بات میں ہے ۔ جو کوئی بات میں آیا آنے خدا کوں پایا ۔ بو زبان سوں بولیے ہیں سو بھی باتیچہ ہے ' ہور دل پر جو خطر آتا ہے وو بھی باتیچہ ہے ' بو بات ہور جاگا اپنیچہ ہے ۔ جو بات نہیں آئی بجھیں جھبی سب خدا خدائی ۔ حیوان کا بھی یوچہ حال ہے ، ولے وہاں خطرے کا چال ہے ۔ ہور جبی بھیتر کی ہے ذات ' وہاں خطرا ہے نہ بات ۔ بھیتر ہے جاں لگن ' وو تمام سن ۔ زمین بہت بڑی اس میں نبی ہور ولی سمائے ہیں ' جائیں گے بھی خاکیچہ میں ہور خاکیچہ میں تی آئے ہیں ۔ آسیچ میں تی نکلے ہور اسیچہ کا نکلایا کہاتے ' آخر جائیں گے وھانچہ ھی نہ کیئں آتے نکیئں جاتے ۔ اما خدا کی شان ہور شوکت عدل ہور انصاف کی جاگا سو آسمان ۔ اگر آپس کوں کچھ مشکل پڑے تو دل سوں آسمان پر جانا ' اگر خدا سوں عشق بازی ہے ، ہم رازی ہے ' خدا باج ہور طالب نہیں ہے ' خدا سوں محظوظ ہونے منگتا ہے ، تو خلوت دل ہے دل میں آنا ۔ سب چھوڑ* باج دل میں رھیا نہیں جاتا ، یو اسرار ہر کسی کنے کہیا نہیں جاتا ۔ اس بات میں جیبان کے باوں کو بڑے ہیں گھٹے ، دلیچہ میں اچھنے خاطر بو عالم سب سٹے ۔ کتے ہیں کہ بات میں بات آتی ہے ' تو بات کہی جاتی ہے ۔ وہی حسن ہور دل کا گفتار ، جو بات کتے کتے جھوڑی تھی اس ٹھار ۔ القصہ :۔

---

* گٹے

نظر بولیا کہ اے بن کی بری ، اے نادر سندری ، اے دنیا کے سرگ کی ابچھری اے گنونسی گن بھری ! توں دل لائی ہے ، تجے بہوت بڑی ہوس آئی ۔ دوں حسن تجے دل سوں دل لانا سہاتا ہے ، دل کوں بھی حسن بہوت بھاتا ہے ۔ ولے میں کیوں تجے دل سوں ملاؤں ، میں دل کوں کیوں تیرے کنے لباؤں ، میں تجے کیوں دکھلاؤں ۔ بکایک کیوں لیا یا جاتا ہے ، کیوں ملایا جاتا ہے ۔ فرد :

میرے کہنے تی آنا ہے جو میں لباؤں
وو دل کیا اپنی بھاتا ہے جو میں لباؤں

دل کوں تیرے کنے لیانا ہے' سو خون جگر کھانا ہے ، یک پادشاہی کوں آلٹھانا ہے ، یک پادشاہی میں خلل بھانا ہے ۔ کچھ عقل ' کچھ تدبیر ، کچھ ہنر کرنا ہے' عالم عالم کوں زبر و زبر کرنا ہے ۔ سر کا خطر ہے ، جیو کا ڈر ہے ۔ عقل پادشاہ عالم پناہ ، ظل اللہ ، صاحب سپاہ ، حقیقت آگاہ ، جو دل بادشاہ صاحب سپاہ کا باپ آنے دل پادشاہ کوں تن کے کوٹ میں اسیر کیا ہے کیں نا جاوے کر تدبیر کیا ہے ۔ نہ کدھر جان دینا ، نہ کدھر آن دیتا ۔ کہ دل عاشق ہے ، جان ہے ، کیا جانے کیا کرے گا کر دل میں گمان ہے ۔ دل کوں تو اس باب بفا ہے ، ولے بڑے جو کچھ کرتے ہیں اس میں بہت نفا ہے ۔ فرد :

جو کوئی بند میانے کس کے سنپڑے
خدا بن حال کوں کون اس کے انپڑے

اس باپ کے حکم میں گرفتار ہے ، اپنے بھاتے میں نہیں ، بے اختیار ہے ۔ دل ہزار ہزار جاگا پھرنے تلملتا ، ولے وو باپ ہے

کیا کرے گا باپ سوں کچھ نہیں چلنا ۔ ما ، باپ ، مجازی خدا
انو کے حکم سوں کبوں ہونا جدا ۔ انو دنیا میں لے آئے ، انو
پرورش کیے ، انو بڈھائے ۔ انو سوں بے ادبی کیوں کرنا جائے ۔
انو خوش تو خدا رسول راضی ، انو خوش تو ہر دو جہاں میں
فتح بازی ۔ انو کوں ایس نے راضی رکھنا ، انو کی دعا لینا ،
انوں سوں ادب سوں چلنا ، انوں کوں دعا دینا ۔ یو بہت ادب
کی ٹھاؤں ہے ، تو یچہ لگن خوبی ہے جو لگن سر پر انو کی چھاؤں
ہے ۔ ماں باپ کی مہر دوسرے میں نا آسی ، یو مہر کوئی دوسرے
میں نا پاسی ۔ بڑا مکہ بڑا مدینہ سو ما باپ ، صبا اٹھہ انو کاموں
دیکھے تو جھڑتے سب پاپ ۔ اگر خدمت میں اپنا جنم کھوے
گا ، تو بی ما باپ کا آبرائی کوئی کیا ہوئے گا ۔ ما باپ کی رضا
میں چلنا ہے سو وو ادب دار ، بہوت نیک بخت برخوردار ۔ وائے
اے نار ، اس ٹھار بھی ایک بات ہے ، وو نبر بجہ ساتھ ہے ۔ اس
درد کا دارو سو تو نچہ ہے ، اس دریا کا آتا رو سو تو نچہ ہے ۔
اس زخم کے مرہم کا مایا تیرے پاس ہے ، اس داغ کے ریش کا
پھایا تیرے پاس ہے ۔ اس بیمار کوں شفا تجتے آنا ہے ، یو نقصان
نفا تجتے پانا ہے ۔ اس امیدوار کی امید توں برلیانا ، اس غم کش
کوں خوشی توں دکھلانا ۔ وقت پر ایکس کوں کام آنا بہوت
بڑا ثواب ، پیاسے کو پانی پلانا بہوت بڑا ثواب ۔ پڑے کوں اٹھا
کر کھڑا کرنا بڑا دھرم ہے ، نھنے کوں بڑا کرنا عین کرم ہے
ایسا کوئی * ٹیک ہے جسے نیکی پیاری نہیں ، نیکی دنیا میں ضایع
ہو نہاری نہیں ۔ نیکی جس ٹھار پڑیں گی ، اس ٹھار نکلیں گی ،

(*) کون ہے ،

نمکی پھتر پرسٹیں گے تو بھوت کو بہار نکلس گی ۔ نکی سب ٹھار کرتی یاری ، نیکی قیامت کی جھڑا نہاری ۔ نیکی دشمن کوں دوست دار کرتی ، نکی سوں جن نے بدی کیا تو بیگیچہ آسے خوار کرتی ۔ جسے دنیا میں آکر گئے ، سو بیگیچہ کرو کئے ۔ نیکاں نے نیکی کرنا ، دنیا میں نیکی نابسرنا ۔ مجے دو فام ہوتا ہے کہ توں ٹک کرم کرتی ہے تو سب کام ہونا ہے ۔ کیا واسطہ کہ آج برساں ہوے ہیں، قرنا گذرے ہیں جو دل کوں آب حیات کی پیاس لگی ہے ، پیاس پکڑیا ہے ، محبت راسک راس بکڑیا ہے ، بہت آس لگی ہے ۔ آس آب حیات کی خاطر بہت حیران ہے ؛ پریشان ہے سرگردان ہے ۔ نشان پوچھتا ٹھار ٹھار، کوئی نیں ہے اس آب حیات کا نشان دینہار ۔ جو کوئی غم میں سبڑکر اسیر ہونا ہے ، خدا جہ اُس وقت آدستگیر ہونا ہے ۔ اگر کوئی توں نزدیک کا آدمی دیویگی میرے سنگھات ، ہورووو جیوں آب حیات کاں ہے سو بولے گی بات ۔ تو میں جاکر ، سمجھاکر ، دل کوں تل میں رام کروں گا ، تیری خاطر یو کام کروں گا ۔ تیرا بی کام ہونا ہے ، آسے بی آرام ہوتا ہے، میرا بی نام ہونا ہے ۔

کسے ہے عقل اتنی ہور کسے ہے اپنا فام
بھوت عقل سوں کیا ہے نظر یو دل کا کام

حسن دھن من موھن ، جگ جیوں اک غلام دھرتی تھی کہ غلام اک پل میں مشرق ہور مغرب میں پھر آوے ، آسمان زمیں عرش و کرسی کی خبر لیاوے ۔ بیگی میں بھوت مشھور ، باو اس کی شرم حضور ۔ صورت نویسی کے کام میں تمام ، خیال اس کا نام ۔ چتر چوسار ، حسن کا آئینہ دار ہر ایک کام میں

اس کا آڑ تھا ، تعریف تی کچھ پیلاڑ تھا ۔ بیت :

دل کوں کوئی جادو بیگ بولو بات
دل ملیا ہے انال آب حیات

بارے حسن دھن ، من موھن کنے ایک یاقوت کی انگشتری تھی ، اوس آب حیات کے چشمے پر مہر کری تھی ۔ حسن حور نے ، انکھیاں کے نور نے ، دل کوں بلانے خاطر وو انگشتری دی خیال ہور نظر کے ھات ، اپنے جیو کی جو کچھ تھی سو بولی بات ۔ کہ آب حیات کا یہ مہر نشان ہے ، لے کر جاؤ ، دکھلاؤ ہور دل کوں مجھ لگ جیوں تیوں لے کر آؤ ۔ کہ وہ طالب ہے ، آب حیات کا اشتیاق آسے غالب ہے ۔ آب حیات کی یو بات سن بہوت آرام پاوے گا ، البتہ آوے گا ۔ بیت :

حسن یوں منگتی ہے جو دل کوں بھلائے
دل بھولا بھولیا سو کیوں نا آئے

خیال ہور نظر حسن کنے تی رضا لے کر ، دعا دے کر تن کے شہر کوں چلے ، دونوں عاشق ، دونوں جلے ۔ کتیک دیساں کوں چلتے چلتے تن کے شہر میں آئے ، دل پادشاہ صاحب سپاہ ، ظل اللہ کا دیدار پائے ۔ نظر یو خوش خبر لیا ، تسلیم کر گزریا ۔ سو قصا بیان کیا ، حال حقیقت جو کچھ تھا سو سب عیاں کیا ۔ فرد :

دل خوشی میانے آج بہوت آیا
دل نے مقصود آپنے پایا

دل نظر کوں اپنا ہم راز کیا ، بہوت سرفراز کیا ۔ ہزار ہزار شاباشی دیا ، گلے لایا ۔ کہیا کہ مرداں جو ہیں سو ہمت کرتے ہیں ، جیوں بولتے تیونچہ کرتے ہیں ۔ ہمت دھرے تو یوں

دھرنا ، کچھ کام کرے تو یوں کرنا ۔ فرد :

خبر معشوق کا جو کوئی لیاوے

وو بی معشوق آدھا کیوں نہ بھاوے

دل رو رو کر ' ھنس ھنس کر بوجھ بات پوچھیا ۔ کیک وقت لگ یونچہ پھر پھر کر یوچھ بات پوچھیا ۔ آس کا بس ہوے تو سارا دیس ساری رات ، پوچھتا اچھے بوجھ بات ۔ جتا نقل کہے کھول کھول ، دل کہے کیوں کیوں پھرا بول پھرا بول ۔ عاشق کنے جو معشوق کے سوں کی بات آتی ہے ، وو ایک بات لاکھاں پاتی ہے ' اس کی لذت کیاں کہوں کہی نہیں جانی ہے ۔ من ذاق عرف یعنی جا کھی سو جانے ، نہیں چاکھیا سو کیا پہچانے ۔ نظر سوں اس دھات بول دو بات بول حسن دھن ' سن موھن ' محبوبی کا گلشن جگ جیون کے خیال کوں ، اس خبر دھندۂ وصال کوں ، انگے بلایا بہت خاطر داسی کیا ، بہت سمجھایا ، تقوا دیا ۔ آخر خیال ھور نظر ، دونوں مل کر یک دل کر ، وو باقوت کی انگشتری کا نشان کہ آس پری نے ، ان حورتی عالی استری نے ان گنونتی گن بھری نے دی تھی سو دل کے ھاتھ میں دیے ' خدمت اپنا مجرا کیے ۔ دل وو انگوٹی دیکھ چوم چاٹ سر چڑایا ، کہیا بارے کام یہاں لگ* آیا ' سبی اتال اپنی آمید پایا ۔ یو باتاں ہوے بچھیں ، دو حکایتاں ہوے پچھیں ، نظر نے ' صاحب ھنر نے ، جیو کے جگر نے ' خوش خبر نے بولیا کہ اے دل بادشاہ ، صاحب سپاہ عالم پناہ ظل اللہ حقیقت آگاہ ایتی مشقت ایتی محنت میں اس خاطر کیا کہ توں پچھانے ' توں مجھے مانے ' میرا تھا سو میں کیا '

---

* لگن

اتال تیرا توں جانے .. آصف نے اسا کام سلیمان کی خاطر نہیں کیا بلقیس کے باب، تو صاحب تھا، اس عشق سیں بڑی بے تابی دیکھ میں اپس پر قبول کیا یو عذاب ۔ اے دل بادشاہ، عالم پناہ، توں جس کی خاطر تلملیا، میں تجھے دیکھہ جلیا، توں انہائے تاب، بے دل، بے آرام، میں نفر تھا مجھے آسودگی ہوئی حرام ۔ نفر کہے تو کیا سب نفر ہوئے، سبیچہ اصیل سبیچہ معمر ہوئے ۔ نفر ہونا کچھ جدا ہے، جو کوئی نفر ہیں انوں کو سمجھیں گا انگے خدا ہے ۔ نفر نفر فرق ہے سب کوں برابر نکو دیکھہ، ہرایک بندگاں خدا سے سیر نکو دیکھہ ۔ جس نفر تی کچھ خوبی ہو آئی، ظاہر نفر، باطن وو بھائی ۔ خوب نفر کوں کہاں ہے جوڑا، جتنا آسے دیے اتنا تھوڑا ۔ مال خوب نفر کوں دینا خوش حال کر، کیتا کوئی رکھے گا صندوق میں گھال کر ۔ جس نفر کی خدمت بادشاہ کے دل میں جمی، اس نفر کوں مال کی کیا کمی؟ کہاں آگ کا شعلہ کہاں برق، میرے کام کوں ہور دسرباں کے کام کوں زمین آسمان کا فرق ۔ صاحب سمجھہ کر نفر کوں ہات پکڑے تو نفر کا ہووے نام، کون چاکر کس بادشاہ خاطر کیا ایسا کام ۔ ساری پادشاہی تھی ولے یو کام کوئی قبول نئیں کیا میں قدم آنگے رکھیا، جیو پر ہوڑ کھیلیا، میں یو کام اپنے سر لیا ۔ مرد وو جہاں سب ڈرتے وہاں نڈرے، مرد وو جو کوئی نہ کرسکے سو کرے ۔ دل بادشاہ، عالم پناہ صاحب سپاہ نے بولیا، کہ اے نظر اے پر ہنر، جو کچھ بولتا ہے سو خوب بولتا ہے، بہوت خوب بولتا ہے، دل کی کھڑکیاں کھولتا ہے ۔ سونچہ ہے، جوں توں کنا تبونچہ ہے ۔

میں بی جانتا ہوں ، نفر کوں پچھانتا ہوں - جیوں تیرا منگتا ہے دل ، وونچہ تیری مراد ہوینگی حاصل - توں دانش مند دانا دوراندیش بہوت راست ہے ، مال کیا تجنے زیاست ہے - سچ کتا ہے مال خرچ کرنے کوں ہے نہ کہ خالی صندوق میں بھرے کوں ہے - مرد وو جو خدا دیا سو مال اپے خرچے ' اپنا نا نوں جگاوے ، نہ کہ یو مال چھوڑ جاوے تا ہور کوئی آوے - ہور کوئی کھایا ہور کوئی اپنا نانوں کیا توں آپے کیا حاصل ، میں سمجتا ہوں اتنا اس بات منے نئیں ہوں غافل - خدا دیا سو مال اپنا آپے کھانا ' ہور اپنا ناؤں آپے جگا نا - جو کوئی جوڑ نا ہے ، سو ہور یکس کی خاطر چھوڑ تا ہے - گناہ گار ہور بدنام یو کہواتا ، مال سو میانے میاں ہورکوئی کھاتا - کھا نہارے کھا کر جاتے ، خدا کے یوج بچارسب آس پر آتے - کدھر کدھر کا ا ‍ساب ، کاں کاں کا بچارا دینگا جواب - اپنا اپے نا کرنا نقصان ، شرم حضوری خودرا زیاں - حساب کا بول سب کسے بھانا ، ملاحظہ کام نیں آتا - کس مفلوکاں کا توں کیا لیوے گا ، تیرا جواب کیا خدا کوں ہور کوئی دیوے گا - یہاں سب پھسلا کر کھانے آئیں گے ، وھاں کوئی کیا میانے آئیں گے ؟ - نفسانفسی کھڑے گی ، اپنی اپنی پڑے گی ، میں پوست کندہ کتا ہوں فاش ، جان ایسے دوست اچھینگے ، وھاں دشمن کیا قماش - یو بات سن آدمی جھلے ، ایسے دوستاں تی دشمن بھلے - دشمن تو دشمنیچہ ہیں راستا پاک ' یو دوست ہو کر دشمن تی زیاست کرتے ہلاک - توں اگر اپنا دوست ہے تو دشمن کوں پچھان ، گمان کیا خاطر رکھنا میانی میاں - توں اپنی حد پر چل جو دوسرے بھی اپنی حد پر آویں ، اپتے

بی میٹھے نا ہونا جو مکھیاں نوڑ توڑ کھاویں ۔ بھلا آدمی کچھ
کرتا تو یو کچھ کوں کچھ پاتے' کونیاں کوں سلک دیے تو
موں چاٹیے آتے ۔ جکوئی ہیں ملوک' جیساں سوں ویسے کرتے
سلوک ۔ نفر ہزار ہزار بڑا ہو تو بی صاحب نے اپنا داب رکھنا
اپنا حساب رکھنا ۔ توں حساب* نکو چھوڑ یہاں نکو جاطرہ کہ
خدا بولیا ۔ ومن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ۔ جاں صاحبی تیری ہے جاں
وعدہ ہے کتاب ہے' وہاں ذرے ذرے کا حساب ہے ۔ لوکاں کھا
کھا کر جاتے تغادے آس پر آتے ۔ یو عقل نہیں دیوانگی ہے ، یو
عقل نہیں نادانگی ہے ۔ عاقل ہو کر کوئی دغا کھاتا ہے' جان
کر کوئی اپس پر بلا لیاتا ہے ۔ اپنے مال کی خبر لینا' فرشتہ ہوا
بھی حق تی زیاست نا کھانے دینا ۔ نفراں کھا جائینگے نفراں
کا کیا جاتا' خدا رسول کا بول صاحب پر آتا ۔ جیوں خدا دیا
تیوں لینے بھی جانتا ہے ، کسے کچھ دیتے بی جاننا ہے ۔ اگر
ایک نہیں دیتا تو دوسرا آکر دیتا' اے عقل میں کم نا جانا
ایتا ۔ اپس کوں بی خدا بڑا کیا ہے' بہوت کچھ دیا ہے ۔ اے
بی بہوت کچھ دینا بہوت کچھ لینا ۔ خدا کیا ہے کہ دنیا میں
دس آخر کوں ستر' یو خدا کی بات ہے آسے توں نکو کتر ۔ تجہ
میں بہوت ہے گن ، کسی کا یوں بی بول سن ۔ دنیا دو دیس کی
مہمان ، ٹھیک پچھان ۔ نام کرلے ، کچھ کام کرلے ۔ بی کیا
فرصت پاوے گا' بی کیا توں کرنے آوے گا ۔ رہیا سو انگن ہور
کا ڈیرا، جو کچھ توں لیا سو تیرا ۔

بارے القصہ نظر نے حسن کی دیا تھا خوش خبر' دل کا

* صاحب ۔

دل تازہ ہوا بلکہ تازہ تر ۔ دل کی دل میں بھری تھی آس، اُس یاقوت کی انگشتری تی آنے لگی آب حیات کی باس ۔ دل کے دل میں جمو آیا، خیال کوں نزدیک بلایا ۔ پوچھا کہ توں کیا کام کرتا ہے کیا ہنر دھرتا ہے ۔ بیت :

اے یار آدمی آے اگر یار پاس تی
پھر پھر کے بات اُس سوں کرے عاشق آس تی

وو بات بھوت سواد بھری، جو بات وو تار کری، جیوں جیوں سنتی تیوں تیوں بھاتی، جیو میں ہزار ہزار خوشی لیاتی ۔ معشوق کنے کا جو آدمی آتا، وو بھوت بھاتا، اُس پر بی بھوت پیار آتا ۔ معشوق بول بھیجے سو باتاں دل کا دلاسا ہے، یو باتاں پھر پھر پوچھنا، پھر پھر سننا عاشق کا فعل خاصا ہے ۔ جہاں جیو لگتا، وہاں ان باتاں تی جیو نہیں بھگتا ۔ بارے خیال بولیا کہ میں نقاش ہوں صورت نویسی میں میرا ناؤں ہے، بچتر ہوں چتر چترنا میرا کام ہے ۔ ایسا چتر چتروں جو دیکھے سد تار ہے، جو کوئی دیکھے سو شاباش شاباش کہے ۔ بیت :

خوش خیال نے اپس کے ہنر کی صفت کیا
عاقل اتھا تو جیو بھلانے یو گت کیا

دل کہیا کیا چترنا سو چتر، دیکھیں تیرا ہنر ۔ خیال خوش حال ہوکر ہات میں لے قلم، اُسی دم، من موہن کی صورت، جگ جیون کی صورت، حسن دھن کی صورت، لکھہ کر دکھلایا، دل دیکتیچ اُس حسن کی عجائب صورت پر من ہر مورت پر عاشق ہوا وو نقش بھایا ۔ اُس نقش کوں جیولایا سد کھویا بد کھویا آہ نالے بھرنے لگیا دیوانی چالے کرنے لگیا ۔

عقل سٹیا ہچہ ہوا ' کچھ تھا سو کچھ ہوا ۔ طاقت گئی ، صبوری نہ رہی ۔ بے خواب ہوا ، بے تاب ہوا ۔ معشوق میں ابی دوری عاشق میں کاں کی صبوری ۔ نس دن کہے حسن حسن یوجہ لگی تھی اس کوں دھن ۔ بیت :

بہت بے تاب ہے دل ، دل منے کچھ تاب نیں آبرتا
جگر میں لہو کہاں کا لہو کی جاگا آب نیں آبریا

بارے آخر خیال ہور نظر سوں بچار کر دل شہر دیدار کا عزم کیا ' عزم جزم کیا ۔ آس وقت دل پاس یک وزیر تھا وہم آس کا نام ، درہم اس کا کام ' برہم اس کا قام ۔ فرد :

نزیک دل کے تو دل کا مراد سب آیا
یو دل کے کام منے وہم آخلل بہایا

آن نے سنیا کہ دل اتال جاتا ہے ، آپ دل بہاتا ہے ۔ ایسا اندیشا اندیشا ابی مارتا اپنے بانوں پر بسشا ۔ خیال ہور نظر کی بات کوں لگے گا ، تو کیا ہمارے ہات کوں لگے گا ۔ بہوتیچہ پکڑیا ہے اضطراب ' آخر ملک سب کرے گا خراب ۔ پروا نہیں کرتا تاج ہور تخت کا ، کیا جانے کیا لکھا ہے بخت کا ۔ بیگ بے عقل بادشادعالم پناہ ، ظل اللہ صاحب سپاہ کنے جاکر حبو لاکر آن چور نے آن حرام خور نے چاڑی کھایا ' پچھاڑی کھایا ' انکھیاں میں پانی لیایا ' سب کھول کر کہا مایا ' کہ نظر جو تن کے شہر میں تی تایب ہوگیا تھا ' غایب ہوگیا تھا ، کیا جانے کاں رہیا تھا ' سو اتال آیا ہے ، فتنہ آچا یا ہے ۔ عشق پادشاہ عالم پناہ کی بادشاہی میں تی یک گھر گھالو دغاباز خیال نام نقاش کوں سنگھات لیایا ہے ۔ یو دونو جنے مل کر منگتے ہیں

جو دل کوں دیدار کے شہر کے اودھر لے جاویں ، اُس بھرے شہر میں کچھ فتنہ اچاویں ۔ تن کے ملک کوں خراب کریں ایک بلا لیا وہی ، لشکر سب بے خبر ، کوں جانتا ہے کس میں کیا ہے مکر ۔ مبادا کیں کی بلا آوے ، یو ملک ہمارے ہات تی جاوے ۔ اس بات کوں نکو تا خیر کر ' بیگبچہ کچھ اُس کی تدبیر کر ۔ جو کرتا ہے سوکر آج ' کچھ بھلا برا ھوا تو پچھیں کیا علاج ۔ نئس تو وھیچہ مرھٹی ،مثلا ھوتا 'بھوت جھیلاّ جھبل جھیلا ، بیل کی لا مہکی زھوں پا کیلاہ ھور فارسی میں بھی بولیا ہے' سمجھایا ہے مرد (مصرع) کہ علاج واقعہ پیش وقوع باید کرد ۔ ایسیاں تی بہتیاں کا گھر گیا زر گیا ۔ نہ نانوں نہ نشاں رھیا ۔ اگر کچھ دل میں برائی لیاوے تو کیا عجب ' ھمارے لوکاں کو ھمارے تی پھراوے تو کیا عجب ۔ جو کوئی اس مکر سوں جا کر اُس مکر سوں پھر آوے گا وو کیا ایسے کاماں تی پچھیں جاوے گا ۔ میں کتا ھوں تجے ' توں نو عقل ہے ' ولے مجھے یوں دستا کہ آخر کچھہ خلل ہے ۔ یو نظر کا آنا جانا ، یو خیال کوں سنگات لیانا یوں دل کوں پھسلانا ، ھور یو زمانہ ۔ خدا خیر کرے ، کسی سوں نہ بیر کرے ۔ مجھے کچھ دھرکت نیں دستا ، کچھ گت نیں دستا ۔ میری فکر میں یو درست نہیں آتا ، مجھے نہیں بھاتا ۔ میرے بول بہت تتے ، ولے دانایاں کے دل میں رھتے ۔ باقی سب ٹکڑے کے کتے ، جو صاحب کہے تو ھوے صاحب ھوے صاحب کتے خوش آمدی کا یک بد ، اے عقل بادشاہ میری بات جان پچھان کہ عشق بادشاہ آخر تجھہ سوں لڑے گا تجھہ میں ھور عشق میں کچھ قصہ کھڑ یگا ، کام مشکل

پڑے گا ۔ توں راجوٹ کر عشق سوں صلح کیا ھے ، عشق نے تجھے بھاگ بھروسا دیا ھے ۔ قول و قرار ھے کر کتا ھے ، ھمارے تمارے سیانی میاں پروردگار ھے کر کتا ھے ۔ اپنی محبت اپنی ہمت دکھلاتا ھے ، بہت اخلاص میں آیا ھے ۔ پادشاھاں میں یو بی یک جنس کا مکر اچھتا ھے ، اس شکر میں زھر اچھتا ھے ۔ خوب اگر یو قول و قرار ھے اس قول میں ہول نہیں تو واہ واہ اس تی کیا خوب اس ہی کیا بہتر ، و اگر اس میں کچھہ ھور فکر ھے تو نعوذ باللہ خدا پناہ دبوے ، آدمی سمجیا کدھر کدھر ۔ خدا کرے جو یو قول وقرار اچھو ، اس کا یو نجہ پیار اچھو ، یو نجہ دوست اچھو ، دایم دوست دار اچھو ۔ غرض نا مراد کیا منگتا ھے مراد ۔ اڑیا کیا منگتا ھے امداد ۔ جس پر مشکل ھے آسے کیا ھونا آسانی ، بقول اھل ھند پیاسا کیا منگتا، پانی ۔ دانا کی تدبیر بہت دور جاتی ھے ۔ مجھے یہاں بڑی فکر آتی ھے ۔ مقصود یوں محبت لانے کیا ھے ، خدا جانے کیا ھے ۔ ڈونگی دانش کا اوتھل بد کوں جانے کہاں دستا ھے ، اچھوں مقصود سا بین خوف ورجا دستا ھے ۔ دانا ایسا دور دیکھتا ھے کہ ھر کسی کی عقل کی نظر وھاں کام نہیں کرتی ایکیچہ بات میں ھزار منزل ھے قام نہیں کرتی ۔ کہے ھیں اھل فہم ، کہ دل میں بادشاھاں کا بہت اچھنا سہم ۔ بولے ھیں اھل سلوک کہ ” لا وفا للملوک “ ، جیوں شراب کا اثر تیوں بادشاہ کا پیار ، ایسے پیار کوں کیا اعتبار ، تل میں آترے تل میں چڑے ، ایسی جاگا ھوشیار اچھو کئے ھیں بڑے ۔ ایسے پیار کوں نا پتیانا ، ایسے پر مغرور ھو نا جانا ۔ چڑھتے وقت وو خوشی ھور آترتے وقت یو جفا ، نعوذ باللہ آدمی کی ذات تل میں سینا ھوے خفا ۔ آدمی کا

دل سوکتنا ، جو سو سے جفا اتنا ۔ آدمی ہور یک دم ، اس بر بھی ہزار ہزار غم ۔ بادشاہاں کوں کس کے غم کا کیا خبر بلکہ عالم کا کیا خبر ۔ جوں حافظ کتا ہے ۔ بیت :

خفتہ بر سنجاب شاہی ناز نینے راچہ غم
کہ زخار وخارہ سازد بستر و بالیں غریب

جو کچھ بادشاہاں کے دل پر آیا ' وو کس تی رکھیا نہیں جاتا ۔ جو آگ پر بارا چلنا ، تو سو کا ہور گیلا مل جلنا ۔ شراب کے اثر کا نتیجہ آخر خماری ہے ' ہلاکی ہور خواری ہے ۔ اس مستی کا وقت تو بی میسر نہیں آتا ' پچھیں خماری کے کھینچا کھینچی تی جیو جاتا ۔ جو کوئی نیک ہے ، اسے سمجنا واجب ہے دنیا کا بد ، جو فارسی میں کہیا ہے کہ اس محنت بآں راحت نمی آرزد ۔ ایسی مستی سوں ضرور ڈرنا لگیا ہے ' بہوت حذر کرنا لگتا ہے ۔ آسود گی سوں جینا ہور تھوڑا کھانا بہوت غنیمت ہے ۔ اگر کوئی سمجھے گا تو اس بات کا مانا بہوت غنیمت ہے ۔ بہوت کھا کر بو دکھ بسانا ، اولیچہ تی تھوڑا نا کھانا ۔ توں بہوت کھائے کر بہوت مروتا ہے ، ولے بہوت کھانا کسے جروتا ہے ۔ مست ہتی پادشاہ ہور باگ ' یو تینو بھی ایک جنس کی آگ ۔ اس آگ میں پڑے سو تھوڑے کوئی سلامت بہار آے ، بہوت جل راک ہوے اس اگیچہ میں سمائے ۔ آگ کی جنس ٹک غافل ہوئے تو جا لیچہ گی ، راک کر کر آچھالیجہ گی ۔ زور آور کا بہار ' گھڑی میں پھرتے نیں بار ۔ پادشاہاں اس دنیا خاطر اپنے باپ ہور بھائی تی نیں گزرتے ' اتال دوسریاں کا انو کوں کیا ملاحظہ دوسریاں سوں قول و قرار کیوں کرتے ۔ دانش منداں

اندیشہ اندیشے بھوت دور، ہور حدیث یوں ہے کہ "الدنیا کذب لا یحصل الاباالذور،، یعنی دنیا جھوٹ ہے ہور جھوٹ بغیر ہانھ نیں آتی، یو حدیث تو فکر کوں کئیں کا کئیں لے جاتی اس ٹھار عاقل کی عمل کوں قرار نہیں ہے، یو ایمن رہنے کا ٹھار نہیں ہے۔ خدا تو کام راست لاوے' کسے کسی کے دھاندے میں نا بھاوے۔ جیتی دوستی جیتی یاری اچھے تو بی، جیتی محبت، جیتی مروت جتی دل داری اچھے تو بی، اپے اپنی جاگا بھوت ساؤجیت رہنا، جو کوئی اپنی دوستی دکھلاوے تو اپے بی دو ستیچہ ہی کہنا۔ جوں حافظ کتا ہے سگھڑ جتر سجان غیب کی بات بولن ہارا، "با دوستاں تلطف با دشمناں مدارا،،۔ سوں پو بھتیچہ دوستی دھرنا' سوں ہر آس تی بھی محبت کیاں چار باناں زبا ستیچہ کرنا۔ آس کے اودھر تی خوب آیا' تو ہمارے ادھر تی بھی خوب آنا، نہیں تو چار باناں کرتے ہمارا کیا جاتا۔ فرد:

دل را بدل رہے ست دریں گنبد سپہر
از سوے کینہ کینہ و از سوے مہر مہر

مقصود جاں اچھوناں، ولے سوں بر ہاں کوں ہاں۔ غرض اپی اپنی سمجھ سوں اچھے تو برا نہیں ہے' اپنا تمام کام سمج سوں اچھے تو کچھ برا نہیں ہے۔ ہوشیاری مرداں کوں بھوت بھاری حوں دکھن میں چلیا ہے کہ میاں منے دنیا میں رہتے' ہاں کوں ہاں کی نیں کتے۔ اس گردش فلک میں کیا جانے کیا ہوتا یک پلک میں کیا جانے کیا ہوتا۔ یو بھی بات سنی اچھے گی شاید' شب حاملہ است فردا چہ زاید۔ نقد کیا منگنا، صاحب کا ظفر، صاحب کا فتح ہوئے تو مراد کوں

انپڑے نفر ۔ جتی فکر صاحب کوں ہے اس تی زیاست فکر نفر کوں اچھنا ، اسا نفر گھر کی نگہ داشتی کرنے کوں اچھنا ۔ گھر کی خاطر صاحب کوں غم کیا مانا ، گھر کے دھندے بدل صاحب پر کم کیا مانا ۔ صاحب کوں فکر کچھ بھار کے بڑے کام کون اچھنا ہے ، صاحب کوں فکر کچھ زیاستی مال ملک ننگ و نام کوں اچھنا ہے ۔ صاحب کوں جو گھر کے دھندے کی ذکر ، پچھیں ننگ نام کی کون کرتا فکر ۔ صاحب اے آسوّدہ اچھنے نفر کوں ملاتا ، صاحب دھندے میں پڑیا تو نفر کیا کام آتا ۔ پھکٹ کھاتا ، نہیں سو تغادے لیاتا ۔ ایسے نفر پیکے ستر ۔ عیاری نفر ایسے نفر بغیر سربگا ، ایسے نفر نہیں اچھتا تو بلا کے کوئی کیا کرنگا ۔ ایسے نفر کوں جوئے میں بھاؤ ، ایسے نفر کوں آگ لا جلاؤ ۔ نفر میں کچھ فراجھنا ، نفر کوں ہر ایک کام میں ظفر اچھنا ۔ نفر تی صاحب کا نیک نام ، نفر تی صاحب بدنام ، حو نفر نفرائی نیں سمجھیا اس نفر تی کیا ہوے کام ۔ صاحب کوں صاحبی سہانا بہت مشکل ہے ، نفر کوں نفرائی آنا بہت مشکل ہے ۔ صاحب وہیچہ جسے صاحبی کرنی آئی ، نفر وہیچہ جو کر جانتا ہے نفرائی ۔ " رام ،، جیسا صاحب آے تو ہنونت * جیسا نفر پیدا ہوے ' دریا ہو کر بیٹھے کوئی تو وہاں آے گوہر پیدا ہوے ۔ صاحب نے صاحبی کی جھڑتی دینا ، نفر کنے بی نفرائی کی جھڑتی لینا ۔ جو صاحب ہے ووبوں چلنا حو اپنی صاحبی پر کوئی بول نا دھرے ، صاحب جو صاحبی کرنی نا جانے تو نفر کیا کرے ۔ صاحب نے نفر کا دل ہاتھہ لینا ہے ، جوں جوں نفرائی دسے تیوں تیوں کچھ دینا ہے ۔ تا نفر کچھ آس پکڑے ، ہر یک کام کا ہوس پکڑے ۔ نفر تی

(ن) * ہنمت

کچھ کام ہو آوے ، صاحب کا بی نام ہو آوے۔ جو اتنے پر بھی نفر نفرائی پر نا کرے قرار ، تو ایسے نفر کوں جاں پانی نا ملے واں گردن مار۔

القصہ عشق پادشاہ سوں صلح صلاح کیے ھیں کرنے غم نا اچھنا ، ہرچند بھاگ بھروسا کئے ھیں کرے غم نا اچھنا ، اپے اپنی جاگا کم نا اچھنا ، بہت ھشیار اچھنا ، درھم نا اچھنا۔ تیرے پاس بی صبر و شکیب طاقت و قرار ، آرام راحت ، نشاط ، آسودگی ، فراغت ، آسائش ، خوشی دلی ، خوشی خورمی ، عیش عشرت ، بہجت ، شادمانی ، بے غمی بہت خوب وزیراں ھیں ، صاحب ہمت ، صاحب دانش ، صاحب رائے ، صاحب شمشیر ، صاحب تدبیراں ھیں ۔ اینو کا دل ھات لے ، اینو کی سوں کی بات لے ۔ انو سوں قول قرار اچھہ * ، اینو کوں یک وقت کر کے یار اچھہ* ، جو تیرے دل میں ھے اس پر اپس کوں اختیار کر اچھہ ۔ عشق پادشاہ بہت ھے ور زور ، تیرا عالم کچھ ہور۔ ھوتا ھے تقدیر کا کرنا ولے مرد تدبیر نا بسرنا ۔ جتنے دنیا میں آئے ، انو میں دو جنباں نے حیفی کھاے۔ جنے جاں کر غفلت میں پڑیا کچھ نیں کیا ، جنے اچہ کر نیں کھایا کسے کچھہ نہیں دیا ۔ یو دینا ھے سو عین لینا ھے ۔ لوگاں کتے عیں دیتے ھیں ، دینے مس لیتے ھیں ۔ دنیا دو دیس کی کچھ دینا لیناچ کام آوے گا ، کسی کوں کچھہ دیناچ کام آوے گا ۔ حدیث بی یوں آئی ھے کہ " السخی حبیب اللہ ولو کان فاسقا والبخیل عدو اللہ ولوکان زاھدا " ، یعنی سخی اگر فاسق ھے تو بھی خدا کا آس پر پیار ھے ، ھور بخیل اگر عابد ھے تو بھی آس تی بیزار ھے۔ جھاڑ کوں پھل ھونا پھول کوں باس ، جس

(ن) * آچ

جہاڑ کوں بھول نہ پھل آس جہاڑ کی کسے کما آسر ۔ وو جہاڑ ابیج نراس ، کون آوے گا آس جھاڑ پاس ۔ وو جہاڑ کسے نیں بھانا سو کنا نو جلانے کام آنا ، آگ لانے کام آنا ۔ جس ہات میں سخاوت نہیں سو پات ہے ، نہ وو ہات ہے ۔ جس دل میں ہمت نہیں سو گل ہے نہ وو دل ہے ۔ جس نظر میں اثر نہیں سو بہتر ہے ، نہ وو نظر ہے ۔ فلانے کی فلانے پر نظر ہوئی کہے وو نظر کاں ہے ، ہر کسی آس نظر کی خبر کاں ہے ۔ دل کوں دریا کہے ہور قطرہ جوش نہیں کھاتا ، ہات کوں بادل کنے ہور بند بہار نیں آتا ۔ بات کوں موتی کتے ہور کوڑی کا کام نہیں کرتی ، وہیچ بات موتی جو موتی کا قیمت دھرتی ۔ کسے کچھ دینا کتے سوال با بیج دینا ہے ، آس با بیج میں مانک موتی لینا ہے ۔ جس بانبیج میں دریا ہے ، آس میں سب بھرنا ہے ۔ سامری نے موسیٰ کا دین پھرانا ، مسلمان ہوئے تھے سو لوگاں کوں کفر میں لیایا ، تو اس وقت موسیٰ نے سامری کوں بد دعا کیا ، خدا کوں خوش نہیں لگیا ، خدا نے موسیٰ کوں منا کیا ، کہ وو سخی ہے آسے بد دعاں نکو کر ، آس بددعا کرنے اگر چہ ان خطا کیا توں آسے خطا نکو کر ، در گزر ۔ یہاں تی معلوم ہوتا ہے کہ سخی بر کسی کی بد دعا چلسی نا ، سخی دسمن کے ہلائے ہلسی نا ، سخی سخاوت کے دریا میں ہے کسی کی آگ سوں جلسی نا ۔ سب میں بڑی عبادت سو سخاوت ہے ، جس میں سخاوت ہے آسیچ میں شجاعت ہے ۔ سخاوت نا اچھکر اگر کوئی شجاعت کی بات کرے تو غلط جاننا ہے ، شجاعت سخاوت سوں بچھاننا ہے ۔ شوم کوں سخاوت کا لذت معلوم نیں اچھتا ، شجاع ہرگز شوم نیں

اچھنا ۔ شجاع جمو پر نس نطر کرنا سوزر پر کیا نظر کرے گا ؛
سجاع اپنے نانوں کا عاشق ہے وو سیم وزر کیا کرے گا ۔ دنیا
مہمان ہے کیا فماش سیم ہور زر ؛ بو سیم ہور زر صدقہ ہے ایک
تل کی خوشی پر ۔ اپے گئے پچھیں پکا جائے گا ولے ناؤں جاسی
نا ، ناؤں کام اوے گا پکا کام آسی نا ۔ سخاوت بہت بڑی بست
ہے کر جان ، سخاوت سر دو جہان کا پسنی وان ، سخاوت میں
دین سخاوت میں دنیا سخاوت میں ایمان ۔ اس دنیا میں دو دس خاطر
اپنی سو راب دھرتا ، کچھ آخرت کی فکر نیں کرتا ۔ وو ابد الآباد
کی ٹھار ہے ، یہاں تی وھاں جانے کیا بار ہے ۔ یو بات ہے جیوں
لوکاں آتے ہیں تیوں چل جاتے ہیں ؛ جیسا یہاں کرتے ہیں ،
ویسا وھاں پاتے ہیں ۔ یہاں اچھکر یچ اپنا گھر واں بند ھانا ہے
ایک دیس تحقیق یہاں تی واں جانا ہے ۔ ہمیں یہاں آے ہیں
وھاں کے کچھ کام کرنے خاطر ، یاں اچھہ کر وھاں کے کام قام
کرنے خاطر ۔ جنے نو قام کیا ، آنے کچھ کام کیا ۔ عاقل پر ایسا
سمجھ کر کچھ نا کرنے بھی بہت کچھ لازم آیا ہے ، یا جاہل ہے
یا شیطان بات مارتا ہے ، یا دیوانہ ہے یا حضرت پر ایمان نہیں
لایا ہے ۔ نیں تو کیا معنی دھرتا ہے اپنا عقل دھرے ، سمجھے
ہور نہ کرے ۔ جو کوئی عین جاگا پر دغا کھائے ، حسا عقل
اچھے تو بھی آسے عاقل کہیا نہ جائے ۔ اگر تجہ میں کچھ
دہچان ہے ، تو تیرا نفس یچ تیرا سیطان ہے ۔ سینے میں شیطان ؛
کیوں آوے یاد رحمان ۔ اگر انسان ہے تو اپس کوں ہور اپنے
شیطان کوں پچھانے ، یو دشمن اسے دوست کر نہ جانے ۔

القصہ زورآور سوں لگیا ہے کام ، اہال یہاں بہت ، ہونا عقل

بہت ہونا فام ۔ زور آور کوں زور سوں نا ہنکارنا ، زور آور کوں
ہنر سوں مارنا ۔ اتالیچہ تی کچھ سمجھ کر اپنا لشکر سج کر
کیا ہوا جو پانچہ لاک جوڑے ، کام کے لوگاں بہت تھوڑے ۔
کام کے لوگاں کیا باٹ میں پڑے ہیں ، کام کے لوگاں کیا بازار
میں کھڑے ہیں ۔ کام کا آدمی ہزار میں ڈھونڈے تو ایک ملتا ،
اصیل یک بیڑے پانبج پر ہلتا ۔ ولے عزت بہت منگتا ، حرمت
بہت منگتا ۔ جو اہل ہے ، اس کے آنگے بو ۔کھانا پینا سہل ہے ۔
بھلے لوگاں کی یوچہ ہے گت ، فارسی میں کتے ، اول عزت دوہم
نعمت ۔ اصیل مہر مت کا بھوکا ، اصیل شفقت ہور مروت کا
بھوکا ۔ جو بادشاہ اصیلاں کوں منگیا آسے کچھ جفا نیں ' کہ
بولے ہیں ، اصل تی کچھ خطا نہیں ، کم ذات تی وفا نیں ۔ کام
پڑے بغیر کس کا ذات دس نہیں آتا ، بھلا ہور برا اصیل ہور
کم ذات دس نہیں آتا ۔ سبیج بڑیاں باتاں کرتے ، یک بات کوں
سو حکایتاں کرتے ۔ جس آدمی میں بہت اچھے گا گیان ، آسیج
میں کچھ ہے بھلے برے کی پچھان ۔ آدمی بہت بڑا گوہر آس گوہر
کوں پرکنا ہر کسی کا کام نیں ہر کسی میں یو دور بینی یو
نازک فام نیں ۔ یو خدا کا دینا ہے ، یاں کیا کچھ زوراں سوں لینا ہے ۔
اصیل کی بلا دور ، اصیل تی صاحب شرم حضور ، اصیل لوگ
بادشاہاں کوں بہت ہیں ضرور ۔ اصیل پیکاں پر نظر نیں کرتا ،
اصیل اپنی شرم کوں مرتا ، اپنے نیم دھرم کوں مرتا ۔ جو
کچھ ہوتا خدا کا بھاتا ، برا وقت کیا پوچھہ کر آتا ۔ توں عقل
بادشاہ ، توں صاحب سپاہ ' تجے واجب ہے چن چن کر خوب
لوگاں ملانا ، ایک جاگا کا نہیں بل پھبیا تو یک جاگا کا دھندا اچانا ۔

دشمن تی مکھہ نا موڑنا ، لھوا ھات کا نا جھوڑنا ۔ لھوے تج بادشاھی آئی ، انگے بھی لھواچ کرے کا رھنمائی ۔ لھوے کوں دے سٹ ، بچھیں کبوں نبر تی جھٹ ۔ دل گھٹ اچھنا ، مرد کوں لھوے کی حٹ اچھنا ۔ نکھادے وقت خدا نا کرے اگر را جوت اڑے ، بچھیں تو لھوے سو نچہ کام آ پڑے ۔ لھوے کوں زور اچھے کا دو راجوت چلے گی ، نہیں تو راجوت کھڑی نا رھسی آخر ٹلے گی ۔ اگر راجو ٹھہ تی بادشاھی آبی تو سب کوئی کرنا ، کوئی نا گزرنا ۔ لھوے کے سر سہرا ، لھوے تی عزت تیرا ۔ جبکچہ دلاے سو دلا ، دلاور لوگ سلا ۔ پادشا ھاں کوں نہاٹنے کا نین بھبتا بل ، چھوڑ نا کوں کدھر جائیں گے نکل ، یہاں تو واجب ھے کچھ کرنا عقل ۔ بادشا ھاں کا کام دَل جوڑ نا ھے دَل سوں پر دل توڑنا ھے ۔ دو دو دس کی دنیا کوئی دیکھیا کوئی سنیا ہاں کچھ کرنا ھے ' اگر ھزار برس جیوے تو بی آخر مرنا ھے ، دنیا میں آنا ھے ناؤں چھوڑ جانا ھے ۔ انگے کے لوگاں آنہارے ناؤنچہ بوجھتے آتے ، مرد کے نانوں تیچ مرد کوں باتے ، بڑا کر جانتے اعتقاد لیاتے ۔ مرد اپنے نانوں پر بہوت گرم اچھنا نہ سرد ، فارسی میں بھی کتے ھیں کہ نام مرد بہ ازمرد ۔ ایسے زندہ دلاں کوں موے نہیں کتے ھیں ، خراب ھوئے نہیں کتے ھیں ۔ دو دائم جیے سو لوگاں ، یو کا ماں کیے سو لوگاں ۔ آنو کوں خدا جانتا خلق خدا جانتا ، نہیں تو چپ کسی کوئی کیوں مانتا ۔ لیتے دیتے انو کوں خوب نہیں کہتے ، یہاں دیے لیے بغیر بندے ہو رھتے ۔ مشقت ھو رھمت تی ھوتا نام ، یو نام بہت بڑا کچہ ھے کام ، اول نام آخر نام سب کوں نام سو نچہ ھے کام ۔ خدا

بی نا میچہ دھر تا ہے ، عالم بھی اس نا سیچہ سوں کام کرتا ہے۔ جن نے جو کچھ پایا ، سو ہمت ہور تدبیر سوں پایا ' دولت کوئی ماں کے پیٹ میں تی نہیں لیا یا ۔ بڑا ہونے منگتا ہے تو بڑے لوگاں کوں پیدا کر ' بڑے لوگاں تی کیا ہوے گا گھرے* لوکاں کوں پیدا کر ۔ بڑے لوگاں کی بڑی فکر بڑی دھانوں ، بڑے لوکاں کی عقل اس حد لگن دوڑنی جاں لگ خدا کا نانوں ۔ نھنے لوکاں کے ہات تی کیوں ہووے گا بڑا کام ، توں عقل بادشاہ دو تجھے بہتر ہے فام ، بجی روشن ہے تمام ۔ یو بولاں لوکاں رکھے ہیں چن چن ، سکلائی بد دھلیز تلک گھر گھٹ کی دوڑ باڑی لگن ۔ بگولا ہزار پر دھرے گا ' تو کیا بھری کا کام کرے گا ۔ جیتا تیز ہوئے سوئی ، تو کیا شمشیر کے برابر ہوئی ۔ بلی کوں باگ کا کس آئے گا ، لانڈ کا جیتے کے جھانپ بھاے گا ۔ کھلکا ہنی کے کام سارے گا ' سیاہ گوش شرزے کے ابھالے مارے گا ۔ بڑے آدمی کوں بڑا کام فرمانا ، نھنے آدمی کا کام گھر سبی آنا جانا بخرے لانالے جانا ۔ نھنے آدمی تے کچھ مختصر کام لینا ' نھنے آدمی کے ہات بڑا کام نا دینا ۔ آدمی کی ذات ہے جیوں تیوں کام چلانا ہے' ولے کام کے وقت جان کام پڑتا ہے وہاں دغا کھاتا ہے ' گھا برا ہونا ہے ' کنواتا جاتا ہے ۔ تقوا قرار نیں اچھتا ' ہمت نکل جاتی دل یک ٹھار نیں اچھتا ۔ دیکھا دیکھی تقلیدی کام سرانجام کوں انپڑنا مشکل ، ننگ نام کوں انپڑنا مشکل ۔ کام نا تمام ' ادنتری سکھیا سو کام ۔ آدمی ہی بات کرتا ہے ۔ ہر ایک کام کوں سو رات کرتا ہے ۔ پاچ ہور کاچ دونو ہرے ہیں ، ولے دانش منداں یہاں فرق کرے

---

* (ن) کھرے۔

هیں ۔ کاچ میں کیا پاچ کا جھلک جھلکے گا ، کنکے میں موتی کا ڈھلک ڈھلکے گا ۔ اگر چہ ہم رنگ ہیں کنکا ہور موتی ' ولے موتی کی جوت کنکے میں نیں ہوتی ۔ پانی سب اکیچہ جنس ہے سب جاگا بہتا بارا ' پیے تو معلوم ہوتا ہے کئیں مٹھا کئیں کھارا ۔

القصہ اگر تجمیں کچھ زور اچھے گا تو عشق تجھ سوں صلح پر ہوے گا راضی ، وگر زور تجھ میں نا اچھ سی تو عشق البتہ تجھ پر کرے گا دست درازی ' ہنسیار ہوے تو کچھ کا کچھ ہوے گا اتا لیجہ تی کر کچھ کارسازی ۔ جان تی دشمن نے مطلق زبوں پایا ' پچھیں دگدایا ۔ دسرا اگر دشمن ہوا تو سہل ہے ، ولے اپنا دشمن اپے ہونا بہت جہل ہے ۔ لوگاں تھوڑے ہوے تو ہوے ولے خوب اچھنا ، بہت کام کے دلاور اپروپ اچھنا ۔ جو ایک ہزاراں پر آٹھے ' ایسے لوگاں ملے تو دشمن کا منہ ٹٹے ' دشمن کا لشکر پھٹے ۔ بہوتاں میں تھوڑے برے چل جاتے تھوڑیاں میں بہوت برے کام نہیں آتے ' بہوت برا وقت لیاتے ۔ بچھیں تھوڑیاں میں بہو نیچہ تھوڑے ہوتے ، کام مشکل ہوتا بات کے روڑے ہوتے ۔ جو کوئی ہمت کے میدان میں رہے کھڑا ' اس کے آنگے خداچ بڑا ۔ خدا بی ہمنا کوں ہماری ہمت آزماتا ہے ، خدا کوں بی ہمت کا بہوت کام بھاتا ہے ۔ ہر ایک کام اپسے سنبھالتا آتا ہے نہیں تو کیا ہمنا تی سنبھالیا جاتا ہے ۔ اگر وو چہ ہے سنبھالنہارا ' تو مرداں کوں ہمت بغیر کیا چارہ ۔ اگر ہمیں دشمن پر ہمت کر نہیں دھسے ' تو ہمنا یو پڑیا ہے نکہ خدا ہنسے ۔ وو بیٹھیا ہے آزمانے ، ہور ہمنا میں اپتے بہانے ۔ ہمیں بی عجب مرد ہیں ' بہوت کوئی بڑے فرد ہیں ۔ کسی کی بات کوں یہاں ٹھانوں نا

دھرنا ، اپنی تعریف اپیچ کرنا ۔ راجوٹ بی در اصل عاجزی کی نشانی ہے ، قوت کچھ اور ہے قوت کی کچھ ہور عالی شانی ہے ۔ راجوٹان ضرورت کی حکایتاں ہیں ' آخر لھواچھ کام آوے گا باقی باناں ہیں ۔ جدھر جلتا ، اودھر اول بانوں اٹھتا ، آخر لھوبچ بر تال ٹلنا ۔ لوگاں خوب جوھر دار لوگاں کوں سرتے ' بھترے ہور کمکرے سو جما * کرتے ۔ جنوں میں اسیے کماں ہوئے دخل ، انو میں کیا ماٹی اچھے گی عقل ۔ جو ھردار لوگاں ھات تی جاتے ھیں تو وقت پر کیا کنکر بھتر کام آتے ھیں ۔ خوب لوگاں جائیں گے ، پچھیں کیا برے کام آئیں گے ۔ خوب لوگاں تی ملتا ہے ملک ہور مال ، خوب لوگاں رکھتے ھیں ملک کوں سنبھال ۔ جسے نوں کچھ محبت سوں دیا ، آپے توں اپنا کیا ۔ مشہور ہے کہ جدھر ھنڈی ڈوئی ، اودھر سب کوئی ۔ جسے نوں اپنا لیا ووجہ تیرا ، ھر کسی کوں نکو جان کہ یو وقت در ہے میرا ۔ عاقل آنگنتج جانتا ، نادان بجھیں تی پہچانتا ۔ اپنیاں کوں اپنے کرنا اپنیاں تی مال دریغ نا دھرنا ۔ اپنے سو اپنے ، درائے سو برائے ، برایاں کوں اپنیاں میں کیوں لایا جائے ۔ اپنیاں میں بہت تواضع بہت تعظیم ، نوے سو نوے قدیم سو قدیم ۔ کہیچ ھیں کہ اول خویش بعدہٗ درویش ۔ اتال سب خوب دستے ولے سن رے جیوا ، گھر کوں دیوا تو مسجد کوں دیوا ۔ یو وو قصہ کہ چار بلای چودہ ائے سنو گھر کی ریت ، بھار کے آکر کھا گئے گھر کے گائیں گیت ۔ آشنا کوں جاننا بیگانے کوں پچھانتا ۔ دنیا میں اپنا یت خوب ہے ' اپنا یت غایت خوب ہے ۔ مال ملانے منگتا

(*) جمع ۔

تو مال ملاساں کوں منگ ، دلیر لوگ مارتے ہتیاں کوں منگ ، خدا ہور رسول کے بھانباں کوں منگ ' ریجھتے ہور ریجھاتیاں کوں منگ ۔ کچھ مشکل دڑے بغیر خوب لوگاں پچھانے نہیں جاتے ' وقت پر سب کوئی کام نہیں آتے ۔ پادشاہ نے ہریک ملک تدبیر میں دڑکر لینا ، تدبیر نا بھیے تو لڑکر لینا جھگڑکر لینا ۔ سال میں یک گز زمین تو بھی فکر کرنا جو ہات آوے ' کچھ بھی لینا تا سال خالی نہ جاوے ۔ جن نے چار نہنیاں کوں سمٹا وو بڑا ہوا ، چار بڑیاں میں اپے بھی کھڑا ہوا ۔ بڑے ہوے ہیں سو سعی کرتے کرتے ہوئے ہیں' ہمت دھرتے دھرتے ہوئے ہیں ۔ گڑ کوٹ لینا ملک لینا ایک کا ملک ایک کوں دینا یو پادشاہانچہ کا کام ہے ' اس خوشی کی لذت دسرباں پر حرام ہے ۔ کون انسان اس خوشی پر ہے ' کسے یو خوسی میسر ہے ۔ خوب عورت خوب کھانا ، خوب لھوا خوب گھوڑا ' یو سب کسے میسر ہے تھوڑا تھوڑا ۔ پادشاہاں نے اپنی خوشی نا بسرنا ، اپنی خوشی کی کچھ فکر کرنا ۔ تو پادشاہ ، تو عالم پناہ ، تو ظل اللہ ، تو صاحب سپاہ ۔ پادشاہاں سب تی بڑے سب تی معتبر ، انو کی خوسی ہور دسرباں کی خوشی کیوں ہوتی برابر ۔ پادشاہاں تیر ترکش کمان لھوا سپر اپنے سنگھات لے کر مستعد ہوکر ، سب کوں دلاسا دے کر ، مہابت سوں ' صلابت سوں ، جیوں ترکش بندی کا قاعدہ ہے ، جس بات میں ترکش بنداں کوں فائدہ ہے ، خوب نمائش سوں ، خوب آرائش سوں بہار آنا ' بہار آئے تو غافل نہ ہونا ہشیار آنا ۔ اپنی مردی کا سنگھار اپے دیکھنا ، اپنے لشکر کوں دکھلانا ۔ تا دسرباں کوں دیکھ آسس آوے

ترکش بندی کا هوس آوے ۔ ترکش بند ترکش بندی کرنے،
نر جوت اچھے وه بی جوت دھرے ۔ ترکش بندی کا عالم * بولتچه
هیں که الناس علیٰ دین ملوکھم ۔ بادشاهاں بڑے ترکش بنداں
نرکش بنداں کوں اینوں باٹ دکھلانا ' اینوکوں نرکش بندی بر
لیانا ۔ اینو دینا پنداں تو ترکش بند کا دل قوت پکڑنا ہے ' دو
ترکش بند لڑنا ہے ، همت یاری دیتی ہے آگ میں پڑنا ہے ۔ جو
پادشاهانچ یو روش چھوڑے ' نو کدھر بی ترکش بندی کریں گے
نگوڑے ۔ جو کام پادشاهاں کوں بھاتا ہے ، عالم سب آسبج کام
پر آتا ہے ۔ جو کوئی جو کام کرتا ہے سو پادشاهاں کوں رجھانے
خاطر کرتا ہے ' پادشاهاں کوں خوش آنے خاطر کرتا ہے ' ابنی
مراد پانے خاطر کرتا ہے ۔ پادشاهاں مظہر اعظم ہے ، خدا سب
کچھ دیا ہے کیا کم ہے ۔ حس کام پر قصد دھرنا ہے و و کام کرنا
ہے که یاں جسے خدا دیا آسے کوی نیں لبا احاره ، عربی مس
کہے هیں که العاقل تکفیه الاشاره ۔ اس بات میں کہی وهی
مہارت ، تو دکھنی میں بی بولے هیں که ٹٹو کوں ٹومنی تمزی
کوں اشارت ۔ جن نے خوب فکر کیا اس کا کام هوا خوب ،
کہاوت ہے طالب را مطلوب ۔ یوں کچھ هوے تو پادشاهی کا
سودا ہے ، اپنا حکم اپنی دراهی کا سودا ہے ۔ جن نے یوں کیا
آس کا نام هوا ، جاں عشق تمام لگیا وهاں کام هوا ۔ جیو اس
کام پر دھرے ، فرصت ہے لگن کچھ کر لے ۔ عشق پادشاه بهوت
مست ، بهوت زبر دست ۔ مست کوں پتیا کر اچھنا عقل کا کام
نہیں ، بھروسا اس پر بھا کر اچھنا عقل کا کام نہیں ۔ پھر یا تو

* آدم ۔

آسے منا کرنے هارا کون هے ، بڑے کوں نهنا کرن هارا کوں هے ۔ دنیا هے ڈرنا کچھ فکر کرنا ۔ هر کوئی نهاٹ کر پادشاهاں پاس آتا ، پادشاہ نهاس کر کدھر جاتا ۔ یک وقت ٹوٹیا نو جوڑتا کون ، پادشاہ نهاٹیا تو چھوڑ تا کون ۔ غنیم لگن کیا کام جاتے ابنچ لوگاں تو دشمن هو آتے ۔ لوٹتے ننگاتے ، هزاراں هزار بلاہاں لیاتے ۔ اول اپنے لوگانچ تی ڈرنا ' پچھیں دشمن کی فکر کرنا ۔ کون پادشاہ مال دهن سوں نهاٹ کر سلامت گیا ، جیوں نکلیا نها نیوں امانت گیا ۔ البته ننگاے هیں ، یا مفلس هو کر گیا یا پکڑ لیائے هیں ، پادشاهاں کوں جتی خوشی آننانج دکھ بی هے ' جتا نیک اتناج بد بی هے ۔ بادشاہ نو لگبیج جو لشکر گهوڑے هتی هے ، سب نهاٹے بچهیں کیا بادشاهاں کی عزت رهتی هے ۔ مالی جیتا جیتا هے ، ولے جهاڑ بیڑ تی آ کهڑے بچهیں کیا پنپتا هے ۔ شیشه بهوٹے بچهیں جڑتا نهیں ، پرکٹ هوے بیچهیں جناور آڑتا نهیں ۔ یو بات دانش کا معما اس بات کون فامتا کوں ، اسمان ٹٹ پڑیا بچهیں تها متا کوں ۔ حوض کی پال ٹوٹے تو بکایک باندهی جاتی هے ، ولادت گئے پچهیں بی هات آتی هے ۔ جیوں کمان کا تیر جو بولے سو بات یو دونو گئے تو مشکل هے پهر آنا هات ۔ عقل دیا هے خدا نے آدمی کوں بڑا نگ ، پادشاهاں کوں تدبیر کرنا واجب هے ولایت هاتھ میں هے لگ ۔ عشق کے انگهے عقل کوں کیتا گمان ' وهیچ قصا که هتی کوں جیڑی ضمان ۔ عشق کوں کون پتیایا هے بهوتاں کوں لوٹیا بهوتاں کوں ننگایا هے ۔ دنیا تماشے کی ٹهار هے ، وهی بهلا جو اپنے ٹهار هشیار هے ۔ لوگاں انال بهوت پهسلا کهانے ملے هیں اوا سوا ولے وقت کوں کام آن هارا هے سو اپنا خدا ، اپنی

عقل اپنی همت اپنا لہوا ۔ یو مصحف کی آیت ہے سن ' سمج هور
دل میں رکھ جتن ' کم من فیئته قلیلة غلبت فیة کثیرة ۔ یعنی
جکوئی مرد هیں جیو کوں عزت پر وارے هیں ، تھوڑیاں نے بہوتاں
کوں مارے هیں ۔ کیا کروں بولیا دل هوا داغ که کہیے هیں
وما علی الرسول الا البلاغ ۔ یعنی حاجب کا یو کام هے جو بولنا
راسک راس ، پہلاڑ اس پر عمل کرنا هے سنن هارے پاس ۔ ابالحق
اپس کوں سنبھال رکھه ' خوب لوکاں ملانے پر خیال رکھه ۔
خوب لوگاں کیا اتکچ بار ماہیں گے ، جنتے جنتے کنک دسماں کوں دو
چار هزار ملیں گے ۔ اگر فتح هے تو بی دشمن کوں موں پر تی ٹالنے
کوں کوئی هونانج ، واگر خدا نا کردے شکست هوئی تو بی
سنبھالنے کوں کوئی هونانج ۔ اگر ایک جاگا هوڑ هاریا ، تو دسری
جاگا جا کر * لہوا ماریا ۔ اگر دسمن کی فتح هور شکست تی دل
درهم نہیں ' تو کیا اپنے گھر کا بی غم نہیں ۔ اپس کوں هور
اپنے ملک کوں سنبھالنے دو اچھنا ' یو آگ گھر کی بلا کوں حالنے
دو اچھنا ۔ جیوں دموں دلاوراں کوں جما کرنا ضرور هے ، بہادراں
کوں جما کرنا ضرور هے ۔ پادشاه وو خوب جو لشکری کوں خوب کر
جانے ، خوب لشکری کوں محبوب کر جانے ۔ مانگ موتی انو پر
تی وارے ، یو غازی مرداں جیو دین هارے ۔ اگر کوئی منگنا
کسی کا جیو لیوے ' جیو کوں جیو نہیں تو جیو کے بدل پیکا تو
بی دیوے ۔ پیکا هات تی نہیں دیا جاتا جیو کسی کا کیوں لیا
جاتا ۔ جیو لینے کا بہوت دل ، هور پیکا دینا اپتا مشکل ۔ اگر
تو منگتا هے که خلق تجے منگے تو تو پیکاں کوں نکو منگ ،

* جپا کر ۔

جو تو پیکاں کوں منگنا تو تج میں ہرگز نارھسی رنگ ، کام سب ہوے گا بھنگ ۔ پادشاھاں کوں لشکریچہ بڑا مال جس پادشاہ کے خزانے میں یو مال ، وو بادشاہ دائم خوش حال ۔ اس پادشاہ کوں دائم فتح جا کے تروار ، خاطر قرار ۔ زیاستی کام تج کر لشکر اپنا سج کر لشکر کے دَل سوں دِل ساندنا ، پھتر یاں کا کوٹ کیا کام آتا خوب دلاں کا کوٹ باندنا ۔ جس بادشاہ کوں خوب دلاں کا کوٹ نہیں ، اس بادشاہ کوں اوٹ نہیں ۔ پھتریاں کا کوٹ گھڑی میں اوڑ جاتا ' اس کے آسرے کون آتا ۔ بھار کوئی چھڑان ھارا اچھے تو دو دیس کوٹ میں جانا ، نہیں چپ کوٹ میں جانا کیا مانا ، عبث دل میں فکر ایسی نا لیانا ۔ لشکر میں سو کوٹ ، جانو ھات میں باند کر دئے موٹ ۔ جو سریا پانی ہور دانہ ، تو ویچہ* ھوا بندی خانہ ۔ پچھیں کام ہوتا سخت ، قول منگنے کا آتا وقت ۔ کسی کا نہیں سنیا کہا ، کدھر نکل جانے تی بھی رھیا ۔ دشمن کے لوگاں آتے ، بند پکڑ کر لے جاتے ۔ وو عاجزی وو شرمساری ، توبہ الٰہی یو بڑی خواری ۔ اس واقع (ن) سوں جو کوئی جینے کی ھوس کرتا ہے ، اس جیونے پر یو مرنا ھزار جاگا شرف دھرتا ہے ۔ لوگاں لڑکر مریا بولیں گے ' مرد تھا ، شاباشں خوب کریا بولیں گے ۔ اگر دل میں ہے مردی کا ھوس ، تو مرد کوں دنیا میں ناؤنیچ بس ۔ پادشاھی کا کیا سواد عاجز ہو یکس کے بند میں جانا ، جاں پادشاھی کا رچ ہے وھاں یو کیا مانا ۔ خدا ایسا وقت کسی پر نا لیا وے ، مرد کوں عار پر نظر کرنا ضرور ہے جو کام عزت پرنا آوے ۔ مرداں کوں یو جاے محک

---

* (ن) کوٹیچہ ۔ (ن) واخے ۔

ہے اس میں کیا شک ہے ۔ وو تو سب ہوا اتال یو کہنا ، یو فکر
کیا سو قایم کیوں کر رہنا ۔ توں توں جوں جیو دکڑ رہیا ہے تن ،
بو بھی ماٹی کا کوٹ ہے کو لگ کرے گا جتن ۔ عشق نے بہوناں
کے ایسے کوٹ لیا ہے ، لیا سو اجھوں کسے پھرا نہیں دبا ہے ۔
توں عقل پادشاہ ہور اس کوٹ پر بھروسا کیا ہے ، کیا مست ہے
اے کیا ں کا شراب پیا ہے ۔ کوٹ سو دلاں کا چلنا کوٹ ، جس کوٹ
پر دشمن نہ کر سکی جوٹ ۔۔ جس کوٹ کوں کوٹ کہیا جائے سو
یو کوٹ ہے ، جس کوٹ میں رہیا جائے سو دو کوٹ ہے ۔ یو کوٹ
ہوئے تو وو کوٹ سہاوے ، یو کوٹ نہیں تو وو کوٹ کیا کام
آوے ۔ کوٹ کوں ہور ملک کوں لہوا سنبھالنا ہے ۔ جیسی بلا
آتی ویسی بلا کوں لہوا ٹالنا ہے ۔ لہوے تی لوگاں ڈرتے ہیں ،
تو آکر بکس کی طاعت کرتے ہیں ۔ لہوا غازی ، جن نے لہوا
ہات پکڑیا اس کی دائم پہنس بازی ۔ خدا کا رسول خدا کا
قبول مقبول اسے یوں بھایا ہے آن نے بھی یوں فرمایا ہے ،
یو حدیث آیا ہے ۔ اس میں کچھ نیں شک ہے کہ رزقی
تحت ظل رمحی یعنی میرا رزق میرے نیزے کی چھانوں تل ہے ،
جو کوئی مرداں ہیں انو کوں یو بل ہے ۔ مرد نے روٹی لہوے
کے زور سوں کھانا ، چار مرداں میں اپس کوں مرد کہوانا ،
اپنے ناؤں کا علم آچانا ۔ جو عالم میں یو بات ہوئی فاش ، جو
کوئی سنے سو کہے شاباش شاباش ۔ جوں حضرت کتے یک دیس یکس
کے گھر گئے تھے مہمان ، وہاں لہوا نہیں دیکھے تو نیں اس کے
گھر میں ہرگز کھائے کھان ۔ کہ تیرے دل میں غزا کا نیت
نہیں ، خدا کی رضا کا نیت نہیں ۔ مرتضی کوں ذوالفقار آیا تو
مرتضی اس جاگا کوں انپڑے ، تو سب انو کے زیر ہوئے تو سب
انو کے ہاتھ تلے سنپڑے ۔ لہوے کا مراتب بہت بڑا ہے لہوا

عرش پر کھڑا ہے ۔ پیغمبر که خدا کے رسول تھے انو اسے لڑ
انو کے اصحاب دڑے ۔ ان کا دانت مبارک شہید ہوا ، تو دین
دولت مزید ہوا ۔ کفر کوں اسلام کیے ، خدا فرمایا تھا سو ک
کیے ۔ یو محنت یو جفا کسے بھاتی ، بٹھے بیٹھے ولایت آتی
انو کوں آتی ۔ وو تمامی ، ہور خدا جیسا حامی ۔ ایتا اچھ
انے دکھ میں پڑے ، لہوا لے کر میدان میں کھڑے ۔ کافرا
کے خون ہوئے تو کافراں زبون ہوئے ۔ خراج دیے ، دین قبو
کیے ۔ یو فتح نو ہونی تھی جو مال پر نظر نه تھی دلاورلوک
پر نظر تھی ' انو بڑے تھے انو کوں اول آخر کی سب خبر تھی
اول یاراں نھے نھوڑے ، رہتے رہتے بہوت جوڑے ۔ تربیت ھ
تدبیر کے صاحب تھے ، شمشیر ہور تدبیر کے صاحب تھے ۔ قول
قرار تھا ، وعدہ استوار تھا ۔ بات میں خطا نه تھا ، یک بات
دوسری کوئی کتا نه تھا ۔ اتال بی اگر کس میں پاک نیت ھ
همت ہے ، تو انونچ کے فرزنداں انونچ کی امت ہے ۔ اتال کیا خ
جدا ہے ، اتال بی وہیچ خدا ہے ۔ اتال بی بہوتاں نے تھوڑیا
تی بہت کچھ ملائے ہیں ، همت کیے ہیں میدان میں آئے ہیں
محنت دیکھے ہیں ' اپنی مراد پائے ہیں ۔ گنج کیا ہے رنج سا
ہے ، رنج دیکھتے ہیں تو گنج ملتا ہے ۔ خدا پر توکل کرنا ، د
پر خوشی دھرنا ، همت کوں نا بسرنا ۔ کو لگ صبا آٹھ چارو
طرف کا غم کھانا ، دنیا دو دیس یہاں غم کھانا کیا مانا
مرد یو بات یاد رکھتا ہے ، نہیں بسرتا ہے ، مرد کا یقین پو
ہوا تو خدا بی مدد کرتا ہے ۔ ہر روز خوشی کر ہور اپنا لشک
سج ، سمجھ بازو ٹھونک ہور بادل ہوکر گرج ، مرد کوں ز

هو رج ۔ یو بات نکو بسر ، جتنا سکے گا اتنا اپنا لشکر درست کر ۔ جس لھوے تی بڑائی پائے ، اس لھوے کوں بسریا کیوں جائے ۔ لھوے تی یو ملک یو راج آیا ، لھوے تی یو تخت یو تاج آیا ۔ لھوے نے سایۂ خدا خلیفۂ خدا کہوائے ، لھوے تی اس مراتب کوں آئے ۔ پادشاہاں کوں لھوے بغیر واجیچ نیں' آخر بھی لھوے بغیر علاجیچ نیں ۔ جیتی فکر جیتی عقل آے ، ہات تو لھوا نا سٹیا جائے ۔ آدمی جس پر دھیان رکھتا ہے تو کچھ بی ہوتا ہے خالی نہیں جاتا ، خدا کی درگاہ تے نا اُمیدی کفر ہے نااُمید ہونا خدا کوں نہیں بھاتا ۔ آیا اگر کوئی پادشاہ اپنا ملک چھوڑ ضرور کوں ہور ایک پادشاہ کے ملک میں جاوے گا ، تو کیا اپنے ملک کی جیسی خوشی پاوے گا ، جیو نہ بھاوے گا ۔ پادشاہی چھوڑیا سو تل تل آوے گی یاد ، اس میں کیا ہے سواد ۔ کچھ نہیں رچہ نہیں ۔ جو کوئی پادشاہ ہے اسے ضرور ہے جو اپنی عاقبت کی فکر کرے ، فرصت کا وقت غنیمت کر جان تدبیر پر من دھرے ۔ پادشاہاں کی یکیلی نہیں ذات ، عالم عالم اچھتا پادشاہاں کے سنگھات ۔ پادشاہاں کوں بہت اچاٹ خوب نہیں ، پادشاہاں کوں بسراٹ خوب نہیں ۔ مثلا ہے دکھن میں' اگر کوئی سمجھے من میں' لوٹ میں لوٹ کا کلوٹ ، لت میں لت غفلت ، جیونا تو لگیچ ہے جو لگ ہے نیم دھرم ست ۔ تو بھی عقل پادشاہ ہے' عالم پناہ ہے صاحب سپاہ ہے ۔ فرصت دھرتا ہے ، جو کچھ کرنے منگتا ہے سو کرتا ہے ۔ تیرا فہم تیری دانش تیری دانائی مشہور ہے ، میں تیرا دولت خواہ ہوں کیا کروں مجھے یو بولنا ضرور ہے ، اس جاگا چپ رہنا نمک

حلالی تی دور ہے ۔ بیت :

حرامش بود دولت پادشاه　　که هنگام فرصت ندارد نگاه

وقت پر دشمن چپ رہتا ، دوست جو کچھ جانتا سو کتا ۔ جس کا دل صاحب خاطر جلے گا ، سو بولے گا جس کا دل صاحب خاطر تلملیکا سو بولے گا ۔ ابی تو یک بار بولنا میانے ، پچھیں صاحب کا کام صاحب جانے ۔ جان کر چپ اچھنا نمک بر حرامی ہے ' بو تمام خامی ہے ۔ تجے چھوڑ میں چڑنا کس گھاٹ ' جو کچھ تجے باٹ سو مجے باٹ ، جو کوئی صاحب سوں یوں اختیار اچھے اُس کا دل صاحب خاطر کیوں نا پکڑے اچاٹ ۔

عقل پادشاہ ، عالم پناہ صاحب سپاہ نے یو سب سن وہم کوں گل لایا ، وہم کا اندیشہ بہت بھایا ۔ کیا شاباش وہم ' ترا بہت خوب ہے فہم ۔ تیری فکر میرے خاطر آئی تجھے ہم وزیری دینا ہم پیشوائی ۔ اگر فلاطوں اچھتا تو تیرے فہم کا داد دیتا ، بلکہ خدمت کرتا کچھ فیض لیتا ، جانتا کہ خدا کے عالم میں ایسے بھی خرد مند کامل ہیں ، صاحب ہمت صاحب دانش صاحب دل ہیں جوں فارسی میں کتا ہے فرد :

حریفاں بادہ‌ها خوردند و رفتند　　تہی خم خانه ها کردند و رفتند

خدا کی خدائی اتال بھی وو نچ ہے جیوں اول تی آئی وہی خم ہے وہی شراب ' وہیچ مستاں ہیں ' ویسچ دانا ، ویسچ عاقل ویسچ زبردستاں ہیں ۔ جاں خدائی کی بات آئے واں نیں کر نہ کہیا جائے ۔۔ فارسی میں بھی کتا ہے بیت :

دیده را بکشا ببیں دل را میفگن در گماں
مردیست در ہر پیرهن مغزیست در ہر استخواں

اے وہم ، تجھہ پر مجھے بہت آتا ہے رحم ۔ دل نے تجے نیں جانیا ، تیری قدر نیں پچھا نیا ۔ توں بہت دور اندیشں ، تجے ہم پادشاہ منگے ہم درویشں ۔ توں کیا بو بات کیا ہے ' تمام کرامات کنا ہے ۔ دانش منداں نے طاق بلند پر ہاتھ رکھے 'لوگاں نے اس کا ناؤں کرامات رکھے ۔ دانا یاں میں یوں چلی ہے بات ، العقل نصف الکرامات ۔ وہم کیا سو باتاں بہت خوب ہیں بہت معقول ہیں کر دل میں لایا ، فی‌الحال لشکر بھیج کر دل کوں ہور نظر کوں بند کرنے فرمادا ۔ کہ ہمارے شہر میں آئے کیا متا ہے ، جو کچھ وہم کتا سو خوب کتا ہے ۔ وہم کی باتاں کا اثر جڑیا جو کچھ وہم کیا تھا سو اس کاماں کے خیال میں بڑیا ۔ دائم اس کام میں جبناح اچھے تو کام رھیا ، یک نل بسر با تو کام کیا ۔ جو کام پکڑے بھی گھٹ پکڑنا ' خوب ڈٹ پکڑنا ، مرد دانائی کا ھٹ پکڑنا ۔ نہیں تو ان نے آیا کچھ بولیا انے آیا کچھ بولیا ، دل میں گانٹ باندیا تھا سو کھو لیا ۔ اپنی فکر ہوئی دانا داں ، لوگاں کی فکر آئی میانے میاں ۔ پادشاہاں روشن دل ہیں ، خدا کے خلیفے ہیں خدا سوں مل ہیں معلوم ہوتا آخر تا اول ' بو لوگاں انو کے پڑتے انو کی عقل ۔ ہر ایک بات سر چڑتی ، پچھیں عادت وہی پڑتی ۔ اپنی عقل کا سواد کیا ، اپنی عقل کا امداد کیا ۔ اپنی عقل ہوئی ہوائی ، جانو لوکانچ کرتے پادشاہی ۔ اس کی کچھ نہیں تدبیر ، یو جانو ایک تماشگیر ۔ لوگاں کی عقل تی اگر خوب ہوا تو بھی سہل امداد ہے ،اپنی عقل تی جو کچھ خوب ہوا اس میں سواد ہے ۔ دانا کی عقل دغا نہیں کھاتی دانا کی عقل بہوت کام اتی ۔ دل تازہ اچھتا ، اپنے کنے اپنا اندازہ اچھتا ۔ اپنا مدعا اپے پا سکتا

بکادے وقت خدا نا کرے کام گیا تو بھی لیا سکتا ۔ اس دنیا کی دیکھہ دھات ، کیا ھوں ایک بات ۔ جیوں تیوں عاقل اپنا کام کر لیتا ' عاقل اپنا کام جان کیوں دیتا ۔ اپنی عقل سوں اگر دسرے کی عقل ملے تو واہ واہ اس تی بھی کیا خوب ، عاقل لوگاں بہت ھیں مطلوب —

بلند عقل دل کا اجالا ، بھوتیچہ خوب بھوتیچہ آلا ۔ یو بات سمجھا یا ، یہی قصہ کنے تھے سو آیا ۔ کہ وو یاقوت کی انگشتری جو دل نے حسن دھن من موھن تی عاشق ھو لیا تھا ، وو انگشتری کچہ مصلحت دیکھ نظر کوں دیا تھا ۔ ولے سناراں آس انگشتری کوں ایسے وقت گھڑے ، کہ جو کوئی وو انگوٹی موں میں رکھے تو کسی کی نظر نا پڑے ۔ ھور دسری خاصیت اس میں یو تھی کہ جو کوئی وو انگوٹی رکھے اپنے سنگھات اس کی نظر تلے دسے چشمۂ آب حیات ۔ نظر وو انگوٹی موں میں لے کر ، سب کی نظراں کوں دغا دے کر ، ھنستا کھیلتا آس عقل پادشاہ کے بند میں تی بھار آیا ، خیال کا وھانچہ خیال لایا ۔ بھی ھزار شوق سوں ھزار ذوق سوں ، دیکھنے اس حسن نار کوں ' دیدیاں کے سنگھار کوں ، دل کے آدھار کوں شھر دیدار کوں ، جانے اختیار ھوا ، پانوں سار ھوا ۔ نظر تھا طالب ، طلب تی غالب ، بیگیچہ شھر دیدار میں ، رخسار کے گل زار میں آیا ، سیر کرتے کرتے دھن کا چشمہ ، شھد ھورلبن کا چشمہ جسے ابلوج نبات کھتے ھیں ، جسے آب حیات کھتے ھیں ' سو اس رخسار کے گل زار میں پایا ۔ نظر لالچی لالچ بھریا خام طبعی کر یا غلط قصد دھریا ۔ آس شیریں چشمے تی آب حیات کا سواد دیکھے ،

ایک گھٹ پیوے‘ ہور اسے بھی دنیا منے دائم جیوے ۔ جیسا ، کوئی ڈھنڈے جیتا کوئی دھاوے‘ بختاں میں لکھیا سو پاوے ۔ بارے جیوں آب حیات پیونے کوں موں پسا ریا ‘ اپنا ست اپنا پت سب ہاریا ۔ چوری کیا ، تنا خوری کیا ۔ قضا اُس وقت یوں گھڑی ،کہ وو انگوٹی موں میں تی نکل اس آب حیات کے چشمے میں پڑی ۔ فرد :

امانت میں خیانت کیا ہے درکار
جو کوئی یوں ہوے آسے کیوں ہوئے بھلی بار

دغا کھا کر‘ بہت پچھتا کر حیفی کھانے لگیا ، دل پر کچھ کچھ لیا ، لگیا لئی ترسیا لئی پیا ، آب حیات کا چشمہ نظر تلے تی چھپیا ۔ نظر حیراں ڈانواں ڈول کسے کہے کھول ، موں میں تی بہار نہیں نکلتا بول ۔ فرد :

گنوالیاچ توں اب کیا گماتے پچتاوے
یو بست وو نہیں جو گئی سو ہات پھر آوے

نظر نڈھال ‘ نظر کا یو حال ‘ جو یکا یک رقیب کبن دیکھیا سو نظر کے لگیا دنبال ۔ پکڑیا جکڑیا ، آزار دیا مار دیا ، دند سار یا جالیا ، اپنے گھر لے جا کر بندی خانے میں گھالیا کتیک دیس یونچہ ٹالیا ۔ نظر وہاں نیت بدلایا یہاں اس کا اجر پایا ۔ اس ہات کا اس ہاتھ وہاں کا وہانچہ خدا نے دکھلایا ۔ بہت دیکھیا خواری ‘ بدنیتی کی تاثیر ماری ۔ خدا کوں نہیں ڈرتا ، یکس کے مال پر کیوں نظر کرتا ۔ پریشان درہم ، جدھر دیکھتا اُدھر اندیشہ ہور غم ۔ کوئی دست گیر نہیں کچھ تدبیر نہیں یکا یک یک رات زلف نے جو اس دیس اپنے بالاں دئے تھے اُس کے ہات ، وقت پر یاد اچھو سو اس وقت وو وقت آیا ، فی الحا

یک دو بال لے کر بیگ بیگ آگ پر جلا یا ۔ تو کا تو یچہ دیکھتا ہے جو زلف حاضر ہو آئی ' پو چھی کہ کیا حال ہے رے بھائی ۔ کیا کیا پوچھین گی مبرا حال ' میں واوں اتال ۔ زلف کہی غم نکو کر ' ہمت کم نکو کر ۔ ہر ایک بلا ہے سو مردانچہ پر ہے ' صاحب دردانچہ پر ہے ۔ فرد :

همت دینا مردنے عاجز ہوکر اڑے کوں
رکھنا نظر وقت پر ہریک وقت پڑے کوں

مردانچہ پر ہے قناعت ہور فاقہ ، مردانچہ پر گزرتا ہے یک آدھے وقت واقا ۔ جیسے دنیا میں غم نیں وو نادر ہے ، خوشی غم سب مردانچہ کے سر ہے ۔ جلتا سوچہ رُتا ہے ، چڑتا سوچہ بڑتا ہے ۔ لهوار کا کھیل جو آگ سوں ہے تو یکادے وقت جلتا یھی ہے ' نیرالو جو دائم پانی مس غوطہ مارنا کد ہیں دم کو نڈیا جاتلملتا بھی ہے ۔ پاد شاهاں جو یادشاهی کرتے ہیں ، حکومت کا دعویٰ کرتے ہیں انو بھی کد ہیں غم گین کد ہیں خوش حال ایسیاں کا بھی بو حال ۔ دکھه سیا سو مرد ، غم کے وقت خوش حال رهیا سو مرد ۔ گنگا بھی دھوپ کالے میں نهنی بر شکالے میں بڑی جنگل کا جھاڑ اسے کد ہیں پھول کد ہیں پت جھڑی ۔ اگر دایم اچھے یک وضا ' تو عبث ہے یو قدر قضا ۔ یو اس کا جہ ذات ہے ' جو دائم یک دھات ہے ، مرد وو جو اپنے وقت کرے کل وقت ' ابوالوقت اچھے نہ ابن الوقت ۔ ایسی جاگا نکواچہ کھڑا جو کد ہیں نهنا ہوے کد ہیں بڑا ۔ واصل اسے کتے ہیں ، صاحب حاصل اسے کتے ہیں ۔ گھر گھر نکو پھرا آس ، اے ہور اپنی بھوک پیاس ۔ جنے بھوک پیاس میں باند یا گھر ، وو نڈر اسے

کیا ڈر ۔ دولت بے زوال سو بوجھ ہے ، مرداں کا دھن مال سو دوجھ ہے بیت :۔

دولتے را کہ نباشد غم از آسیب زوال
بے تکلف بشنو دولت درویشاں است

اول بھوک، پیاس پر کھڑے رہنا ، پچھیں مرداں میں بزرگی کی بات کہنا ۔ باؤ کے جھاڑتی کوئی پھل لیا ہے ، بھیں چھوڑ کر کوئی سادنا کیا ہے ۔ دو وجہ ہیں کہ بھوک ہور پیاس ' نبیاں ہور ولیاں کی میراث ۔ کھانا بھوک کے نوالے ہور پینا پیاس کے گھونٹ ، اگر مرد ہے تو یوں چل باقی سب بات جھوٹ ۔ بڑائی جو پیکیاں سوں آتی ، پکے گئے تو وو بڑائی بھی جاتی ۔ نکو کر سو ایسی خام طمع ' یو بڑائی کس بڑائی میں جما ۔ شرم نہیں آتی ایسی بڑائی کرتے ، اس بڑائی پر بھی اپنٹ اینٹ مرتے ۔ دو دیس ہوتے جاں وزیر ' بھی آخر فقیر کے فقیر ۔ وو بڑائی مغز میں تی یوں نکل جاتی ، جو پھر خواب میں بھی نہیں آتی ۔ بڑائی سو فقر و فاقہ کی بڑائی ، جو بڑائی خدا ہور رسول کوں بھائی ۔ حدیث نبوی صلعم الفقر فخری والفقر منی ۔ دنیا کی بڑائی کیسے تو کرنا ، ولے اپنا فقر و فاقہ نا بسرنا ۔ ایسی بڑائی پر بتا مغرور ہو جاتے ، جو دسرے کسی کوں خاطر نہیں لیاتے ۔ اول کیا تھے ایال کیا ہوئے آپس کوں پچھاننا ، اپنے درد جیسا دسرے کا درد جاننا ۔ دنیا کی بڑائی پادشاہانچہ کوں سہاتی ، بعضے جو حد تی بڑائی زیاست کرتے سو انو کی عقل جاتی مد مستی چڑتی بے خبراگی آتی ۔ انو بڑائی کر خوشیاں سوں مارتے تالیاں ، لوگاں پس غیبت کھڑے کھڑے دیتے گالیاں ۔ یو بے ایمانان لوگاں کا حق اڑاتے '

شرع بر حکم گالیاں کھاتے ۔ دنیا کا حرص دنیا کی بلا میں گھالتا ، بلکه آخرت کوں بھی دوزخ میں جالتا ۔ دنیا کی بندگی دین سوں کرنا خلق کوں سمجنا خدا تی ڈرنا ۔ عالم کو سب دنیا کا شغل لگیا ' آخر اس دنیا تی کس کا دل نہیں بھگیا ۔ جسے سب پکڑے ھیں اسے توں چھوڑ ' توں خدا چه کوں پکڑ که تجھے کھنچه نہیں جوڑ* ۔ جہاں استقامت ، وهاں امامت ۔ دنیا کا دھندا اگر کرے گا تو کر ، ولے اپنی بھوک پیاس نکو بسر ۔ جسے نٹ نہیں ' اسے بھبٹ نہیں ۔ محبت سوں دلہ کوں معمور کر ، جتنا سکے گا اتنا احتیاج هور عاجزی دور کر ۔ سبحان الله جو کچھ ھے استغنائی ' ولے دو استغنائی هر کسی نہیں آئی ۔ یہاں جفا کوں مارنا ھے ' یہاں خوشی کوں سنکھارنا ھے ۔ یو بہت مشکل ھے ٹھار ، جو پارا آگ پر رهیا وو قائم النار ۔ دنیا کی بڑائی کو لگن چلے گی ' یو گھانس کی جھو نبڑی بغیر آگ دھو پیچه سوں جلے گی ۔ یو سونے کی ٹھار نہیں جاگ ، کچے سوت پر کو لگے گا لاگ ۔ حیات باؤ کا هلنا جلنا ، اس حباب پر اپتا کیا اچھلنا ۔ کچھ نه تھا سو کچھ هوا ھے ' کچھ سمجه کے هیچه هوا ھے ۔ دنیا جیوں دو پہر کی چھاؤں ، اس دنیا کوں سر ھے نه پاؤں ۔ دنیا دو دیس کی مہمان ، دو تحقیق ھے کر جان ۔ یو جیونا سب یک دم ، اگر خوشی اچھو دگر غم ۔ دنیا کا کام جیوں تیوں گزرتا ھے ، ولے وهی بھلا جو فرصت ھے لگن کچھ کرتا ھے ۔ جتنی راحت منگے اتنی محنت پر کھڑے ، نو نبی تو ولی تو بڑے ۔ انو نے هوا حرص تی نہیں پائی بڑائی ، انو کوں نہ بھوک پیاس نے یاں لگن انپڑای ۔ اگر توں سمجھے گا دو عالی شانی ، تو عربی میں کہے هیں که تجوع

*(ن) جوڑ

ترانی ۔ یعنی کچھ دیکھنے منگنا ہے تو بھو کا اچہ ، یو جکتائی سٹ ٹک روکھا اچہ ۔ جو کچھ ہے سو اپنے نیم دھرم ہور ست میں ہے، جو کچھ ہے سو غریبی ہور غربت میں ہے ۔ غرمب فقیراں کا کھانا ، سو فقر فاقہ تمام حاصل کا مانا ۔ سو فقر ہور فاقہ خدا کچھ نہیں کھاتا ، جو کوئی خدا کا عاشق ہو آسے کھانا کیوں بھانا ۔ عاشق وو جس میں معشوق کی صفت آوے ، نہ کہ معشوق کوں کچھ بھاتا عاشق کوں ہور کچھ بھاوے ۔ خسرو دہلوی بوبات کہیا بہت نوی ۔ فرد :

ہر کہ جو بد مراد از معشوق گوئی او عاشق مراد خود است

معشوق کنے معشو قبحہ کوں منگ ، عاشق کوں اس بات کا بہت ہے ننگ ۔ دو بختے لوگاں میں خامی ہے، یو عشق میں نا تمامی ہے ۔ یک ٹھار نظر ہور سو ٹھار دل ، ایسی عاشقی تی کیا حاصل ۔ یہاں دل کوں سنبھا لنا ہے ، جبو نہی اپس کوں جالنا ہے ۔ جوں فارسی میں اس مقام پر آرہیا ہے ہور کہیا ہے ۔

درعشق ز پافتادہ می باید امید بباد دادہ می باید
آنجا کہ ہمہ درد دل خود گویند دنداں بجگر نہادہ می باید

الماس تی ہونا سخت ، جو اپنی مراد کا ہووے وقت ۔ غم تی اپی عاجز ہونا جانا ، غم آیا تو غم ووں بھی کھانا ۔ دوہرہ ۔ جو لہگن تو سہس بل جو بھرجن تو ماس ۔ اے سینہ کھکھیا کیوں کھیے سٹ تن کا گھاس ۔ مرد کد میں پھول تی نازک کدھیں فولاد تی سخت اچھنا ، ہر یک جاگا ہمت سوں رہنے مرد کوں بخت اچھنا ۔ جس میں کچھ نیم ہے جس میں کچھ دھرم ، جیوں سنا جیسا چہ سخت ویسا چہ نرم ۔ دوہرہ : ۔

سیوست نہ چھاڈبیے ست چھوڑیں پت جائے
لچھمی ست کی داس ہے بگ لاگے تجہ گھر آے

ابراھیم کی نبت ثابت تھی تو کافراں آگ مں سٹے انگارے بھول ھو پاؤں تلیں آے ، یوسف کا کوئے میں نقوا قرار تھا سو بھار نکلے پیغمبری ھور پادشاھی پائے ۔ مرد کوں قرار عجب کچھ ہے ، ھر ایک کام پر اختیار عجب کچھ ہے ۔ ایک ںل میں سو جنس سوں پھرنا یو عالم ، نہ دائم خوشی اچھتی کسے نہ دائم غم ۔ سر پر چرخ پھرتا ہے ، آدمی کدھیں آٹتا کدھیں گرتا ہے ۔ آدمی نہ اپنے بھاتے آیا ہے نہ اپنے بھاتے جاے گا ، ھور ایکس کا بھاتا ھوتا ہے اپنا بھاتا کہاں تی لیاے گا ۔ جوں مرتضیٰ فرماتے ھیں جنوں کی بات دایم قایم ، عرفت ربی بفسخ العزایم یعنی جیوں میں منگتا تھا نیوں نہیں ھوا تو مں خدا کوں پچھا نیا ، میرے ھات میں نہیں ہے کام ھور ایک کے ھات میں ہے کر تحقیق جانیا ۔ عارفاں بات بات میں دیکھتے جاتے ' ایک بات میں ہزار بات پاتے ۔ درے ذرے کوں تحقیق کرتے ، ایک تل اس کی معرفت کوں نہیں بسرتے ۔ عارف وھیچہ ہے جو کوئی خدا کی معرفت سمجے ، حق شناس آسے کتے ھیں جو کوئی طریقت میں آ کچھ حقیقت سمجے ۔ خود شناسی خدا شناسی عارفاں کا کام ہے ' جو کوئی عارف تمام اسرار ہے آسے کوں فام ہے ۔ کدھیں کوئی ھنستا ہے ، کدھیں کوئی روتا ہے ۔ یو دنیا ہے یوں ھوتا ہے ۔ دنیا کا کام بہت ہے سخت ، اپنے نہیں ساتوں وقت ۔ آدمی کوں پریشانگی ہے بالیں بال ، خدا چہ ہے جو وو رھتا یک حال ۔

القصہ بارے زلف نے دھرم کری ، بہت کرم کری ۔ اس

بندی خانے میں تی ، اُس بلا آشیانے میں تی ، کچھ * فند کر ، دست بند کر ، بہار کاڑی ، اُس رقیب کوں اُس بد بخت بد نصیب کوں پچتاوے میں پاڑی ۔ نظر کوں گلے لائی ، رخسار کے گل زار هور شہر دیدار کی باٹ دکھلائی ۔ کہی ابتال جا ، اپنا مدعا پا ۔ بیت :۔

مروت بہت کی لٹ جوٹی کی جائی
بلاتی بہار کاڑی باٹ دکھلائی

نظر زلف سوں وداع هو کر چلیا سو دیدار کے شہر میں رخسار کے گل‌زار میں آیا ، حسن دهن کا سن موهن کا جگ جیون کا ملاقات پایا ۔ بیت :۔

دل کا حسن کے دل میں بہت انتظار تھا
دیدار دیکھنے کوں دل امید وار تھا

گھڑی ایک آه بھریا گھڑی اساس ، گذریا تھا سو قصه کہیا حسن چھند بھری اوتار استری بس ۔ حسن نار کوں ، خوبی کی گل‌زار کوں ، محبوبی کی نو بہار کوں حیرانگی لگی ، پریشانگی لگی ۔ که میں جانتی تھی که دل جیوں تیوں آوے گا ، بارے دیدار دکھلاوے گا ، میرا دل دل تی آرام پاوے گا ۔ یوں نہیں جانی تھی که یو قصه یوں کھڑے گا ، بھی ایسا وقت پڑے گا ۔ هر کوئی اپنی سمجھ پر گمان دهرتا ، بنده کچھ سمجتا خدا کچھ کرتا ۔ غلبه کیا اشتیاق ، بھی قوت پکڑیا فراق ۔ دل میں کچھ لیائی ، اپنے غمزے کوں نزدیک بلائی ، اپنے عشق کی جو بات تھی سو اُسے سمجائی فرد :۔

---

* فن کر دست بندن کر ۔

کرنے آسان اپنی مشکل کا
راز غمزے سوں بولی سب دل کا

کہی اتال اس کا علاج یو ہے کہ یوں ہور نظر دونو مل کر ایک دل کر تن کے شہر کو جاؤ ، ہور دل کوں کچھ تدبیر کر تسخیر کر کچھ فن کر سحر ٹونا ٹامن کر جیوں توں مجھ لگ لیاؤ - فرد :-

یار تا لگ سی دل کوں آنے کوں
غمزے کوں بھیجی ہے بلانے کوں

حسن دھن من موہن جگ جیون کے فرمائے در غمزہ ہور نظر ، لوگاں جنے حنے جلے جلے بھنے بھنے ، اپنی سنگھات لے کر شہر دیدار تی تن کے شہر کے آدھر رخ دھرے یوں چلے سو منزل کی ایک منزل کرے - دونو چست دونو چالاک دونوں روشن ضمیر دونو دل کے پاک - دونو چڑ بھرے اپنے کام میں بہوت کھرے - اما روایت یوں آئی ہے کہ نظر جیس وقت عقل کے مندر میں تی بھار آیا تھا ، عقل توبچہ بہبد پایا تھا کہ نظر یہاں تی جو جاوے گا ، البتہ کچھ فتنہ آجاوے گا ، کام کبل ہوے گا ، کچھ خلل ہوے گا بلا کچھ لیاوے گا - فرد :-

عاشق کی بات توڑنے کو اس میں ٹوٹ نہیں
عاشق کے دل اوپر جو گزرتا سو جھوٹ نہیں

دل میں رچ کر ، اولیچہ تی سمج کر' لکھیا تھا اپنے سرحد کے سرداراں کوں ، کہ چاروں طرف کے مستعد رکھو بہادراں کوں ، اس نظر کوں اس نڈر کوں ، اس ملک میں تی بھار جان نکو دیو ، ہشیار اچھو خلل اچان نکو دیو - بیت :-

امر هوتا سنبھال کر ایتا
جاتے کوں کوئی جتن رکھے کیتا

زھد وریا کا کوہ کر تھا ایک مقام ' ھور زرق کا ایک بیٹا تھا تو بہ اس کا نام ' آسے فرمایا تھا یو چہ کام ۔ کہ نظر کوں سنبھال کہ سرحد تی بھار نہ جاوے ' مبادا کیں کی بلا بساوے ۔ جوں عقل فرمایا تھا کار بار ' نچہ سب اپنی جاگا تھے ھشبار ۔ بارے قضا یوں ھونا ہے جو غمزہ ھور نظر ' دو نوے خبر رات کی خماری سوں ، بہت باری سوں ' مل کر اس ڈونگر تلیں آے ' اس ڈونگر تلیں ایک بھول باڑی تھی اس بھول باڑی میں کھڑے آسائش پائے ۔ جاگا بہت بھائی رات کے جاگے تھے ٹک نیند آئی ۔ بیت :

غم مس عالم اچھے تو بی غم نس
نیند کہتے سو موت تی کم نیں

حدیث ہے ' عرستان مس بی یو بات چلی ھے بھوت کہ النوم اخ الموت ۔ یعنی حدیث یوں آئی ہے ، نیند موت کا بھائی ہے ۔ بارے یو عالم ظاھر کہ جاگے تو اس عالم کا تماشا دیکھا جاتا ہے ، آدم اس عالم میں پیدا ھوا ہے آدم کوں یو عالم بہت بھاتا ہے ۔ دسرا عالم خواب کا وو بھی ایسا چہ ہے ' اس عالم کے جیسا چہ ہے ۔ وھاں بھی یو نچہ ھنسنا کھیلنا کھانا پینا ہے ' جیوں یہاں جیتے ھیں وھاں بھی یو نچہ مرنا جینا ہے ۔ جو یاں کرتے سو واں بی کرتے ، جو یاں مرتے جیتے تیوں واں بی جیتے مرتے وھاں بی دوست ہے دشمن ہے شادی ہے غم ہے ' جیوں یو عالم ہے تیوں وو بھی ایک عالم ہے ۔ نہایت فرق اتنا ہے کہ یو کثیف ہے ، وو لطیف ہے ۔

بو جسمانی ہے ، وو روحانی ہے ۔ تل میں زمین تی آسمان پر جایا
جاے ، آسمان تی زمیں پر آیا جاے ۔ عرش و کرسی لوح و قلم کا
کا سیر کرنا میسر ہو آتا ، جیوں منگا تیوں ہوتا جاں منگتا وہاں
جاتا ۔ محال ہے سو حال ہوتا ہے ، عجیب تماشے دستے ہیں تماشے
تماشے کا خیال ہوتا ہے ۔ انسان کوں کہ عقل ہور نظر ہے ، اس
عالم کی بی خبر ہے ۔ اس عالم تی اس عالم میں جانا ، اس عالم تی
اس عالم میں آنا ' لو سب اپس مینج ہے تو اپس میں دستا بھار
نہیں ، توں جانتا اچھے کا دسری ٹھار نیں ۔ بھار اچھتا تو تجے
کیوں دستا ۔ توں تو تن میں تی نکل کر بھار نہیں جاتا ' اگر
وو تجہ مینجہ نہیں تو توں خبراں کہاں تی لیاتا ۔ کہ میں خواب
میں فلانے کوں دیکھیا آج رات ، اُن نے مجہ سوں یوں کری
بات ، میں یوں کیا اس کی سنگھات ۔ وہاں ایسا باغ ایسا محل
تھا کتا ، وہاں ایسا حوض اس میں ایسا کنول تھا کتا ۔ ایسے
تماشے جیسی نار وہاں دیکھتا یہاں اس نار کی تعریف کرتا ، اس
کے روپ کی ' اس کے رنگ کی ' اس کے سنگھار کی تعریف کرتا ۔
اس عالم میں اسے دیکھہ کر اس عالم میں اس کی خاطر تپتا ،
جاگیا تو پھر پھر سوتا ، پھر اسے دیکھنے جپتا ۔ اس کا نین اس
کا ادھر یاد آتا ، اس کا جوبن اس کی کمر ہور اس کا زر کمر
یاد آتا ، دل میں آساس آتی ' سینے میں تی آہ نہیں جاتی ۔ بعض
وقت جو وہاں دیکھتے ہیں وو نجہ یہاں ہوتا ہے ' جیوں یہاں
جاگتا سوتا تیوں وہاں بھی جاگتا سوتا ہے ۔ بعضے شاعران اس
عالم میں شعر بولے ہیں ، ہور اس عالم میں آکر لکھے ہیں ، کچھ
کچھ اس عالم میں کئے ہیں ، اس عالم میں سکے ہیں ۔ بخت

جاگے ہور وہاں بشارت سوں دکھلائی ہے ، تو بادشاہاں کوں یہاں بادشاہی آئی ہے ۔ یوسف نے خواب دیکھیا کہ آفتاب سجدہ کیا اُس کا نتیجہ خدا نے یہاں پیغمبری ہور پادشاہی دیا ۔ بعضے پیغمبراں کوں بھی خوا بیچہ میں غیب کی خبر دیے ہیں ، انو وہاں تی خبر پائے سو یہاں آکر خبر کیے ہیں ۔ اشارت وہاں نتیجہ ہوتی ہے ، بشارت وہاں نیچہ ہوتی ہے ۔ خواب بہت بڑا عالم ہے ، اس عالم میں ہونا محرم محرم ہے ۔ سبج* پھول بیجے تو کانٹے کوں بیچتا ، سبج اگر چندن ہور مشک بیجے تو ادھر اُدھر کے بہانٹے کوں بیچتا ۔ تو بھی بڑا عالم بڑا گھاٹ ہے ، عارفاں کی سمج کی بات ہے ۔ موے پیچھے بھی ایسا چہ کچھ عالم ہے ، جنے سمجیا آسے مرنے کا کیا غم ہے ۔ اپنا کیا خاطر دل کوں نبانا ترسانا ہے ، ایک عالم تی ایک عالم میں جانا ہے ، یہاں کے لوگاں کی دل بستگی توڑ کر جانا ٹک مشکل لگتا ہے فعل نیک ہے جان ، آسے کیا یہاں کیا وہاں ۔ وہاں بھی خوباں ہیں محبوباں ہیں ، یاراں میں مصاحباں ہیں مطلوباں ہیں ۔ وہاں بھی سب رنج ہے ، سب کچھ ہے ۔ وہاں بھی بوجھ لوگ بوجہ وضا ' بوجہ قدر بوجہ قضا ' بوجہ حکم بوجہ رضا ۔ نہایت سعی اتنا کرنا کہ کچھ فعل نیک ہات آوے ' خدا ہور رسول کوں بھاوے ۔ مُراد اپنی پاوے ، اس کا دل صاف پکڑے ' اُس کے دل تی کدورت جاوے ۔ باقی سب خبر ہے ، فعل غیر غیر ہے ۔ ماں کے پیٹ تی نکلنے وقت جتنے عذاب سوں نکلتا ہے اتنے عذاب سوں اس تن تی نکل جانا ہے ، ولے جیوں وہاں تی کچھ لے آیا تیوں یہاں تی بی کچھ لے جانا ہے ۔ کھولے ہیں اس بات کی گرہ ، کہے ہیں الدنیا مزرعۃ الآخرہ ۔ یعنی دنیا

آخرت کی زراعت ھے ، اس زراعت کوں بہت منفعت ھے ۔ جیسے جو
یہاں لاویں گے ، ویسے پھل وھاں پاویں گے ۔ جو کوئی عاقل ھے
واصل ھے ، آسے اس دنیا میں رھنے کا یو بڑا حاصل ھے ۔ د
اس کام کوں بہت خوب ھے ، اس مقام کوں بہت خوب ھے
خواب میں جو کچھ دیکھتا ھے بولتا ھے سو خواب میں کی بیدار
ھے ، جو وو بولتا رھتا ھے تو وو خواب میں خواب ھوا بے خبری ۔
ھوشی بے کاری ھے ۔ وھاں نہ شادی نہ غم ، نہ عشرت نہ الم
نہ بپتا نہ آرام ، نہ کام نہ دھام ۔ وصال تمام وان ھوتا ھے
دانش کا خیال تمام وان ھوتا ھے ۔ وھاں خدا جہ اچھتا
اپے نہینچھ اچھتا ۔ اپے خدا میں وسیح اچھتا ۔ وھا
کچھ نہیں ظلمات اندھارا ھے ، اس کچھ نتیج
میں تیج سب کچھ ان ھارا ھے ۔ حق تعالیٰ فرما
کہ یو منون بالغیب ، یو غیب کا عالم ھے ' آس عالم میں جا
عالم سب درھم ھے ۔ یعنی مسلمان و و جو غیب پر ایمان لیاوے
خدا بجوں پیچگوں ھے کر ایسی کوں سمجاوے ' اپنے دل کو
سمجاوے ۔ اس کوں کالا نور کہتے ھیں ' بہت آلا نور کہ
ھیں آس نور کی خبر کسے معلوم نہیں ' مفہوم نہیں ، جو کو
مومن مسلمان ھے اس بات تی آس کا دل شاد ھے ، یو دانا
کوں ارشاد ھے ۔ انسان کوں صورت ھے تین ، تحقیق جانتا ات
اے رب العالمین ۔ ایک یو ظاھر کی صورت دسری خواب میں
صورت ھر کسی دس آتی ھے ، تسری صورت آس خواب کی صور
میں تک صورت ھے وو صورت کس تی دیکھی نہیں جاتی ھے ۔ عارفا
نے جوں کتے ھیں اس ٹھار ، ولے آس صورت کا نہیں دیکھ سک

دبدار ۔ جیتے لاف مارے ' اس جاگا پر آکر ھارے ۔ ہوے اختیار کچھ ھووے تو ھوئے ، یہاں محض خدا کا بپار کچھ ھوے تو ھوئے ۔ جو کوئی اس صورت کوں دیکھیا ، سو تحقیق خدا کوں دکھیا کہے ھیں ، جو کوئی اس مورت کوں دیکھیا سو تحقیق خدا کوں دیکھیا کتے ھیں ۔ خدا کوں دیکھنے کی یوچہ ٹھانوں ھے ، معراج اسیچہ کا نانوں ھے ۔ یو معراج عاشقاں نے یہاں تی پائے ھیں ، تاج یہاں تی پائے ھیں ۔ حقیقت کا رس انو یہاں چہ آکر بولے ھیں ، راز کا بردہ کھولے ھیں ۔ کہ بعد از عمرے وآن ھم یک نفس ، سمجھنے کوں ایک نکتہ بس ۔ اس پادشاھی کوں وو چہ جانے جس کے سرتاج ھے ۔ ھر منزل کی کمالیت کوں ایک معراج ھے ۔ ملے ھور پھانکے ، دکھلائے ھور جھانکے ۔ جیب سوں مل کر جیب ھونا ' اتنا دیکھنے کوں بی نصیب ھونا ۔ یو وصال ھونے کی جاگا ھے ، یو محال ھونے کی جاگا ھے ۔ یو واصلاں حیران ھونے کی ٹھار ھے ، یو جاھلاں سرگردان ھونے کی ٹھار ھے ۔ نادان اس بات کوں کیا مانے گا ، نادان اس بات کی قدر کیا جانے گا ۔ دانایاں نے جنم گنوائے ھیں ، تو اس نکتے کوں پائے ھیں ۔ نادان منگتا ھے اتا لیچہ سمجے اتا لیچہ جانے ' خاطر لیانے ، ھر یک ھنر مشقت کیے بغیر نہیں آتا ، یو منگتا یکابک پاوے ، یکا یک کیوں پاتا یکا یک کیوں آوے ، یو بھی کیا حلوا ھے جو کوئی لے کر موں میں بھاوے ۔ آسے بھی موں کوں ٹک ھلنا چلنا لگتا ھے ، ٹک چابنا نگلنا لگتا ھے ۔ نادان اس کا کوئی کیا لیوے ، نادان کی صحبت تی خدا پناہ دیوے ۔

القصہ کتیک وقت کوں سورج نے سر کاڑیا ، آسمان کا پردا

پھاڑ یا ۔ آجالا سنجریا ٹھارین ٹھار ' روشن ھوا سب سنسار ۔
اجھون دبس چڑیا نہیں پاؤ گھڑی ، جو صباح پڑی ۔ آس قلعه
کے دید بان نے دیکھیا ' آس بلا آس طوفان نے دیکھیا ۔ که نظر
نڈرے جگر ' سنگھات لشکر لے کر یہاں اتریا ھے ، حیران ھوا
کدھیں نہیں سو یو کیا ھوا ھے ۔

جاسوس کا ھے کام یہی جو خبر کہے
دیکھا ھے و ینچه ایک بیک سر بسر کہے

بیگ بیگ توبه کنے آ کر ، سمجا کر ، نظر کوں ، جیوں
لشکر سوں ڈونگر تلے دیکھیا تھا تیوں کہیا ، توبه کوں اس وقت
بہت غصه آیا چپ نہیں رهیا ۔ عقل پادشاہ ظل اللہ ، عالم پناہ صاحب
سپاہ کے فرمائے پر خوبی خاطر لیائے پر اپنے لشکر سوں ، شان ھور فراست
سوں ، نظر ھور غمزے پر جا کر پڑیا ، نظر ھور غمزا دونو اپنے لوگاں
سوں یکا یک نیند میں تی ھر بھڑتے آٹھے ھکا بکا ھوئے ، لڑتے
پڑتے اٹھے ، اپنا لہو اپے گھٹے جھگڑا انو پر آ کر کھڑیا ۔ نظر ھور
غمزا دونو مست دونو بی دلاور دونو اپس تی توبه کوں خوار کیے
مار کر استغفار کیے ۔ گھڑی میں جھگڑا ھوا فتح ۔ بیت :

غمزا ھے اپنی بات سنے نو چه چھوڑے گا
غمزا ھزار توبه کوں آک تل میں توڑے گا

توبه کا لشکر نہاٹیا ' توبه کا سینه پھاٹیا ۔ توبه کوں پکڑیا
آچاٹ ، اتال نہاٹا نہاٹ توبه باره باٹ ۔ بیت :

کتا غمزے کی کھاوے مار توبه
بچارا کیا کرے اس ٹھار توبه

توبه کا کوٹ لوٹے توبه کوں ننگاے ، توبه کے سر پر ھزار

هزار بلاداں لیائے ۔ توبہ کوں مشکل پڑیا سخت ، توبہ کوں توبہ کرنے کا آیا وقت ۔ توبہ پائمال ہوا ' توبہ کا یو حال ہوا ۔ پچھیں زرق کا جو وہاں صومعہ تھا اسے بھی توڑے ، جگھڑا جیتے وو جاگا بھی چھوڑے ۔ وہاں تی عافیت کے شہر کوں جانے انگے رکھے قدم ، غمزا ہور نظر اپنا لباس پھرا کر قلندری پکڑے رسم ۔ بانٹ سری من میں اسید بھری ۔ عافیت کے شہر میں آکر بات کیے ، ناموس بادشاہ سوں عالم پناہ سوں ظل اللہ سیوں صاحب سپاہ سوں ملاقات کیے ۔ ناموس بادشاہ عاشق صفت تھا ، صاحب ہمت تھا ۔ گلیا تھا ' دلملیا تھا ، جلبا تھا ۔ یو دو نو چور پایک ، یو دو ٹونے وایک ، یو دونو حسن کے مد نا یک ۔ ناموس پادشاہ انو کوں دیکھتیچ مال ملک سب چھوڑیا کچھ نہ لوڑیا ۔ قلندر ہوا ' سمندر ہوا ۔ فقیر ہوا ، بے تدبیر ہوا ، اسیر ہوا ۔ غمزے کے ہات میں سنپڑیا ، ناموس نے عشق میں ناموس گنوایا ، لکھیا تھا سو انپڑیا ۔ فرد :

جس ٹھار پر سایہ سٹے مژگاں وہاں نشتر اٹھے
غمزا ہے خنجر برہنہ جاں بیٹھے واں کچھ کر اٹھے

ناموس کا یوں حال ہوا ، ناموس پائمال ہوا ۔ بعد ازاں نظر ہور غمزا شہر بدن کے آدھر جلے مقصود حاصل ہوئے ، دونو پھلے پھلے ۔ ولے جو شہر بدن کے نزدیک انپڑے ، بھی اپنا لباس پھرائے بدلائے پھر کر پہنے کپڑے ۔ غمزا شراب پیا اتھا کیفی ، اپنے لشکر پر پڑ پھو نکیا دعائے سیفی ۔ اس دعا میں تھا بہت اثر ، ہرناں کی صورت پکڑیا سب لشکر ۔ فرد :

دیکھیا جو کوئی غمزے کوں وہ بھلا ہوا
غمزے نے جو سراب پیا تھا بلا ہوا

القصہ کہ جس وقت یوبہ غمزے کے لشکر تی شکست کھایا سوہدن کے شہر کے ادھر روانہ ہو کر عقل کنے آیا ، تسلیم کہ خدمت بجالایا ۔ غمزے تی جو کچھ بیدادی ہوئی تھی سو سب بیاز کیا ، عقل کوں پر پشیمان کیا حیران کیا ۔ عقل جیسا پادشاہ عالم شاہ صاحب شاہ ظل اللہ غمزے کی یو بیدادی سن کر بہت بیگ دل کوں طلب کریا ' جتنا سعی کرنا تھا آپنا سب کریا ۔ دل کے ہات پاواں کے بندان باند یا تھا سو کھولیا ' غمزے کی بیدادی کا قصہ بولیا فرد —

موں مونچ کر سب چپ رہے فریاد نیں کریا ہے کوئی
غمزہ بہت بیداد ہے یہاں داد نہیں کرتا ہے کوئی

حسن کا لشکر ہے بہت بیداد اس کی بات کوں وفا نہیں اس کا کام تمام ہے بے اعتماد ، یہاں داد نہ فریاد ۔ اگر ایسیاں کے حملیاں پر توں مغرور ہوے گا ، دو اپنے تخت اپنی شاہی تی دو ہوے گا ۔ فرد —

جکوئی عاقل اچھے گا اپنی بالذات
پریاں کی کیا سنے گا وو بری بات

جنو نے ایسے دغے کی باتاں پر بھر وسا لیائے ، انو آخر اپنی پادشاہی اپنا ملک گنوائے ۔ یو غمازاں ہیں ' یو دغا باز ہیں ۔ انو سوں جھولا نکو ، انو کوں پتیا نکو ۔ پچتاوے گا ' دغا کھاوے گا ۔ اگر اتنے پر بھی تیرے دل پر آتاچ ہے کہ شہر دیدار کوں جانانچ ، ہور حسن دھن من موھن کا وصال پانانچ

اسے گلے لانانچ ' نیری انکھیاں نلے آس کی محبوبی دستی ، جتنی برائی آس کی تجھے خوبی دستی ' جیون تبون بھی جانج منگتا ھے ، مقصود اپنی پانچ منگتا ھے 'تو یک بات میری سن ، اس بات میں ھے بہت گن ۔ ھمارا لڑتا سو لشکر ، دشمن پر پڑتا سو لشکر تن کے ملک میں تی اپنی سنگھات لے ' ھور شہر دیدار کے آدھر ڈرا دے ۔ فرد :-

برا کی سو براج ھے آس تی ڈوناچ
عقل میں خوب دستا ھے سو کرناچ

نکملےجانا بہت زبان ھے ، عقل میں بہت نقصان ھے ۔ حسن دھن من موھن جگ جیون پاس لشکر بہت ھے ، عورت کی ذات میں حیلہ مکر اکثر بہت ھے فرد :-

مکر سوں کوہ کوں توڑے کمر تی
دغا عاقل بھی کھاتا ھے مکر تی

اس عشق کے بہانے کیا ھوتا ، کوئی کیا جانے کیا ھوتا ۔ اگر تیرے پاس بھی لشکر اچھے تو خوب ھے' توں بھی ور زور ھو کر نڈر اچھے تو خوب ھے ۔ اگر یکھا دے وقت ، معاملہ ھوے سخت ، تو توں بھی کچھ کام کرے ، بارے اپنا نام کرے ۔ ڈاواں ڈول نہ ھوے ، گھانگرا گھول نہ ھوے ۔ دل کوں یو بات بہت خوش آئی بہت بھائی ۔ باپ کوں کما اتال میں اختیار اپنا تیرے ھات دیا ، جو کچھ توں کتا سو میں کیا ۔ عاشق جاں بازی ھوں ، جوں توں کتا ھے وو نچہ راضی ھوں ۔ جوں توں فرمایا ھے تیوچہ جاتا ھوں ، خدا کرتا ھے تو حسن سوں مل کر حسن کوں بھی پھاندے میں بھاتا ھوں ۔ عاشق وہ جو معشوق

کوں بھاوے' عاشق وو جو معشوق کوں رجھاوے۔ جوں اپے تلملنا تیوں آسے بھی تلملوا وے' جوں اپے ترستا تیوں آسے بھی تباوے۔ عاشق معشوق کوں جپے تو خوب، معشوق بی عاشق خاطر تپے تو خوب ۔ دونوں گدھن تی محبت اچھے تو محبت کی خوش حالی' دونو ہاتھ ملتے بجتی ہے تالی ۔ غزل گفتن دل در فراق حسن از عشق غزل :-

اے ماہ شام ہوئی ہے سحر تجھ فراق تی
کاں وصل دیکھوں جاؤں کدھر تجھ فراق تی
ہنستی ہے توں سکھیاں سوں سکی پھول ہوئے کر
روتا ہوں میں سو خون جگر تجھ فراق تی
تیرے ادھر کوں یاد کر اے نار من موہن
لڑ لڑ لتا ہوں اپنے ادھر تجھ فراق تی
طاقت نہیں ہے مجھ میں تیری دوری کی اتال
میں مار کر لیوں گا خنجر تجھ فراق تی
لوگاں یہ کیا کتے ہیں سو معلوم نیں مجھے
مجھ بے خبر کوں کاں ہے خبر تجھ فراق تی
توں کبوں ملے گی مجکوں یو مشکل بہت ہوا
بسملا لیا ہوں میں تو کمر تجھ فراق تی
بر آئیں گی امید کدھیں تو بھی وصل کی
گر جیو یو نجا سی سندر تجھ فراق تی

بیت :-

لکیا چو ساری دل پر بہت لیا نے
کہ دل منگتا حسن کا دل بھلانے

همت کے ترنگ پر چڑیا ' عاشق تھا اپنے کام کی شمع پر پروانہ ھو پڑیا ۔ ھور عقل کا سپہ سالار، جس کے حوالے عقل کا سب گھر دار، صبر آس کا نام، شجاعت آس کا کام، لشکر آراستہ کرنے میں بہت آسے فام ' دلاور ھٹیلا رن کا رن کھام۔ بیت:

صبوری تی خدا راضی صبوری پر خدا بھلتا
صبوری کیلی ھے جس تی کلف مقصود کا کھلتا

صبوری تی دنیا، صبوری تی دین ' کہ مصحفہ کی آیت ھے کہ ان اللہ مع الصابرین ، کہ یا ایھاالذین آمنو اصبروا و صابروا ورابطوا۔ ھور حدیث بھی یوں آئی ھے سمج ، الصبر مفتاح الفرج ۔ ھور گوالیر کے سجان ، یوں بولتے ھیں جان ۔ دوھرہ:

دھرتی میانے ریج دھر بیج بکھر کر بوئے
مالی سیچے سر کھڑا رت آئیں پھل ھوئے

بارے دل صبر کوں بلا کر لشکر حاضر کرنے کا آسے حکم دیا ، لشکر اپنا سب دیکھیا لشکر کی گنتی لیا ۔ همت کریا ، سینے میں اساس بھریا ۔ شہر دیدار کے باٹ میں پاؤں کی جا گا سر دھریا ۔ عقل دیکھیا کہ دل تو روانہ ھوا ، میری بات آسے بہانہ ھوا ۔ بہت مہرو محبت سوں ، اپنے ارکان دولت سوں ' کچھ فکر کر ، ذکر کر ' تین منزل انپڑاتا آیا ، دل کوں عقل دیا سمجایا ۔ ایسے میں سنگھات کے لوگاں کیں سد پائے ، خبر لے کر آئے ، کہ اس صحرا میں ھرناں بہوت ھیں ٹھاریں ٹھار ، باریکیاں سوٹاں ھو یاں ھیں آشکار ۔ بیت —

بلا تی یو بلا پیدا ھوی ھے یہاں تو ٹک ڈرنا
جہاں غمزۂ کرے غمزے وھاں عاشق نے کیا کرنا

سلگے ہیں ولے سلگے ایسے دس نہیں آتے نظراں تلے دستے نہیں یوں جھالاں جاتے ۔ بیت :

لاگے لاگاں یو باؤ پر لینے عقل دل دونو کوں دغا دینے

بارے سوں جڑتے ، پون پر آڑتے ۔ یوں ہرن من ہرن ' کون سکے انو کوں رام کرن ۔ پھاندے میں پاڑیں گے ولے پھاندے میں پڑسین نا ، دسریاں کو سنپڑا وہں گے ولے اپے سنپڑسیں نا ۔ ہرن تو ہیں بہو تبچھہ آلے ' ولے ہرناں میں ہیں آدمی کے چالے ۔ جنگل میں رہتے ، اتنا نچہ ہے جو بات نہیں کتے ۔ عجب ہے یو حیوان ، سب آدمی کا دھرتے گیان ۔ باجناں نے ہرناں کا لیے لباس ، اس بات کوں خوبی کرنا تفاس ۔ ہرناں میں ایتی تندی ایتی چالاکی کہاں ہے ، ہرناں میں ایتی لطافت ایتی پاکی کہاں ہے ۔ دل بادشاہ ' عالم پناہ ، صاحب سپاہ ظل اللہ ، بات اس دھات سن ، بہت پکڑیا اس ، اس ٹھار شکار کھیلنے کی آئی ہوس ۔ بیت :

دل عشق میں ہلاک ہو لٹی آہ بھرن سوں
منگتا شکار کھیلنے ٹو نیاں کے ہرن سوں

اے نوان نوتی کا جوان ، نیزی پر سوار ہو ہات میں لے تیر ہور کمان ۔ ہرناں کے پچھیں گھوڑے کوں دیا تاؤ ، یا باؤ پچھیں جانوں دوڑی باؤ ۔ انو کوں ہرنا کتے ، وو ہرناں نہ تھے تھا غمزے کا چشم ، انو کوں پکڑنے کون کر سکتا ہم ، انو کوں ایسے شکار کا کیا غم ۔ بیت :

ہرناں نے اپنا مکھہ دکھا لیائے ہیں دل کوں کشت میں
صیاد ہوا ہے صید یہاں کیا سحر ہے اس دشت میں

دل نزدیک آئے لگن ہرگز دور نہیں جاتے تھے ؛ عقل ہور

دل کوں ہور انو کے لشکر کوں باٹے باٹ بو نچہ کھینچتے لیا تے تھے ۔ دور گئے تو کھڑے رہ کر اپس کوں دکھلاتے ، بہت نزدیک آے تو نکل جاتے ۔ غمزے کے لشکر کوں بھی غمزے کی عادت پڑی ہر ہرن یک ناز کی پھل چھڑی ۔ ایک ہرن صدفنی ' اس نازاں کوں غمزاں نے جنی ۔ ایک غمزے پر عاشق ایتا خوش حال ، جاں غمزیاں کا لشکر اچھے وہاں عاشقاں کا کیا حال ۔

کاں کاں سنبھالے جیوں کوں عاشق بچارا کیا کرے
روں روں کوں دیدے لالینا غمزیاں * کے ھنکاں تی بھرے

یو عشق کا ہے گھاٹ ، دل ا یک باٹ عقل ایک باٹ ۔ بارے عقل نے دیکھیا کہ دل کوں حسن کی محبت کا اثر جڑیا ، اس من ہرن دنبال لگ یو تو بباباں میں پڑیا ۔ بیت —

دل کے دل میانے شوق بل پکڑیا
دل دیوانہ ھوا جنگل پکڑیا

عقل پادشاہ ' عالم پناہ صاحب سپاہ رھیا تھکیا ' عقل پادشاہ صاحب سپاہ کوں برا لگیا ۔ بہوش آیا ، خون جوش آیا ۔ فرزند جگر گوشہ ' ہر دو جہاں کا توشہ ۔ سینہ پھوڑ یا کیوں جاتا ہے ، فرزند کوں چھوڑ یا کیوں جاتا ہے ۔ فرزند اگلا دل جان تی فرزند اگلا دل ایمان تی ۔ مہر سو ما باپ کی ، باقی مہرپن پاپ کی ۔ دنیا میں سب ملیں گے یو تحقیق جان ، نامل سی سو ما باپ ہور سگے بھائی ہور بھان ۔ انو کی مہر ہے ، سو طلسم ہے ، سحر ہے ۔

القصہ عقل پادشاہ اپنا لشکر جو ڑیا ' یو بھی ہرناں کے

---

* (ن) ھنگامے ۔

پچھیں لگیا شہر بدن کوں چھوڑ یا ۔ کام ھوا کدھر کا کدھر تی عقل بھی پھاندے میں سنپڑیا دل کے ادھر تی ۔ دل ھور عقل دونو ھوے بیا بانی ، دونوں کوں لگی حیرانی سرگر دانی ۔ بارے نظر ھور غمزا جو دل پادشاہ عالم پناہ صاحب سپاہ کوں بلانے جاتے نہے لیانے جاتے تھے ، سو دل کو نچہ ادھر آتا دیکھے ' حسن دھن من موھن جگ جیون خاطر تلملاتا دیکھے ۔ کہے الحمدللہ کام پایا سرانجام ، ایتال فتح ھوا کام ۔ جس کی خاطر ھمیں جاتے تھے سو ووچہ انگے آیا ، خاطر ھمارا تسلی پایا ۔ اپس میں اپے فکر کیے ، ایکس کوں ایک عقل دیے ۔ کہ ھمیں نوبہ کوں شکست دے کر ناموس کوں ننگائے ، ھور عقل کوں بھی ڈرائے ۔ جو دل کوں اپیچہ بلا کر دلاسا دیا ، جیوں دل کا مدعا تھا وونچہ تدبیر کیا ۔ عقل دل کوں آن دینا نہ تھا سو اپے تی اپنے لشکر سوں آنا ھے، عقل بھی بڑا پادشاہ ھے کیا جانے کیا فتوا آجانا ھے ۔

فرد :

نظر غمزا دو ٹھگ دونو ڈھٹارے
اپس میں آپ مل کچھ کجھ بچارے

اتال فکر یو ھے جو ھمیں دل کے کنے نا جانا ' عقل ھور دل ھمنا نا دیکھے تیونچہ ان دونوں کوں شہر دیدار کے نزدیک لیانا ۔ کیا واسطہ کہ لشکر ھور حشم آتا ھے، دیکھنا خوشی آتی ھے یا غم آتا ھے ۔ کام قضا کا ھے ، معاملہ یک وضا کا ھے ۔ ایک پادشاہ ایک بادشاہ کے ملک میں جاتا ، کیا جانے کس کے جیو میں کیا آتا ۔ بادشاھان کے مکر تی حذر کرنا ، بہت ڈرنا ۔ انو مال ملک پر نظر دھرتے ، دوستی سوں آتے دشمنی کرتے ۔

مصحفاں کیاں سواں کھاتے، ہور ایمان بدلاتے - رزق پر ہات مارتے، ہور اپنا دند سارتے - کوئی آگ سوں جالتا ہے انو پانی سوں جالتے ہیں، دغا دیتے ہیں بلا میں گھالتے ہیں - بت:

بریاں تی بہت مشکل خوب آنا   برا گر خوب کئے بھی نا پتیانا

عقل ہور دل کوں کتے، ان دونو نے یو متاستے - ٹونے کے شر شور سوں، سحر ہور مکر کے زور سوں، عقل ہور دل کوں کیں کا کیں لیا پاڑے، ان دونو ناز نیناں نے آن دونو عاقلاں کوں تاڑے - بیت:-

نظر ہور غمزے کے چالے بلا لیائے
که دل ہور عقل دونو مل دغا کھائے

یو نچھ جیٹک لاتے لاتے، بھاندے میں بھاتے بھاتے، پھسلاتے پھسلاتے دیدار کے شہر لگن لائے اپنا کام فتح ہوا کر بہت خوش حالی پائے - ہزار ہزار انند سوں لاکھ لاکھ چھند سوں حسن دھن جگ جیون من موھن کنے گئے سلام کیے، گزربا سو قصه بولے تمام کئے - سرخ رو ہو آئے بہت شاباشی پائے - حسن دھن من موھن جگ جیون نظر ہور غمزے کوں گلے لا ائی ' لئی کچھ بخشے لئی کچھ دئی - ہور فکر اپس میں کیے که عقل بھی بڑا پادشاہ ہے، بھوتاں کا پناہ ہے - اپنے لشکر سوں نزدیک آیا ہے ' کسی کوں پتیایا ہے کون ہنستا کون روتا خدا جانے کیا ہوتا - بیت:-

جو کچھ ہے سو کنا نزدیک آنا
بڑیاں تی بات ہرگز نا چھپانا

اس مصلحت کا کام ' اس وقت کا کام ، یوں دیکھے کہ قصہ یوں ہے کہ باپ کوں خبردار کرنا ہوشیار کرنا کہ اس لشکر کوں دور کرنے کا کچھ علاج کرے ، کچھ کام ہوے اپنا رواج کرے۔ بیت :-

عاشق جو کوئی ہوا آسے آرام نہینچہ ہے
اپنے سجن کے کام بغیر کام نہینچہ ہے

مکتوب معقول مقبول جوں محبوب لکھہ کر بھیجے باپ کنے ، مضمون یوں تھا اس مکتوب منے ۔ کہ نقاش خوب بے بدل ، سب نقاشاں میں اول ۔ میرا تھا یک غلام ' مانی تی زیاست اس کے کام ۔ خوش طبع بہو تیج خوش فام ' جس کے کام کوں دیکھتے دل کوں ہوے آرام ، خیال آس کا نام ۔ آج مدنیک ہے کہ میرے پاس تی گیا ہے ، عقل بادشاہ کے بند میں سنپڑ رہیا ہے ۔ عقل پادشاہ نہ آسے ہپانی نہ آسے کہاں دیتا ، نہ ادھر آن دیتا ۔ اسے واں بہت خفا ہوا ہے ، اس پر بہت جفا ہوا ہے ۔ ہمیں آسے بلا بھیجے تو بہت غصہ کر ، اپنے لشکر ہور حشم سوں آکر بہت غوغا کرتا ہے ، فتنہ برپا کرتا ہے ۔ فرد :

جیتا حق بولے تو ہرگز کسے تاثیر نہیں ہوتا
دنیا کا کام مشکل ہے یو بے تدبیر نہیں ہوتا

منگتا ہے حو شہر دیدار کوں اس گل بھرے گل زار کوں لیوے ، یاں کے متوطناں کوں آزار دیوے ۔ عورت کی ذات ، کچھ جھوٹ کچھ سچ ملاکر بولی بات ۔ کہ اس کی تدبیر کچھ کرنا ، یو بات نابسرنا ۔ کام گیا ہات تی ' پچھیں کیا فائدہ کس بات تی نکتہ چینی بہت کچھ خوب ہے ' پیش بینی بہت کچھ

خوب ہے ۔ توں عشق ہے تجہ سوں عقل کیا کرنا ، ولے عقل مکری ہے اُس کے مکر تی بہت ڈرنا ۔ توں مست وو ہشیار ، دغا دیتے کیتی بار ۔ جیتا کوئی نوت دھرے گا ، دغے کوں کیا کرے گا ۔ جاں زور سوں کام ہات نہیں آتا ، دشمن وہاں دوستی لاتا ۔ خدا تی نہیں ڈرتا ، دشمن دوستی سوں اپنا کام کرنا ۔ سنمکھہ ہو جائے آکر سنمکھہ ہنکارے ، دغے سوں جمٹی ہتی کوں مارے ۔ دغے سوں بکری غالب باگ پر ہوئے ، دغےسوں شرزے پر روباہ ور ہوئے ۔ یو بات سب خاطر لیانا ، ہشیار اچھنا دغا نا کھانا ۔ اس بات کوں حدیث ہے سن اے عزیزا ، اقتل لموذی قبل الایذا ۔ یعنی کیا حاجت ہے دندی آکر دند سارنا برای نہی کرے اگیچہ برے کوں مارنا ۔ برے نی خدا کہیا ڈرو برے کی آنگے تیچہ فکر کرو —

عشق بادشاہ ، ظل اللہ صاحب سپاہ عالم پناہ یو واقعہ سنیا غصے تی سر دھنیا ۔ بیت :

غصہ جڑیا ہے عشق کوں اب عقل پر آئی بلا
کیا حال آخر ہوئے گا کیوں سوسے گا یو زلزلا

کہیا عقل کوں وجود کیا ہے جو ایسا کام کرے ، اپس کوں رسوا ہمنا بدنام کرے ۔ اگر عقل کوں اپس پر گمان اتنا ہے ، تو میں بی عشق ہوں خدا ہے بو کام کتنا ہے بیت :

جلالت میں بو عشق آیا نہ ہوسی کم فہر ہرگز
عقل کے گاڑوڑی تی یو او تر سی نا زہر ہرگز

عقل دیوانہ ہے جو عشق سوں کلاتا ، عقل کوں عقل اچھتی تو عشق کاما یا پاتا ۔ عقل کوں ایتی کاں ہے زیادہ سری جو عشق

سوں کرے برابری ۔ عشق سوں قوت کرتی عقل ہوی دیوانی ، ہتیاں انباریاں سوں ڈبتے بکری کتے مجھے کیتا پانی ۔ عقل عشق سوں لڑنے آیا ہے ، سو عقل گم کیا ہے ، قطرے نے دریا سوں ہم کیا ہے ۔ ذرہ آفتاب سوں کیا کرے گا ، آتش آب سوں کیا کرے گا ۔ چمٹی کا سلیمان سوں کیا چلے گا ، زمین کا آسمان سوں کیا حلے گا ۔ فرد —

دوڑیا ہے دل پر عقل کے بادل ہو لشکر عشق کا
کس کس کوں جا کر مارتا کیا جانے خنجر عشق کا

بارے سہر نام ، خوش فام ، شیریں کلام ، شجاعت میں تمام نڈر ے جگر ، ہمیشہ مستعد اپنے کام پر ، عشق کا یک سپہ سالار تھا ، اپنے ٹھار بہت ہشیار تھا ، سب لشکر تی خبردار تھا اسے فرمایا کہ جفا ، مشقت ، درد ، محنت ، غم الم ، قلاشی، زاری ، بے نوائی بدنامی ، رسوائی ، فراق، اشتیاق ، زاری ، خوں خواری ، دشواری ، افغاں ، زاری ، آہ نالا ، مبتلائی ، حسرت ، سوزش ، تپش ، شیدائی ، استغنائی ، بیداری بے قراری ، بے تابی اضطراب ، بلا ، رنج ، عتاب ، آزار ، عذاب ، حیرانگی ، پریشانگی سرگردانگی ، دیوانگی یو وزیر بڑے بڑے ، سب حاضر کھڑے ، انو کے جی کی بات لے ، انو کا دل ہاتھ لے ، انو کوں اپنے سنگھات لے ۔ جاں ایسے اچھیں وزیراں ، وہاں کسکیاں کیا چلیگیاں تدبیراں ۔ جو کوئی انو کا ناؤں سنتا سو ڈرتا ، انو سوں کون لڑنے کوں دعوا کرتا ۔ یو نام کے وزیر ، بہت بڑے کام کے وزیر ۔ ہور مشرق کے ادھر کا جیتا لشکر ہے باقی وزیر سردار جیہا نر ہے کار گر ہے ۔ یو سب یک بار شہر دیدار کے آدھر لے جا ، بارے

عقل ہور دل کے لشکر سوں ٹک جھگڑا بجا ۔ اُس لشکر کوں بے جان کر ، بخاک یکساں کر ، دانا دان کر ، پریشان سر گردان کر ، کہ دوسرا ایسے کام تی ڈرے ' دسری بار بھی کوئی ایسے چالے نہ کرے۔

عشق لشکر رواں کیا ست کا
وقت آیا ہے اب قیامت کا

مرد بے ہمت نا اچھنا ، ہمت دھر نا ، دشمن کوں اپس پر دلیر نا کرنا ۔ جاں ادب داں سب جتنا قاعدا آتنافایدا ۔ بے ادب بے تمیز ، ادب دار سب کوں عزیز ۔ مہر سپہ سالار نے ، مرد کار زار نے ، جوں عشق پاد شاہ عالم پناہ ، ظل اللہ ' صاحب سپاہ نے فرمایا تھا ، جیوں عشق کی خاطر میں آیا تھا ، تبوں سب لشکر جمع کیا ، سب نر جمع کیا ، ایک تی ایک خوب تر جمع کیا ۔ چاروں طرف صف باند ، جیوں پولاد کی کاند ، بسم اللہ کر ہمت دھر عقل ہور دل کے لشکر پر چلیا ' جانو کوہ قاف کا ڈونگر ہلیا ۔

دل نے کیا ہے کام یو اس عقل پر کیا بول ہے
دل کی اُدھر تی عقل بی حیران ڈاواں ڈول ہے

عقل بو فو جان ، یو قہر کے دریا کی موجاں دیکھ اپنی جا گا تی ہلیا ، تلملیا ، ہیبت تی آپس میں آے گیا ۔ فرد :-

یو واقع عقل کوں آیا ' سو اس دل کی اولایاں تی
بلا ما باپ پر آتی ہے فرزنداں کی چالیاں تی

نا جان کر گمان کر ایسے کام میں پڑیا ، اپے اپنی عقل سوں اپے اس دام میں پڑیا ۔ عشق کا مایا نہیں پایا ، ایسی عقل

تی یہاں دغا کھایا ۔ فتنہ جا گیا ، جھگڑا لا گیا ۔ بارے او ایک دیس غمزا آ کر عقل کے موں پر چڑیا ، خوب دو دو ہات لڑیا ، عقل کوں سنبھالتے مشکل پڑیا ۔ دسرے دیس قامت نے استقامت کیا ، عقل کے لشکر میں قیامت کیا ۔ تسرے دیس رات کوں زلف جا کر شب خون پڑی ' کوتی تھی سو ہوئی بڑی ۔ بھوناں کو پنچی ، بھوتاں کوں تھنچی ۔ ٹھار ٹھار ھیری ، دھواں ہو کر گھیری، ناگ ہوکر چاروں طرف لڑی ، بہت قائم ہو کر کھڑی ۔

فرد :- جو غمزا آئے لڑنے کوں عقل اس ٹھار کیا کرنا
آٹھیے گا ہات کیوں اس ٹھار یہاں تروار کیا کرنا

ویسے میں خوش بوئی کی باس کہ دل کوں جلا نہاری تھی ' دل کوں بہوت پیاری تھی ، دل میں ہور آس سب یاری تھی ، غم خواری نہی ۔ وو ہوئی دل کے آدھر دل کوں کبھی نکو ڈر ۔ یو باؤ کاں لگتے اسے کس کے زخم ، زخم کا آسے کیا غم ۔ اگر بارہ ہزار جنے ماریں گے ، تو بی مارا مارسچہ ھاریں گے ۔ بو باو بارا ' اس سوں کسں کا کیا چارا ۔ آڑے وقت دل کوں مدد آئی بارے سنبھالی ، باری کوں قرار رکھی ، دل اپنا یک ٹھار رکھی ۔ محبت کوں پالی اپنے آشنا تی بولی کام ہوا ہے مشکل ، ایتال ہمت چھوڑنے میں کیا حاصل ۔ مارنا یا مرنا ' اپنا نانوں کرنا ۔ نہاٹے تو کیا آوے گا ، نہاٹے تو کیا بانچنے پاوے گا ۔ بخناں میں لکھا سو کیا جاوے گا ' یہاں ناٹے تو خدا کوں بھی بھاوے گا ۔ جیو کوں کیتا ڈرنا ، یو مردی کا وقت ہے کچھ تو بھی کرنا ۔ جیو گیا تو کیا ولے شرم ناجانا ، نہ کہ جیو ہور شرم دونو گنوانا یوں ہوا تو مرداں میں مرد کیوں کہوانا ، ہور لوگاں میں بھی

کیا موں دکھلانا ۔ یو حضرت کی حدیث ہے سن (من مات العزت فقدمات شہید قدقتل عندعزة فہوشہید ۔) یعنی جو کوئی اپنی عزت خاطر ماریا گیا سو شہید ہے ،جو کوئی اپنی عزت خاطر آدار یا گیا سو شہید ہے ۔ دل کہیا خوب کہی اے سو باس راسک راس ، اس وقت مجھے تیر بچہ ہے آس ۔ مں بھی دل ہوں بڑا ہوں ، قائم ہوکر کھڑا ہوں ۔ کیا کروں عشق ہور حسن کا لشکر ووی ہے ، یو عشق کا کھورا نیں باگاں کی گوئی ہے ۔ یہاں باگاں ہیں پھاڑین گے ، ہڈاں مں تی گد جھاڑیں گے ۔ یہاں جیوتی اٹھنا ، اپنا لہو اپے گھٹنا ۔ یہاں مرد کوں مرن کا فصا ہے ، یاں باگ اور ہرن کا قصہ ہے ۔ یہاں چمٹی کے انگے ہتیاں ہارے اس جنگل کے کولیاں نے شرزیاں کوں مارے ۔ نبی ہور ولی حو ویسے تھے مست ، وہساں کا لشکرداں کھایا شکست ۔ میں بھی یہاں ہات جیوتے جھاڑیا ہوں ، ہمت کیا ہوں رن کھام گاڑیا ہوں ۔ کوے میں پڑکر رسری کا ٹنا نہینچہ پھبتا ، عاشق کوں نہاٹنا نہینچہ پھبنا ۔ دل تو ہمت دھرنا ، دیکھیں اتال خدا کیا کرنا ۔ تال اللہ توکلت علی اللہ ۔ جوں فارسی میں کتا ہے استاد کہ '' زدیم بر صف رندان ہرانچہ بادا باد ،، بارے وو سو باس جو دل کنے آئی تھی ' دل سوں دل لائی تھی ، آن نے خوب دوچار حملے کری ، بہت تی ہمت بھری ، ہمت دھری ۔ ہمت بڑائی فوجاں اچائی ۔ عشق کے لشکر کوں حیران کری ، پریشان کری سرگردان کری ۔ فرد —

لہوے نازاں کے ہاتاں میں ہیں دل نامل جھگڑتا کیوں
کہ عقل عشق کا جھگڑا یکایک یوں نبڑتا کیوں

جیو تھے دبس بھی تو جھگڑا آفتی نبڑیا نہبنج تھا ، یو غوغا و ھیچھہ تھا ۔ اپس میں اپے لڑتے تھے ، جھگڑتے تھے ۔ نہ یو نہاٹتے ، نہ وو نہاٹتے ، ایک کوں ایک ڈراتے ایک کوں ایک داٹتے ۔ آٹاآٹ تھا ، کاٹاکاٹ تھا ۔ ڈاواں ڈول سب شہر تھا دو کجھ خدا کا قہر تھا ۔ حسن دھن من موھن جگ جیون لشکر تی ایسی خبر پائی ، بہت حبفی کھائی ، دل پر شکست لیائی ۔ کہ آخر خوشی ھے باغم ، اس جھگڑے کا کیا عالم ۔ یو جھگڑا کیوں آخر نبڑیا ھے ' کس پر کیا وقت پڑتا ھے ۔ قضاے آسمانی ، بلاے ناگہانی ۔ فتح شکست خدا کے ھات ، یہاں نہ کئی جاے بڑی بات ۔ حیراں ھوے ، اندیشواں ھوے ۔ آخر وو من پر کی دری ' آپس میں اپے کجھ فکر کرکے ، ھمت پر دل دھری ۔ بیت —

هر ایک کام اول اختیار کر کرنا
جو کام کرتے اسے ٹک بچار کر کرنا

اپنے خال کوں عالم کے کال کوں جگ کے جنجال کوں ، اس نیک خواہ نمک بر حلال کوں بلائی ، اس سوں مشورت لائی ۔ فرد —

وو من ھر دل ربا او تار مورت
سو اس کالی بلا سوں کی مشورت

ان خال نے بولیا ، عالم کے کال نے بولیا ' جگ کے جنجال نے بولیا ، حسن کا نمک حلال نے بولیا ۔ کہ اے حسن دھن من موھن جگ جیون کہ تجھے کوہ قاف کی پرباں میں ایک ھم زاد ھے ، تجھہ تی ھمیشہ اس کا دل شاد ھے ۔ عالم اسے دیکھن

کوں آرزو ماد ہے ، سرمست آزاد ہے ۔ بہت دلاور بہت زور آور کسی تی نہ ڈرے ، جاں جاوے وہاں فتح کرے ۔ جیتا کوئی شجاعت میں پنواتا ' اس کے موں پر کون آتا ۔ جکوئی میدان میں مرد ہو کر نکلتا ، اس کے آنچیچ تی گلتا ۔ جیتے مرد ہیں مردانے اندازہ نہیں اس کے انگے ہات او چانے ، تقوا کر کھڑے رہنے کسے تاب ' سامنے آ کر کوں دے سکتا جواب ۔ ہٹیلی ہٹ بھری جکچھ کہی سو کری ۔ خوش شکل قبول صوّرت ، من ہر مورت ، روپ بھو تیچھہ آلا ، جاں بیٹھے وہاں پڑے اجالا ۔ ہنسے تو پھول جھڑے ، بولے تو نبات ہور موتی پڑے ۔ جو کوئی دیکھے سو بے تاب ہوئے ، جاگنا اسے خواب ہوئے ۔ بیت :

برائی خویش تی دیکھیا نجاوے
عزیز ہوے سو وقت بر کام آوے

وو یہاں آئے تو بہت بھلا ہے ، وو آدمی نہیں یک بلا ہے ۔ وو دھن ٹک بھار نکلے تو بس ' خدا دیا ہے اسے جس ۔ ولے اُن نے ایسی جاگہ پر کری ہے گھر ، کہ ہرگز نہیں پڑتا کسی کے نظر ۔ وہاں جاں کوئی کسے دسے نا ، اُس کا نشان کوئی کسے دسے نا ۔ اس کا ناؤں بھی حسنچ ہے اسے بھی حسنچ کہتے ہیں ' جیتے عشاق دنیا میں رہتے ہیں ۔ فرد —

کھول کر کیا کہوں کہ کیسی ہے
حسن کی بھاں حسن جیسی ہے

وو بھی لئی نازاں لئی چھنداں لئی غمزے لئی عشوے لئی کچھ دھرتی ہے ، عاشقاں بر ظلم کرتی ہے ۔ تیرے یہاں اتنا جو قوت دھرے تو کیا عجب ، عاشقاں پر یوں ظلم کرے تو کیا عجب ۔

تج میں کیا عشوا نھوڑا ھے ، وو بھی تیرا چه جوڑا ھے ۔ ایک دوں چھپانا ، ایک کوں دکھلانا ، نادر ھیں تمیں دنیا میں دونو بھاناں ۔ تمیں دو پھول دو تارے دو دیوے دونو مانک جھمکاوے ۔ دو پریاں دو حور ، دو چاند دو سور ۔ دو حسن کیاں بھر یاں دو حسن کے باز ، دونو صاحب صورت دونو صاحب ناز ۔ دو گل زار دو بادشاہ خوں خوار ۔ دونو صاحب سپاہ ، دونو کوں خوبی بخشیا ھے اللہ ۔ دو سرو دو شمشاد ، جنو کا قد قامت دیکھ خدا آوے یاد ۔ دو سکھیاں ، دو نو بھی دو عالم کیاں انکھیاں ۔ دو نو دو بہشت ، دونو دو عالم کی آس کی کشت ۔ بو دو محبوب دو نادر ناریاں ، عاشقاں کے دل کی مراد بخشن ھارداں ' جیو کیاں پیاریاں ، سب گن میں ساریاں ۔ جو کوئی انو سوں جیولاوے وو ھرگز نا مرے ' دونو دو آب حیات کے حھرے ۔ جاں ایسی من موھن ھوئی یار ، وھاں خضر ھونا کیتی بار ۔ تمیں دونو بھی دو آفتاب ، اس شرح کوں بی ھور ایک ھونا کتاب ۔ اگر توں ھور وو دونو مل کر آتے ھیں ، تو البتہ اس عقل پر ظفر پاتے ھیں ۔

دل سوں تو یاری ھے ، دل کا جھگڑا ستاری ھے ۔ باپ ھے کر دل عقل کے پاس ھے ، ولے آسے بھوت تیر بچہ آس ھے ۔ دل حسن کے غلام کا ھے غلام آسے لڑنے جھگڑنے سوں کیا کام ۔ ادھر بائیں آدھر کوا ھے ، آس بیچارے کوں بھی بہت مشکل ھوا ھے ۔ وو عاشق ھے اھل ھے ' اس کا کام سہل ھے ۔ حسن دھن من موھن جگ جیون نے بولی که کیا فایدہ ، وو گلگوں بچن نے بولی که کیا فایدہ جھگڑے کوں آ کھڑے ھیں حسن ھور دل ، وو مدد آئے لگ بہت مشکل ۔ اتال ھمیں جھگڑے کی لاف میں ، وو ھمزاد ھماری

کوہ قاف میں ۔ درد خراسان میں ، دارو ہندوستان میں ۔ وو دارو کو آنا ، کو اس کا درد جانا ۔ اگر دارو کرنہارے کوں یو ہے فام ، دارو آ ے لگن دردمند کا کام تمام ۔ شاباش تجھ سوں مشورت کری ساری رات ' توں مجھ سوں بولیا آخر ایسی بات ۔ میں تو تجھے عاقل کر جانی تھی ' تجھ میں کچھ عقل ہے کر پچھانی تھی ۔ خال نے کہیا ' عالم کے کال نے کہیا ، جگ جنجال نے کہیا ، حسن کے نمک حلال نے کہیا ۔ فرد :۔

ناز میں اپنے مست محبوباں
ناز پر ناز کرتے ہیں خوباں

توں حسن ہے تجھ میں نازکیاں باتاں بہت ہیں ، تجھ میں غمزے کیاں حکایتاں بہت ہیں ۔ ہر ایک بول تیرا ناز ہور غمزے سوں آتا ہے ، ناز ہور غمزہ تجھے بہت بھاتا ہے سہاتا ہے ۔ فرد :

عاقل جو کہتا بات وو اس بات میں سانا ہے کچھ
غافل نہ ہو اندیشں دیکھ اس ٹھار پہ بانا ہے کچھ

کچھ میں بات کے پچھیں بھی غم کرنا ہے ، کچھ سمجھنا ہے پانا ہے دل کوں بے غم کرنا ہے ۔ کیا واسطے کہ میرے پاس ایک عنبر کا دانا ہے ، بہت پرانا ہے ۔ جس وقت کہ میں آگ پر رکھوں گا اس عنبر کے دانے کوں ، تو کیتی بار ہے میرے ہمزاد کوں میرے پاس لیانے کوں ۔ گھڑی میں آئے گی پون واری کہ وو ہے پریاں میں کی رہنماری ۔ حسن دھن سن موھن جگ جیوں یو بات سن نپٹ فارغ بال ہوئی ، اس اشارت تی اس بشارت تی بہت خوش حال ہوئی ، جیوں پھول پھولی لال گلال ہوئی ۔ خال فی الحال اس عنبر کے دانے کوں آگ پر جلایا ' اس حسن کے ہمزاد کوں حاضر

کر حسن کے حضور لیا یا ۔ حسن دیکھ ہوئی حیران ، یکایک یو کدھر تی پیدا ہوئی یہاں ۔ پریاں میں تی آئی پری ، یو بھی بہت تواضع کری بہت تعظیم کری ۔ وو ناز ہور غمزے کی گھڑیاں ' ایک کوں ایک دیکھ دونو ہنس پڑیاں ۔ بارے بعد از ملاقات ہات میں لی ہات دونوں سکی ، چکل چکل گلے لگی ۔ بیت :

دو بچھڑے دو عزیزاں آ ملے ہیں
دو غنچے دونو پھول ہو کر کھلے ہیں

ماضی مستقبل حال ، ایک کا ایک بوجھے احوال ۔ ایک رات بات میں بات عقل ہور دل کے لشکر کا قصا کاڑی ' اپنے راز کا پردہ پھاڑی ۔ کانٹے کا زخم گھاؤ درد کہی ، اپنے ہمدرد پاس درد کہی کہ ہمنا ہور دل میں عاشقی ہور معشوقی کی نسبت درمیان ہے ، دو تن ہیں ولے دو تن کوں ایک جان ہے ۔ دوہرہ :

جے میں کہی سو ان کہا پربت ہے اس دھات
دو من کا ایک من بھیا اب دو کی ایکھی بات

دل باپ کے ملاحظے سوں چپ جھگڑے میں آتا ہے نہیں تو یو جھگڑا آسے کدھاں بھاتا ہے ۔ وو عاشق صاحب صورت صاحب محبت ، آسے جھگڑے سوں کیا نسبت ۔ بات عجب ہے ' آس کے جھگڑنے کوں ایک سبب ہے ۔ یہاں کچھ ہم نیں ، اس کا کچھ غم نیں ۔ ولے جھگڑا اتال عقل سوں آ پڑیا ہے ' قصہ مشکل کھڑیا ہے ۔ حسن دھن من موہن جگ جیون کی بات حسن کی ہمزاد سن سب خاطر لیا بچاری ' کہی خدا ہے ڈر نکو عقل کیا اچھے بچاری ۔ مہر جو عشق کا سر لشکر

تھا ، سب پر ور تھا ۔ حسن کے ھمزاد حسن نے بھی اپنا ناز ، اپنا غمزا اپنا شبوا اپنا جالا اپنا چھند بند سب اس کی مدد گاری کوں بھیجی ، اس کی یاری کوں بھیجی ، مت دی ، ھمت دی ۔ مردانا اچھہ کہی ، توانا اچھہ کہی ، دانا اچھہ کہی ۔ اپنی عزت کی شمع پر پروانا اچھہ کہی ۔ بیت :-

ناز غمزے تمام بھار رچے
دل کے تئیں بھار ٹھار رچے

ھور حسن کنے بھی ایک حاجب تھا عاقل کاری ، خوب کستا تھا کمان داری ۔ بے خطا تیر مارے ، ایک تیر سوں ھدف اتارے ۔ آڑتا جناور تو اس کے آنگے جاتا کہاں ، چلتا سو جناور تو اس کے آنگے آتا کہاں ۔ کمان داری کا دیوا اس کے گھر جگتا ھے ، خیال سوں تیر ماریا سو تیر لگیا ھے ۔ وو تیر اگر ڈونگر کوں مارے تو پیلاڑ جاوے نکل ، اس کا تیر عاشقاں کا اجل ۔ بال سوں باریک اس کا تیر ، پولاد کوں سٹے گا چیر ۔ یہاں حیران ھم بادشاہ ھم فقیر ، سب عاجز کس کی نہیں چلتی تدبیر ۔ جو عاشق سامنے آیا ، بے خطا یک آدھا تیر کھایا ۔ نانوں اس کا ھلال کمان دار ، دھاک اس کا ٹھارین ٹھار ۔ اس شہباز کوں بھی ، اس تیر انداز کوں بھی ، حسن اس مہر سپہ سالار کنے ، اس ھٹیلے سردار کنے ، اس خوں خوار کنے مدد کوں جا کہی بیگ فتح کر آ کہی ، سرخ رو ھو کر ھمنا موں دکھلا کہی ۔ بیت :-

خدا عزت رکھے جس وقت صاحب کام فرمائے
نفر کا نیت ھووے ثابت تو ھمت غیب تی آئے

یو صاحب جمال ، یو صاحب اقبال ، یو ہلال کماں دار ، غضب ناک قہری قہار ، مہر سپہ سالار سوں ' صاحب تروار سوں ، مل کر یک دل کر بہت قرار کیے ، بہت اختیار کیے ۔ بات کر خاطر نشان کیا ، ہات میں تیر کمان لیا ۔ عشق کا لشکر بہت ور زور ہوا ، لشکر میں سب شور ہوا ۔ لئی غمزے لئی عشوے ، لئی نازاں ملے ، لئی اوباشاں ، لئی دغابازاں ملے ۔ کام کچھ ہوا ' لشکر سب ہیچ ہوا ۔ شجاعت کا شراب سر چڑیا ، ہلال کماں‌دار بسم‌اللہ کر ' اللہ اللہ کر عقل کے لشکر میں جا پڑیا ۔ چاروں طرف آس پر مار پڑی ، مجلس عجب کھڑی ۔ ہلال عاشقاں کا کال دل گھٹ کیا ، تقوا نپٹ کیا ۔ ہوا خدا کا لوڑیا ، ولے اپنی ہمت نہیں چھوڑیا ۔ مردانا تھا ، دانا تھا ، توانا تھا ، عقل کوں جا کر ہٹ کیا ہنکاریا ۔ باپ کے جہل تی ' اپنی قوت کے بل تی ، نادیکھ سک کر اس غلغال میں ، اس قیل و قال میں ، بکا یک دل میانے میان آیا ' سو نا جان کر اناچتی دل کوں تیر ماریا ، دل کوں گھوڑے پر تی اتاریا ۔ جھگڑا بیگ نہیں بھگیا ، کسی مارنے گیا سو کسے لگیا ۔ جیتا کوئی گیان دھرے ، قضا کوں کیا کرے ۔ قضا کوں کیوں سنبالے ' قضا کوں کیوں ٹالے ۔ مصحف میں یوں دیے ہیں خبر ' اذا جاء القضا عمی البصر ۔ یعنی جو آنا ہے قضا ' تو انکھیاں کوں اندھاری آکر انکھیا ہوتیاں ایک وضا ۔ عقل دل کوں گھوڑے پرتی پڑیا دیکھیا ، کام مشکل کھڑیا دیکھیا ۔ عقل گھابرا ہوا عقل کا سینا پھاٹیا ، عقل کا لشکر سب نیاٹیا کیا نہنا کیا بڑا ، ایک جنا نہیں رہیا کھڑا ۔ بیت :

عشق سلطان عشق سرور ہے
عشق دایم عقل اوپر ور ہے

عقل گیا جنگلے جنگل ، عقل کوں وقت آیا کبل ۔ عقل ڈاواں ڈول کسے یو قصہ کھے کھول ۔ قضا یوں کھڑیا ، عقل پر آسمان ٹوٹ پڑیا ۔ بادشاہاں کوں لشکر خوب رکھنا کتے سو اس خاطر ، جواناں دلاور خوب رکھنا کتے سو اس خاطر ۔ کہ ایسے وقت پر کام آویں ، پادشاہاں کی عزت رکھیں ، پادشاہاں کوں بچاویں ۔ اول کے پادشاہاں خوب جواناں رکھتے تھے ' سو کچھ جان کر رکھتے تھے ۔ اپنی عزت اپنی شرم اپنا ننگ دھرم پچھان کر رکھتے تھے ۔ جو پادشاہ اول تی یو گت نہیں پایا ، آن نے آخر یو نچہ دغا کھایا ۔ عقل کوں ایتال عقل آئی پچتانے لگیا ، سر کوٹ لیا موں میں ماٹی بھانے لگھیا ۔ اول تی نہیں رکھیا اپنا قاعدہ ، ایتال پچتاوے تو کیا فائدا ۔ سب چھوڑ کر ہوا بہت بے تدبیر ، یوں تھی تقدیر ۔ بارے یو عقل تائب ہوا خدا جانے کدھر غائب ہوا ۔ بیت :

عقل نے عقل سوں کیا نہیں کام
لشکر اپنا کیا خراب تمام

کوئی کتا شہر بدن کوں گیا پھر ' کوئی کتا بائینچہ میں پڑیا گر ۔ کوئی کتا جھگڑ یچہ میں مارے گیا ، کوئی کتا باٹ میں کس کے ہات انارے گیا ۔ کونچے کونچے یو حکایتاں ، ہزار جنے ہزار باتاں ۔ طالع عقل کا کج ہوا عقل کا کام بے سج ہوا ۔ دل کے بختاں میں بی لکھیا تھا سو انپڑیا ، دل بی حسن کے ہات میں سنپڑیا ۔ آخر حسن کا فتح ہوا ، جیوں منگتی تھی کتے ہوا ۔

فتح کا باجا بجنے لگیا ' حس کا بازار گجگجنے لگیا ۔ حسن دھن من دوھن جگ جیون پری ، خدا کی درگاہ ہزار ہزار شکر کری ۔ شکر کر غم کوں دل پرتی بسرائی ' اپنی زلف کوں فرمائی ۔ کہ عقل پچھیں دوڑ بیگ ' ناسنگ دیکھہ ناریگ ۔ اپنے تاراں سوں ، دھوئے کی دھاراں سوں ، اس کے سرداراں سوں ، اس کے یاراں سوں ، اس کے خدمت گاراں سوں اسے جکڑ لیا پکڑ لیا ۔ اپسے بہت پنوایا اتال کیوں گنوایا ۔ لاف کر آتے ، ہور یوں نہاٹ جاتے ۔ یوں لاف مار کر یو کیا کیا لوگ ہنسائی ، نہاس جاتی لاج نہیں آئی ۔ فرد :

عقل غافل ہو بہوت پچتایا
وہم بولیا سو سب انگے آیا

عقل جو سیسے کے پانوں لگا کر جاوے ، تو بچاری زلف کد ہر نی دھچہ کر لیاوے ۔

جو نصیباں سہں تھا سو وو انپڑیا
عقل نہاٹیا فقیر دل سنپڑیا

دل عاشق کہواتا ، ہوساں سوں زخماں کھاتا ۔ معشوق کے زخم ، عاشق کوں بہ از مرہم ۔ عاشقی حیران ہونے کی خاطر کرتے ہیں ، عاشقی پریشان ہونے کی خاطر کرتے ہیں ۔ تپنے نرسنے خاطر کرتے ہیں ، عاشقی انکھیاں میں تی انجھواں برسنے خاطر کرتے ہیں ۔ فارسی میں یک کوں کنے پوچھیا کہ عشق کیا ہے کچھ مار دم ، ان نے کہیا سوختم سوختم سوختم ۔ عاشقی حیرانگی کوں میانے میاں لیاتا ہے ، پریشانگی کا لذت پاتا ہے ۔ عاشق ہے تو عاشقیت پچھان ، ہزار جمعیت اس عشق کی یک

پریشانی پر قربان ۔ اگر عشق کی لذت کسے یاد ہے ، تو ایک ساعت کے رونے میں عالم عالم کا سواد ہے ۔ کس آرام میں اس بے تابی کا راحت ہے ، کس آسودگی میں اس محنت کا فراغت ہے ۔ تپنا ترسنا لگیا سواد ، بو نانوں پکڑیا مجنون تو ٹھانوں پکڑیا فرهاد ۔ بو آگ دل میں رکھے تو بھاتی ، اس آگ پر چلنے هوس آتی ۔ یو محنت راحت بھری ہے ، اس غم میں خوشی دھری ہے ۔ یو زہر ہے ولے آب حیات کا کام کرتا ہے ، یو تو کڑوا ہے ولے مٹھائی پر لاف دھرتا ہے ۔ عاشق عشق کے زور سوں جیا ہے ، تو بو محنت سوسنا تو عاشقی قبول کیا ہے ۔ جن عاشق عشق کی آگ سوں ، اس بجاگ سوں ، روشن کیا دل کے دیوے کی باتی ، اس دیوے پر باو کام نہیں کرتی اس دیوے کی جوت کدھین نئیں جاتی ۔ جوں فارسی میں بی یوں کتا ہے بیت —

اگر گیتی سرا سر باد گیرد
چراغ مقبلاں هرگز نمیرد

باو بارے کو قدرت کہاں یہاں آنے ، پانی میں کی آگ بجنی کیا جانے ۔ مرگ نہیں ہے عشق سوں جیونہارے کوں ، کون ماریا ہے پیارے کوں ۔ پارا کئیں مرتا ہے ، موا تو جیونے تی بہت کام کرتا ہے ۔ عاشق کا وجود کیمیا ہے اکسیر ہے ، عاشق کے وجود میں جنس جنس کی تاثیر ہے ۔ عشق کی آگ میں جلیا سو وجود ، یار خاطر تلملیا سو وجود ۔ کامل وجود واصل وجود ، صاحب حال وجود صاحب اقبال وجود ، جس وجود میں خدا سنپڑ گیا ، جس وجود میں خدا گھر گیا ، جس وجود کوں کعبہ کہیا جاوے ، جس وجود میں خدا کوں دیکھنے خلق آوے ، جس وجود

میں خدا کیا ہے ظہور ' جس وجود میں سات آسمان سات زمیں کا نور ۔ بارے کتا ہوں تجھہ دھر ، جو بات کتا تھا سو آئی بات بھی پھر ۔ دل کوں حسن کے جگھڑے میں لگیا تیر ، دل ھوا زخمی اسیر فقیر بے تد بیر ۔ ادھر درد کرتے زخم ، ادھر باپ کی پریشا نگی کا غم ، بہت ھوا درھم ، حبران ھوا مسلم ۔ معشوق کے جھگڑے کی چوٹ ، عاشق لوٹ پوٹ ۔ جیکچھ پڑیا سو سہا ، حسن خاطر جیو پکڑ کر رھیا ۔ نہیں اس حال سون جینا کسں کا مجال تھا ' محال تھا ۔ حسن دھن من موھن جگ جیون نے بھی دل کوں اس حال دیکھ دل کا بک وضا سوں خیال دیکھ پکاری آہ ماری ۔ انکھیاں میں تی انجھوان ڈھالی ، محبت کی آگ سوں سینہ جالی ۔ کبھی کن موے نے دل کوں تیر مارنا ، کن موے نے اس غل میں یو دند سارنا ۔ دل کے دل مں الا بلا لی ، کن نے ماریا کر بہت داٹیاں بہت گالیاں دی ۔ عقل کوں چھوڑے دل کوں پکڑ لیاے ، یو نو بلا میں پڑیاجہ تھا بھی کی اسے بلا میں بھائے ۔ میں کدھاں کہی نہی کہ دل کوں یوں ھلاک بے آرام کرو ' مں کدھاں کہی تھی کہ ایسا کام کرو ۔ یو موے نفراں نہیں ڈرتے ، کچھ فرمائے تو کچھ کرتے ۔ انو کا کیا جانا ، انو نو کر جاتے ھمنا پر دکھ آتا ۔ بارے حسن پری اوتار استری ، عاقل تھی عقل مں کامل تھی اپس میں اپے اندیشی کہ یو جھگڑے کا کام ہے ، اس غوغا* میں کون کسے پچھانتا کیا کسے فام ہے ۔ نہ وھاں صاحب جانیا جاتا ہے نا نفر ، جسے خدا دیتا آسے قدرت سوں کچھ ھوتا ظفر ۔ فرد :۔

جھگڑے میں صاحب ھور نفر کاں ہے
کس کی کس کے اوپر نظر کاں ہے

---

* (ن) غوغے

یو اپنا ھور پرایا جاننے کی جا گا نہیں ھے ، یو آشنا ھور بیگانہ پچھا ننے کی جا گا نہیں ھے ۔ نہ دوست جانیا جاتا نہ دشمن مارا مار ھوتی چاروں کدھن ۔ کوئی کسے ھٹ کتا نا پکارتا ، جو کوئی جس کے ھات تلیں آیا وو اسے مارتا ۔ عقل اس وقت آ کر عقل نیں کرتی دیوانگی آ کر انگ میں بھرتی ۔ تن سب ھوتا سن ' ھات چلتا ھور مازنیچہ کی رھتی دھن ۔ یو اپنا اپنا بخت ھے ، قیامت کا وقت ھے ۔ یو کام کس کی عقل میں نہیں آتا ، خدا جانے اس وقت کیا ھو جاتا ۔

القصہ حسن دھن من موھن کوں ایک دائی تھی ' دل اس کا ان نے پائی تھی ۔ اس کا نانوں ناز ' بھوت چتر چونسار ورساز ، حسن سوں دائم ھم راز ۔ حسن نے دل کے عشق کی کہی بات ، مشورت کری اس دائی کے سنگات ۔ کہ دل میرا دیوانہ میں دل کی دیوانی ، دیوانے دونو ملیں توچہ دونوں کی زندگانی ۔ وو بھی بے تاب ، میں بھی بے تاب ' دونوں کوں کھڑیا ھے اضطراب ' دونو کوں نہیں آتی خواب ۔ کیا جانے کیا لکھیا ھمارے دونو کے باب ، ولے لوکاں کا میانے میاں بہت ھے حجاب ۔ ملنا تو لکھیا ھے قضا سوں ' ولے اتال بیگچہ ملے تو خلق میں دستا ایک وضا سوں ۔

بیت :- جس کی خاطر جیتا تپے گا دل
شرم لوکاں کی ھوے گیچہ حایل

بارے عشق یادشاہ کنے ' صاحب سپاہ کنے ، ظل اللہ کنے مہر سپہ سالار کوں بھیجیں ' اس اوباشی رند عیار کوں بھیجیں ۔

بیت حسن کچھ اپنے دل منے گند کر
عشق کن بھیجی یو فتح کی خبر

کہ ہمنا سبی ہور عقل سبی جیوں نبریا ' جھگڑا کیوں نبریا۔ عقل نامردی کی بات نہاٹ گیا سو خبر انپڑاوے ہور عشق کیا کتا سو۔ خبر لیاوے۔ تا دیکھیں کہ عشق اس باب کیا فرمانا ' اس کی خاطر میں کیا آتا۔ بڑیاں کی بڑی عقل ، نہنیاں کی عقل میں ہزار خلل۔ اگر جیتا عقل دھرے بچا ، آخر بھی کچا سو کچا۔ حدیث یوں ہے آئی ، کہ الصبی صبی ولو کان ابن النبی۔ یعنی نہنواد سو نہنوادیچہ اگر نبی کا فرزند ہے ، یو بڑیاں کی پند ہے۔ بڑے نیک ہور بدتی واقف ہو رہتے ہیں ، بڑیاں کوں بڑے چپ نس کہتے ہیں۔ انو بی کچھ دیکھیں ہیں بہت کام کیے ہیں دنیا کا بھلا برا سب فام کیے ہیں۔ نہنے کاماں میں ہرگز نہ جاسیں کوئی دغا دینے آیا تو دغا نا کھاسیں۔ یو نا ہوکر اگر نہنے سن اچھکر عقل بڑی اچھی تو وو کیا نہنا ، اسے بھی بڑا چہ کہنا۔ کیا واسطہ کہ بولے ہیں تو نگری بدل ست نہ بمال ، بزرگی بعقل است نہ بسال۔ تو نگری دل سوں ہے نہ مال سوں بزرگی عقل سوں ہے نہ سال سوں۔ اما پخنکار آدمی لک اچھتا ہے تجربہ کار ، سب جاکا اچھتا ہے خبر دار۔ نہنا ہور عاقل اس کی عقل بھی تو اونچی چڑی ہے ' ولے بات میانے میان تجربے پر آپڑی ہے۔ ہر کوئی اپنی عقل میں غرق ہے ، ولے تجربے کا ٹک فرق ہے۔ مصحف کی آیت بھی آتی ہے یہاں رہ نموں ، کل حذب بما لدیھم فرحون۔ یعنی جو کچھ جس کے ہات میں آیا ' آن نے آسیچہ میں حظ پایا ، یک کا حال یک کوں کون کھیا ہے ' کوئی اپنی جاگا ایکہ سواد پکڑ رہیا ہے۔ فقیراں کوں فقیری پادشاہاں کوں پادشاہی دیا ہے ، ہر ایک کوں ایک جنس سوں

محفوظ کیا ھے ۔ بقول اھل خراساں ' جنوں کوں سب ملک میں دیتے مان ۔ مصرع :

کس نگوید کہ دوغ من ترش است

ھر کوئی کتا اپنا کیف بہت مست ' پانی نوانیچہ میں پڑتا گڑگا پیٹیچہ کے آدھر نوڑتا ۔ ژباں تی ٹک ڈرنا ، ھر ایک کام کیے تو بڑیاں کوں خبر کرنا ۔ آخر خوب اچھینگا تو کرو کئیں گے ، و اگر برا اچھیگا تو جواب نادیسیں چپ رھین گے ۔ اس ٹھار بھی اتنی سمجھ دھرنا ھے ، چپ رھنا سو عین منا کرنا ھے ۔ ھمیں تو چلیں گے اپنا بھاتا ولے بھی کیا جانے کیا تغادا آتا ۔ یو ناز دائی ، حسن دھن من موھن جگ جیون کوں گلے لائی ۔ کبھی بلا لیوں گی ، تیری خاطر سب سر پر اپنے برا ھور بھلا لیوں گی ۔ بہت خوب فرمائی ' خوب تجھے یو عقل آئی ۔ یو بات وقت پر سب کسی کیوں آئے ، یو بات غیب تی تجھے فرشتے سکلائے ۔ توں حسن دھن من موھن یو خوبی تیری ذاتی ھے ' بھلیاں کوں وقت پر بھلیچہ بات ھور عقل آتی ھے ۔ اصالت پر صدقے جانا ، زوراں سوں اصالت کد ھر تی لیانا ، یو خدا کی دینی خدا تی پانا ' آدمی ھونا ذاتی ، تقلیدی اصالت کام نہیں آتی ۔ سمجھن ھارا یہاں دغا کھاتا ، خوب سمجنا کسے آتا ۔ اسیچ تی کام فرمانے ھارا ھوتا بد نام ، آسیچہ تی جیوں منگتے تیوں نہیں ھوتا کام ۔ بھاگ انوچہ کے سیر ، جنو میں عقل ھور تدبیر ۔ بیت —

دائی کاں جگ میں ناز ایسی ھے

مہر دائی کی ماں کی جیسی ھے

تیری عقل پر میں واری ، کاں ھے دنیا میں تجہ جیسی چتر

ناری - سرتے پانوں لگ توں گن بھری ، بہت دور اندیشے نری - حسن ہور ناز نار ' یو بات آپس میں بچار ، مہر سپہ سالار کوں بلائے ، وو نچھ آسے فرمائے - بیت —

مہر صاحب ہوا ہے میانے سیاں
مشکل ہوے گا اتال سب آساں

عشق پادشاہ عالم پناہ ظل اللہ صاحب سپاہ کنے اس مہر کوں اس سحر کوں کہے جا ، عشق کوں سمجا - وو جھگڑا جیوں پڑیا تھا نظر ، تیوں اس حسن کے کہے پر ، مہر آفتاب چھر اس کی بات سن عشق لگن گیا ' سلام کیا کلام کیا - عقل یوں نہاٹی ہور دل یوں سنپڑیا کر کھیا ، نصیباں میں جو کچھ لکھیا تھا سو انپڑیا کر کھیا - عشق بہت ہنسیا عقل پر ، آس کی آس نقل پر - کہ عقل عجب جاھل ہے ، بڑا نا قابل ہے ، کہ ہات تی نہیں ہوتا سو کام کرنے جانا ، ایسے کاماں تی کیا ہات میں آتا بیت —

عقل کوں عقل اچھتی تو نہ ہوتا یوں خراب ہرگز
صبوری کر کے کچھہ کرتا نہ کرتا اضطراب ہرگز

عقل عقل کتے سو اس کی یوجہ عقل ، آسے کیا غرض تھا کہ عشق کے کاماں میں کرتا دخل - حسن سوں دعوا لانا ، اپنی عزت اپیچہ گوانا - حسن بی ایک پادشاہ زادی ہے ، اسے بھی قدرت ہر ایک وادی ہے - صاحب لشکر ہے ، صاحب کشور ہے ، صاحب تیغ و خنجر ہے - بادشاھاں اس کی محبت تی دیوانے ہو ہو کر گھر سٹتے ھیں رستماں آس کے آنگے کمر کا لھوا کھول کر سپر سٹتے ھیں - جیتی* جیتی*

* (ن) جتنی جتنی-

کر جانے ، اوتنی سب باں ھار مانے ۔ نہا بڑا ، سب حسن کے تلیں کھڑا ۔ حسن عاشقاں کا آب حیات زاھداں کا زھر ' حسن خدا کا قہر ۔ اُس کا بول کوئی ٹھیل سکیا ھے ' اُسے چھوڑ کوئی عشق کا کھیل کھیل سکیا ھے ۔ معلوم ھوتا ھے جو عقل نے عقل گنوایا تھا ، عقل کوں اس وقت عقل نہیں آتا تھا ۔ بیت —

عقل ہاکر عقل تھا ٹا سو پھر کیوں ھات آتا ھے
عقل یہاں بھی اگر جو کیا عقل پر بات آتا ھے

آخر عشق فرمایا کہ زلف کوں بولو کہ دل کے گلے میں حلقے کا طوق بھا ' داراں کی زنجیراں سوں جکڑ کر عقل جاں گیا اچھیگا وھاں تی پکڑ کرلیا ۔ ناز غمزا ' شیوا ، عشوا ، چھند ، چالا ، انو کوں کہو عقل ھور دل کے نگہبان ھو اچھیں ، دید بان ھو اچھیں ۔ کہ عقل بہت مفتن ھے مبادا بھی کچھ حیلا کرے ھماریچہ آدمیاں میں تی کسے وسیلا کرے ۔ زلف جو آوے پھاند بھانے ، عقل بچاری کہاں سکتی ھے جانے ۔ عقل عشق سوں ملے تو بھلا ، نہیں تو عقل بر آتی بلا ۔ اس مہر نے ، اس گلچہر نے اس ٹونے اس سحر نے عشق جیتا کچھ کہیا تھا ، اس کا مطلب دل میں رھیا تھا ، سو اتنا ایک بیگ آکر دعا کر حسن کوں سنایا خاطر نشان کیا سمجھایا ۔ حسن یو بات سن اندیشہ کری ، مصلحت پر نظر دھری کہ کام ایسا کرنا جو کچھ کام ھوئے ' آرام ھوئے نہیں تو ایسا نہ کرنا جو کام خام ھوئے ' اے بدنام ھوئے ۔ اندیشہ سوں جو کام ھوتا ھے سو کام خوب اندیشے سوں جو کام ھوتا ھے سو تمام خوب ۔ و ھیچہ نازدائی ، جس کی عقل اس کی طر آئی ، اسے بلائی ۔ کہی اس کام کا علاج یو چہ ھے اتالی ،

کہ اس جاگا اپس کوں بہت رکھنا سنبھال؟ ۔ اپس کوں باول نہ کرنا ، اتاول نا کرنا ۔ بہت دھیر اچھنا ، گنبیر اچھنا ۔ مراد کا رشتہ ھات مس آتا سو آتا ہے ' ٹک صبوری کیے تو کہا جاتا ہے ۔ التعجیل من الشیطان تانی من الرحمن ۔ تعجیل شیطان کا اولا سا ، صبوری رحمان کا خاصا ۔ یو پرت کا کھیلنا ہے پارد ، جوں * حافظ کتا ہے ۔

صبر تلخ ست و لیکن بر شیریں دارد

دل کوں درہم نکو کر ، غم نکو کر ۔ خدا ہے قادر ، صبوری اول کڑوی لگتی ہے ولے بہت مٹھی ہوتی ہے آخر ۔ بیج تی جھاڑ جھاڑتے ڈالی تی بات ، پات تی پھول پھول تی پھل آتا ہے ہے ھات ، دیکھتے دیکھتے سنتے سنتے خاطر لیاتے لیاتے ،فکر کرتے کرتے رہتے معلوم ھوتی ہے کام کی دھات ۔ اتالیچہ کام ہونا نہیں ھو تو رونا ۔ میانے میاں آئی ہے قضا ، آدمی میں یو کیا وضا ۔ رونے تی کچھ کام نہیں ھوتا ہے ، خدا کا کام خدا بغیر کسے فام نہیں ھونا ہے ۔ یو بے تاب ھو کر چپکے تلملتا ہے ' خدا سوں کس کا کچھ چلتا ہے ۔ خدا کوں بو دو باتاں نہیں بھاتیاں ، یو دو باتاں کام نہیں آتیاں ۔ ایک بیگی دوسری غروری ، بندہ وھیچہ جس میں کچھ غروبی جس میں کچھ صبوری ۔ جنے بیگی کیا آن نے گنوایا ، جنے صبوری کیا آن نے کچھ پایا ۔ بیگی میں مقصود گنوایا جاتا ، صبوری میں ھر ایک کام نکل کر آتا اگر اسمان تی آگ برسے گا ابر ، وھاں بھی کام کرے گا شکر اور صبر ۔ شکر ھور صبر ھر ایک درد کا دارو ہے ، شکر ھور صبر

(*۔) دونو نسخوں میں حافظ ھی لکھا ہے ۔ سعدی ھونا چاھئے ۔

محنت کے دریا کا اتارو ہے ۔ شکر ہور صبر ہی ہر ایک مشکل آسان ہوتا ہے ، شکر ہور صبر کرن ہارے پر خدا مہربان ہوتا ہے ۔ جس پر جو کچھ بلا آتی ہے شکر ہور صبر کرنے تی سب جاتی ہے ۔

القصہ اتال اس دل کوں ، اس عاشق کامل کوں ، چند روز بہت محبت سوں ، بہت مروت سوں ، ایک حکمت سوں ، ایک جاگا دھریں ، پچھیں آہستہ آہستہ جو کچھ عشق فرمائے گا تو اس کی بھی ایک فکر کریں ۔ یہاں بیگی کام نہیں آتی بیگی نے سو بلا لیاتی ۔ دنیاں میں رہتے ، سو یوں کتی ۔ کہ بیگی گھر لیگی ۔ کسے کچھ دینے کوں بیگی بہت خوب ہے ، کچھ آتا اچھے تو کچھ لینے کوں بیگی بہت خوب ہے ۔ محبوب نار سوں ملنے بیگی کرنا فرض ہے ، اپنے یار سوں ملنے بیگی کرنا فرض ہے ۔ نہ کہ ہر ایک ٹھار بیگی ہوشیار ہو ایسی بیگی یکا دے وقت دغا دے گی ۔ دنیا کا کام حیلے مکر سوں کرتے سچ ، یاں بیگی کیے تو کچھ کا کچھ ہوتا سمج ۔ ہر ایک کام کوں خوبی خاطر لیانا ، پچھیں اس کام پر ہات بھانا ۔ کام نہنا اچھو یا بڑا ،توں ٹک تو بیگی اچھ وہاں کھڑا ۔ جوکام اندیشں کر کیا جاتا ہے ، اس کام میں دغا نہیں کھاتا ہے ۔ اگرچہ خدا کے ہات ہے جیونا ہور مرنا ، ولے جو کچھ عقل میں درست آتا ہے وو تو کرنا ۔

بیت :-

بڑیاں کی راضی سوں جو کام ہوے گا
بہت اس کام میں آرام ہوے گا

تو لگن رخسار کے گلزار میں ایک کوا ہے ، کچھ سنے سوں

مستیں ہوا ہے ۔ اس کے آس پاس زینت سوں کیے ہیں کام ، چاہ ذقن اس کا نام ۔ اس چاہ میں اس ماہ کوں مصلحت بدل بند کرنا ، عاشقی بہت بھی فاش نا کرنا کچھ چھند کرنا ۔ بیت :

عجب جالے بھریاں ہیں عورتاں یو
نہ جانو کاں تی سکیاں حکمتاں یو

اگر چہ عشق چھپتا نہیں ولے جتنا چھپا سکے اتنا چھپانا ' کچھ کھلیا کچھ نہیں کھلیا اسیچ میں کچھ لذت پانا ۔ وہاں تی لگیچھ لذت زیاد ، کھول سٹے بچھیں کیا سواد ۔ چوری سوں عشق کھیلنا بھی عجب سواد ہے ، جو کوئی عشق یوں کھیلتا اچھے گا آسے کچھ یاد ہے ۔ جو کوئی عاشق چتر رند ہے ہور اوباش ' آنے ہم چوری سوں عشق کھیلنا ہم فاش ۔ چوری سوں شکار کھیلتے کیوں جیو بھگے جوں رات کوں بنسی کوں مچھلی لگے ۔ یو اس کا ماتا وو اس کی ماتی ، دونو جیو پرائھے تو محبت دس کر آتی ۔ راج روشن کا کام ، وہاں جیو پراٹھنا عاشق کوں حرام ۔ معشوق کی صاحبی زیر ہوئی ، معشوق عاجز ہوئی گمنیر* ہوئی ۔
۲ ناز کی مستی گئی ، غمزے کی زبردستی گئی ۔ تپنا ترسنا اڑیا ، عشق کم پڑیا ۔ عشق کی الالے تھے سور ہے ، عشق کی چالے تھے سو رہے ۔ جو پیٹ بھرے ، تو بہشت میں تی کھانا آئے بھی کوئی کیا کرے ۔ بھوک اچھے تو کھانا بھاوے ' بھوک نہیں سو کھانا کیا کام آوے ۔ بھوک اچھے تو کھانے کا لذت پایا جاتا ، بھوکیچھ نہیں سو کھانے کا لذت کیوں آتا ۔ بارے ' حسن ہور ناز دونو مل بچارے دل کوں چاہ ذقن میں اتارے ۔ دل عاشق جو کچھ معشوق کہے سو راضی ' عاشق ہی کھیلتا ہے عشق

*(ن) گھیر

کی بازی ۔ ایسا کوا کس عاشق کو میسر ہوا ، اس کوے کوں کون سکے سرا ، جس کوے میں آب حیات کا جھرا ۔ فرد :-

زلیخا ہوئی مگر ہو حسن ناری
کہ دل یوسف کوں کووے میں اتاری

دل بہت پکڑ کر آس ، کچھ کم ایک ماس ، اس چاہ میں اس نالے اس آہ میں گرفتار تھا ، حسن دھن من موہن جگ جیون کدھیں یاد کرے کر امیدوار تھا ۔ بیت :-

دل کوے میانے پڑ کے حیراں ہے
بند میانے سنڑ کے حیراں ہے

کہ میرا عشق تو بہت ہے گرم ، کدھیں تو بھی اس کا دل ہوئے گا نرم ۔ مجھے دائم یوں نا دھرے گا ، یوں عشق ہے آخر کچھ تو کرے گا ۔ ایسے میں یوں ہوا خدا کا فرمان حسن کے تن میں بھو تیچہ تلملنے لگیا پران ۔ حسن دھن من موہن جگ جیون بھی عاشق تھی ، عاشق سطاف تھی ۔ دل کے دیدار کا غالب ہوا اشتیاق ، سینے میں آ بلیا فراق ۔ بے تابی پیدا ہوئی ، اضطرابی پیدا ہوئی ، بے آرامی بے خوابی پیدا ہوئی ۔ عشق کوں کیتا سنبھال کر رکھیے ، آپس کوں کیتا بے حال کر رکھیے ۔ عشق تی سینہ ہوا ریش ، بارے کچھ اندیش ، عشق کا سر لشکر جو تھا مہر ، خورشید چہر ، اس کے ایک بیٹی تھی پر سحر وفا اس کا نام ، حسن سوں آسے بہت آلفت تھا بہت آرام ۔ بیت :-

وفا آئی وفا سوں راجوت کی
سو دل سوں ملنے خاطر کام گھٹ کی

حسن دھن من موہن جگ جیون آسے خلوت میں بلائی ، دل

کا قصہ درمیانے لائی ۔ وفا نے کہی بہت خوب ، اے محبوب ' میر
جفا نہیں ہوں میں وفا ہوں ، دل سوں دل کوں بہت صفا ہوں
میں ایسی نہیں ہوں توں بولے پچھیں تدبیر نا کر سوں ، جیں
سوں راضی ہوں ، فرما تقصیر نا کر سوں ۔

وفا کرنے کی خاطر آس وفا کوں
کہی سب کھول کر اپنی جفا کوں

حسن نار دل کا سنگھار ' جسے خوبی دیا وہ پروردگار ، کہی
میری عقل میں ایک تدبیر آئی ہے ، وو تدبیر مجھے بہت بھائی ہے
کہ شہر دیدار میں ایک گلزار ہے اس کی تعریف کیا کروں بہت
خوب ٹھار ہے ، وو گلزار نہیں دین دنیا کا سنگھار ہے ، جو کوئی
عاشق ہے سو اس گلزار کا آمیدوار ہے ۔ اس میں ایک چشمہ ہے
آب حیات کے پانی کا ، عاشق کی زندگانی کا ۔ ہور اس باغ کے میانے
میان روشن ایک چھجا ہے جیوں آسمان ، جموں چندر جیوں بھان
دیس کوں دستے تارے ، یہاں عاشقاں حیران سارے ۔ اس چھجے
پر غمزے کے بادل چھاتے ، ناز کے موتی برساتے ۔ اس چھجے کوں
دو کھڑکیاں ہیں کالیاں ، بہت بڑے مول کیاں بہت آلیاں ۔ و
کھڑکیاں جو کوئی کھولے ، تو واصل ہوئے ، وصال کی بات
بولے ۔ اس کھڑکیاں میں تی یار حسن کا دیکھنے منگتے دیدار
جو کوئی عشق کوں انپڑیا کمال ، اسے البتہ اس جا گا ہوا ہے
وصال ۔ فرد :۔

لگیا تھا رات دن دل کا اسے ذکر
چھجے پر دل کوں لیانے کا کری فکر

توں چھپے چوری سوں دل کوں اس ٹھار لیانے سے

هے ' اتنی قدرت رکھتی هے ۔ وفا با صفا نے بولی میری عقل میرے سنگھات هے ' اگر آدمی میں عقل اچھے تو یو بات کیا بڑی بات هے ۔ ایتال مجھے یو کام کیے بغیر آرام نا هوسی ، تایو کام نا هوسی بیت :

سکی هت کوں انے چت دے کے بولی
جوکچھه دل مبا نے باندی تھی سو کھولی

دل کاں هے مجھے بگ دل کوں لیا دکھلا میں دل کا بھید پاؤں گی ، جہاں توکھے گی واں دل کو لیاؤں گی ۔ حسن نارنے جگ کے ادھا رنے عالم کے مدار نے زلف کو بلا کر بولی ، پیچان اس کے سب کھولی ۔ کہ دل کوں چاہ ذقن میں تی بھار کاڑ ، هور گرد اس کے پاواں ہر کی اپنے بالاں سوں جھاڑ ۔ دل کشا باغ میں لیا چھوڑ ' پہلاڑ جکو یچه هوے خدا کی لوڑ ۔ زلف بھوت نازسوں ،بھوت سازسوں نپٹ اندازسوں ، اینٹھتی مروڑتی بالیں بال جوڑتی دھائی ، اپنی آدھی لٹ سٹ دل کوں چاہ ذقن میں تی بھار لیای ۔ ویسے میں یکایک وهاں وفا بھی آئی ، دل سوں اپنا دل ملائی ، دل کوں دلاسا دی دل کوں بھوت سمجائی بیت:

مہمان هوئی وفا یو یک تل کی
عذر خواهی بہت کری دل کی

کہی بھائی عشق تمام سے جفا ، هور جفا دیکھے بغیر نہیں هوتا نفا ۔ دکھه کے پچیں سکھه ۔ جان مشقت وهاں راحت ۔ رنج تو گنج ، فراق تو وصال کا سازیراق ۔ کھارا هے تو میٹھے کا پایا جاتا سواد ' کھارانا اچھا تو میٹھے کا کوں دیتا داد ۔ دھوپ هے تو چھاؤں کی قدر جانی جاتی ، گرمی هے تو آدمی کوں سردی

بھاتی ۔ جہاں بند ہے وہاں آزادی ' ہر غم کے بچھیں شادی ۔ شادی کے پچھیں غم ' بہت برساں تی یو نچہ چلتا ہے یو عالم ۔ بیت —

داغ پر دل کے آرکھی پھایا
دل کے دل میں بی ٹوک جیو آیا

حسن دھن من موھن جگ جیون ' جو تجھے بند میں رکھی تھی سولا علاج تھی ضرور کوں ، کیا کرے گی باپ کا ملاحظہ بہت تھا اس حور کوں ۔ توں تو دل تھا ' ولے وو اگر یوں نا کرتی تو تجھے بہوت مشکل تھا ۔ توں جیو تیچ مرتا ' عشق کیا تجتے ڈرتا ' کیا جانے کیا کرتا ۔ ہزار توں تلملتا ، تو عشق سوں ترا کیا چلتا ۔ حسن سکی تجھے چھپا رکھی تجھے اپنا یار کری ' بہت تجہ پر پیار کری ' اپکار کری ۔ اس پیار کی قدر جاننا ہے ، مروت کوں پچھاننا ہے ۔ کتیک مرداں بہت غدری اچھتے ہیں ، نا قدری اچھتے ہیں ۔ قدر نہیں جانتے ، محنت نہیں پچھانتے ۔ جیوں خسرو کہتا ہے ۔ بیت —

پنکھا ہو کر میں ڈلی ساتی ترا چاؤ
منجہ جلتی* جنم گیا تیرے لیکھن باؤ

بعضے مرداں جو کوئی عورت منگتی آپے خوار کرتے ، جو کوئی نہیں منگتی آپے پیار کرتے ۔ جو کوئی منگتی اس سوں نخرے ناز ، اس سوں بات بولنے جیو نہیں ہوتا اس سوں واز ۔ جو منگتی نہیں وو بہت بھاتی ، اس کی گالی کھانے ہوس آتی ، اس کے پانوں پڑنے جاتی ، اس کوں اپس کی عاجزی دکھلاتی ، اس کی خاطر آہ بھرتی اس کی خاطر اساس ، رات دیس بھرتی اس کے آس پاس ۔ اس کی خاطر دیوانی ہوتی ، اس کی خاطر سدبد کھوتی ۔ یو

---

* (ن) چھلنی ۔ چلتی

بات چلیچھ ہے سب کئیں کہ بھلے کی دنیا نیں ۔ منگے سو جلے ، نہیں منگے سو بھلے ۔ مرداں صاحب درداں جو اتنی عقل دھرتے ، سو کچھ کا کچھ سمجھتے ، کحھ کا کچھ کرتے ۔ منگتے سو محنت میں ہلاک بچارے ، نہیں منگتے وو بہت پیارے ۔ دنیا میں محبت کسی سوں نا لانا ، اس زمانے کے مرداں کوں کیا پتیانا ۔ ایک جاگا نظر هزار جاگا دل ، کون عورت ایسے مرد سوں رہے گی مل ۔ بات خرافات مرداں کی ذات سو بے وفا ، ایسیاں خاطر کھوڑے اوٹے ہلاک ہوئے اپس کوں عذا باں میں بھائے تو کیا نفا ، ایسیاں سوں جیو لائے تو کچھ حاصل نہیں بغیر جفا ۔ اپای غرض کوں پھسلانے آتے ، غرض سری پچھیں بات بدلاتے ۔ عورتاں کوں کتے کم عقل کم ذات ، عیاری مرداں کی بات ۔ عورت جو مرد پر نظر کرے تو جیوں مارتے اے ایکس سوں نا اچھ دساں سوں ہنستے کھلتے دہاں اپنے گریباں میں کچھ نہیں بچارتے ۔ بھی عورتاں کوں شاباش کہنا جو اپنی شرم سوں اپس کوں سنبھالتیاں ایکس پر یچہ تپ گھالتیاں ، ایکس خاطر یچہ اپنا تن من جالتیاں ، جانی جوبن گا لتیاں ۔ بعضے عورتاں مرداں خاطر ستیاں ہوئیاں ہیں ، آگ میں جلیاں ہیں ۔ عورتاں میں بہت شرم ہے ، عورتاں میں بہت نیم دھرم ہے ۔ عورتاں بچاریاں بہت بھلیاں ہیں ۔ کون مرد عورت موئی تو عورت خاطر اپے ہی موا ، ایک موئی تو دسری کیا ، دسری عورت کا مرد ہوا ۔ عورتا نچہ میں ست ہے مرداں میں کہاں ہے دھرم ، سو جنیاں کو دکھلاتے اپنی شرم ۔ عورتاں کوں ایک جاگا اپنی شرم دکھلاتے ایتی شرم آتی ، مرداں سو جاگا اپنی شرم دکھلاتے انو کوں شرم نہیں بھاتی ۔ مرداں کو سب جاگا شرم

آتی ولے عورتاں کی جاگا شرم نہیں آتی ' جو شرم سوں شرم ملتی تو کیا جانے شرم کاں جاتی ۔ مرد کو موم کا دل عورتاں کو فولاد کا دل ، موم فولاد سوں کیا کرنا بہت مشکل ۔ مرداں کی محبت کی جھوٹی لاف ، اتاں دنیا میں کیا رہیا ہے انصاف ۔ بات کنے کوں بات کتے ، ولے اپنی بات پر نہیں رہتے ۔ بارے وفانے دل کے دل کوں نرم کری ، محبت میں پھر گرم کری ۔ باتانچہ مبں پرت جوڑی ، دل کوں ہات پکڑ اس باغ میں لے کر آکر اس چشمے پر چھوڑی بیت —

عشق میں بہوت غلیلا ہے کچھ
عورتاں کا مکر بلا ہے کچھ

بارے دل اس کوے میں تی بھار نکلیا ، سینا گیا تھا چکلیا ۔ باغ کوں دیکھتیچ سینا کھلیا ، وہاں کے پھولاں پر بہت بھلیا ۔ بیت :-

بھار نکلیا ہے بند مبں تی دل
وصل ہوے گا اتال کیا مشکل

بہت دیساں کی ماندگی چھائی ، اس پھولانچہ پر ٹک نیند آئی ۔ دل نیند آتیچہ ، وفا نے خوشی خبری دی حسن کوں جاتیچہ کہ ہوا اب تیرے من کا بھایا ، دل کوں تو خدا نے باغ میں لیایا ۔ بہت دیساں کا ہلاک تھا پھولانچہ پر نیند لگی ، اجھوں بھی نیند یچہ میں ہے اس کی نیند نہیں بھگی ۔ حسن لگن یو بات آئی ، خوشیاں تی آپس میں نہیں سمائی ، پاؤں زمین کوں نہیں لگیا دل کنے باؤ پر اڑ کر آئی ۔ فرد :-

وقت ہے سو ایتال کا ہے وقت
برہ نہاٹیا وصال کا ہے وقت

دیکھی کہ دل اپنے دل کا یار، اپنے دل کا آرام اپنے دل کا ادھار' جس کے عشق میں اپنا دل گرفتار، جس دل کی خاطر دل بے قرار' صاحب صورت صاحب جمال، صاحب ہنر صاحب کمال، سد مدرا اس کا صورت بہوتیچہ پاک موت، سرانے ہات دیا ہے، پھولاں پر آسائش کیا ہے۔ آہ مّاری پکاری بچاری ' بہت کی زاری۔ تمام حھاڑاں کوٹھاریاں ٹھار، گویا نور کے شعلے آئے بار۔ جگمگ رہیا ہے تمام گلشن پھولاں نہیں یو دیوے ہوئے ہیں روشن۔ باغ میں پڑیا ہے سب آ جالا، آفتاب ہوا ہے ہر ایک لالا۔ اس کے رخسارے شاباں سٹیا ہے، جانو چاروں طرف آفتا باں سٹیا ہے۔ بیت :

دل پھول تے نازک اہے اتنی جفا سو سیا سو کیوں
یوں مبتلا ہو حسن پر ایسی بلا سو سیا سو کیوں

انکھیاں میں تی انجواں کا بند پڑتا، پھول تی جانو شبنم جھڑتا، دونو ہوئے دو جھرے، پانی ہور لہو بھرے۔ انجھو ڈھلتے ہیں اجلے ہور لال، خدا کوں معلوم اس بچارے کا حال۔ دل ہوا عشق تی دانا دان' آنکھی ہوئی یا نوت ہور الماس کی کھان۔ دیدے دیدار کوں ترستے' بادل ہوکر موتی برستے — دل کے عشق میں آپس کوں جلالی، دونو پانوں پڑی الا بلا لی، یو حسن نار محبت کی متوالی، دل کا سرگود میں اچالی، سینے سوں سینہ لالی۔ عشق سر چڑیا، یکایک دل کے موں پر اس کی انکھیاں میں تی انجھو کا بند پڑیا۔ دل نیند میں تی جاگیا، حیران ہوکر

دیکھنے لا گیا - جیوں باغ میں تی کلیاں سب پھول کر پھول ہوکر تیاں رلیاں ٹھاریں ٹھار ، چارون طرف جھلکتے ہیں جھلکار - جھاڑاں نے سب تازہ کیے ہیں سنگار ، گلے میں بھولاں کے بھائے ہیں ہار ، بن رت ائے ہیں بار - جناوراں ڈالیاں پر مست مرغولتے ہیں مست ہو سرشار ، پانی کالویاں میں سب شراب ہوا مگر سایہ سٹیا اس کی انکھیاں کا خمار - حسن ایسی نار ، اچنبا اوتار ، بے اختیار ناری روتی ہے زار زار - بیت —

جو آنکھی حسن کوں دیکھے وو آنکھی سد کو کھوتیجہ ہے
یتا تعریف جگ کرتا اجھوں تعریف ہو تیجہ ہے

خوش گفتار ، وو خوش رفتار وو دیداں کا سنگھار ، جیو کا ادھار ، عالم کا مدار ، عجب حور خوبی کا سور ، محبوبی کا نور ، چھند بھری بالی لطافت کے بھول کی ڈالی ، نازاں میں کاری غمزیاں کوں اپچاں ہاری باتاں جیسیاں نباناں ، پھول کی پکڑیاں* جیسے ھاتاں - کرنا جیسے بال آفتاب جیسا جمال - کمر دیکھ شرزا شرم حضور ، اس کی چالی نے کاڑی ہتی کی چال میں قصور - دیدا شیدا من بی ، فرش جانو پھول کی بنبی - تن پھول تی نرم ، طبعیت آگ تی گرم - اس وضا کے محبوب ، بہو نیچہ خوب - دل کی سد نہیں رہی ، بدہ نہیں رہی ' محبت کری جوش دل میں اٹھی خروش' جاگا پر نہیں رہے ہوش - آہ مار اٹھیا ، پکار اٹھیا - عشق کا اثر بہت چڑیا ، کا کلوت سوں دوڑکر دونو پانوں پڑیا ، کمر میں ھات بھایا ، چکل کر گلے لایا - فرد —

اگر عاشق اوپر معشوق کا کچھ التفات ہووے
محبت کا لذت ہے توجہ میٹھی توجہ بات ہووے

---

*(ن) پھکڑیاں

کسیا اے حسن دھن من موھن جگ جیون ، خوبی کے گلشن معشوق عاشق پر ایتابی پیار کرتی ھے ، ایتابی اپکار کرتی ھے ۔ تجہ تی سواد پائے عشق بازی ، توں تو عاشق کوں نوازی ۔ اے پری توں مجھے سر فراز کری، فراق کے لھوے کا گھاؤ جیوں تیوں سوسۓ گا دل ، ولے وصال کے خنجر کا زخم سوسنا بہت مشکل ۔ عاشق کہ عشق سوں مبتلا ھے ' دل میں عشق کا غلبلا ھے ، آسے معشوق کا پیار بھی ایک بلا ھے ۔ فرد :

گلے لگ سوتے ھورے تابی نئیں جاتی ھے یو مشکل
برہ میں تلملیا جوں تیوں ھلاک ھے وصل میں بی دل

دور کی آگ جیوں تیوں ٹالیا جائے ' نزیک کی آگ کوں کیوں کر سنبھالیا جائے ، عاشق کوں بہت تلملنا ھے ، عاشق جنس جنس سوں جلنا ھے ۔ لوگاں کتے وصال ، ولے وصال میں بھی عاشق کوں پوچھنا ھے عاشق کا حال ۔ معشوق گود میں ستی ھے ھور ھلاک کرتا فراق ' سینے سوں سینہ لگیا ھے ھور کم نہیں ھوتا اشتیاق ۔ دیدا دیدار میں کھڑا ھے ھور انکھی میں انجھو ڈھلتا معشوق سیج پر آئی ھے ھور عاشق اجھوں تلملتا ۔ معشوق آکر بیٹھی پاس ، ھنوز آتے اساس پراساس ۔ جیوں حقیقت میں مخدوم سید محمد گیسو دراز ، حسینی شاہ باز محرم راز ، جنو کوں ولی اکبر کتے جنو کوں سب ولیاں میں معتبر کتے ، جاں بی خدا کے وصال میں جاتے ، وھاں تی یوں فرماتے ۔ بیت :-

عجبے نیست کہ سرگشتہ بود طالب دوست
عجب این ست کہ من واصل و سرگر دانم

یعنی ھر کوئی فراق میں پریشان ھوتا یاں میں وصال

میں پریشان ہوں ، میں واصل ہور سرگر دان ہوں ۔ دو واصل ہور سرگر دانی ' یو بہت بڑی حیرانی کہ نہاں حضرت نے فرمائے ہیں دسریاں کوں کیا دک ، ماعرفنا ک حق معرفتک ۔ یعنی جیوں توں ہے تیوں تجھے نہیں پچانیا ، جیوں توں ہے توں تجھے نہیں جانیا ۔ عرفی عاشق دل سوختہ گرم کلام ، شاعری میں جس کا نام ، یو کیا ہے کہ فرد :-

کو کو زدن فاختهٔ سرو در آغوش
در جلمهٔ معشوق مرا گرم طلب کرد

اپے سب نظر اپے سب دل ، اپس کوں اپے دیکھا جائے ولے اس کوں اپے سمجھنا بہت مشکل ۔ کسی بزرگ کوں کئے پوچھیا کہ خدا کوں پائے ۔ کہے پائے ، یعنی خدا ایسا کوئی جیوں سمجھتا ہے تیوں سمجھیا نہ جائے ۔ خدا کوں نہیں نہایت اسیچہ نہ آتے کتے ہیں بے نہایت ۔ جو عاشق نہاں آیا و منجیری کی بڑیا آیت ، خدا کاں ہے کیسا ہے گھربن گھر دو حکایت حوں وجہی عاشق عارف واصل گوھر سخن دریا دل ، آزاد آپس ہے ، کیا ہے ۔ بیت—

تمام عشقم و در دل تمام مشتاق است
تمام دیدم و دیدن نه دیدهشد باقی است

جدهاں تی دیو جن پری نپجایا ' جدهاں تی دنیا هوی ه
دم هو آیا ، دھوانڈا تیچھه عمر کھپی سب کی ولے تحقیق جو
ہے توں کوئی نہیں پایا ۔ باقی رهیچھه کتے یوں نه کہیا که ا
یا یهیچھ یو اپار غرقاب دریا آسے نہیں پار ۔ هر ایک نہ

اس دریا میں شناوری کرنا اپنی مقدار ۔ عاشق معشوق کے حسن کی نہایت دیکھنے جاتا ، معشوق کے حسن کوں نہاتیچہ نہیں سو نہایت کیوں پاتا ۔ اس ٹھار حیرانگی آتیچہ ہے ، سرگرد انگی آتیچہ ہے ۔ جو کوئی خدا کے کار خانے میں جاتے ، جو کوئی خدا کا کار خانہ چلاتے ' جاتے جاتے آخر اس فکر پر آتے ۔ انو کوں یوچہ لایا ہے شوق ، اپنا اپنا ذوق ۔ انو کے سر پر پڑیا بھار ، جیتا دھو نڈے تیتا پائے ، بھی ڈھو نڈتے ٹھاریں ٹھار ۔ انو کوں ہور ذکر ہے ' کرامات ہور اعجاز کی فکر ہے ۔ خلق کا مدعا لینا ہے ، خلق کا سوال جواب دینا ہے ۔ خدا سوں ہزار گفتگو دھرتے ہیں ، وہیچہ جانے جو کچہ وو کرتے ہیں ۔ رب نے انو کو یو دیا منصب ، آزاد عاشق یو جھوڑ دیا سب ۔ دکھنی دھرا :

تیرے کرتب کرنے تی مین چپ ہوئی بدنام
میں سیانے تی اٹھہ گئی توں جانے تیرا کام

جو عاشق یوں ہوے ہیں اختیار ' خدا کا بھی انو پر پیار ، رسول کا بھی انو پر پیار ۔ خدا ہور رسول جنو کا لاڑ چلاتے ، سو یو لوگ خدا ہور رسول کوں بھاتے ، سو یو لوگ مرفوع القلم آزاد بے پروا بے غم ۔ وہاں خدا جوں تہا وہیچہ ، آنے میانے میان نیحہ ۔ وارد یوں ہوئی ہے حدیث بھی ، الفقر لا یحتاج الی اللہ والی نفسہ ۔ یعنی فقیر نہ اپنے نفس کا محتاج نہ خدا کا محتاج ، کیوں ہوئے کہ اس میں رہیا چہ نہیں خدا باج ۔ ایے ہوئے تو احتیاج کچھ کس سوں دھرے ' جاں اپچہ نہیں واں احتیاج آکر کیا کرے ۔ اس کے کٹے میں اس کا نفس آیا ، ہوا ہور حرص

کوں دل میں تی بھار بھابا ۔ نفس پاک ہوا کثافت دور ہوا ، خاک اس کا بمعنی نور ہوا ۔ فقیراں تو ہور بھی کچھ کتے ہیں جدا ، جس شے کوں آخر بہت منگیا وہیچ اس کا خدا ۔ غیر پر انو کی نظر یچہ نئیں غیر انو کوں جا نیچہ نئیں ، غیر کی انو کوں خبر یچہ نئیں ۔ یو بات نادان کے سننے کی نہیں ، یودریا کم حوصلیاں کے موتی چننے کے نہیں ۔ دانایاں یو بات نہیں کرتے ناداناں سنگات ، چھپا چھپا بات کرتے سو بو بات ۔ حیف نہیں کہ یو بات نادان کے کان میں پڑے ، پھول کا چمن جا کر خارستان میں پڑے اس چمن کی کلی باس مہکاوے گی ، ولے جو کوئی خام ہے جسے زکام * ہے اسے کیا باس آوے گی ۔ بارے سوں لوہا پگلتا نہیں ، پانی سوں پھتر گلتا نہیں ۔ نادان ہور جاہل اس درگاہ کے مردود انو کوں یو بات سمجھنی کیا مقصود ، جیتا انو کوشش کرتے جاتے ، وہاں تی انو کوں مار مار کے بھار بھاتے ۔ نالایقاں کوں وہاں نہیں آن دیتے ، ناقابلاں کوں وہاں نہیں جان دیتے ۔ یو خاصاں کی ٹھار ، یہاں کیوں آتا بے اعتبار ، یہاں تمام راز بہاں تمام اسرار ، ہزار ہزار پردہ دار ، بہاں نامحرم کوں چاروں طرف تی ہوتی مارا مار ۔ عشق کا دہات جدا کچھ ہے ، عاشقی کی بات جدا کچھ ہے ۔ ہر ایک کوئی کسی کوں دیکھیا بے آرام ہوا تو کیا عاشق ہوا ، چار لوگاں میں بد نام ہوا تو کیا عاشق ہوا ۔ چار آہ ماریا ، چار اوساس بھریا ، تو تو کیا عاشقی کریا ۔ ہر کوئی عاشق کہواتا ، ہر کسی عاشق ہونا بھاتا ۔ عاشق کوں معشوق کے گال بال پر بہت دل ، ادھر ، آنکھہ ، خال ، ہات ،

* (ن) زخام

بانوں کمر چال پر بہت دل ۔ کسوت ساز زر زرینہ پر بہت خوش
ناز غمرا عشوا سینے پر بہت خوش ۔ انیچہ میں ہلک جاتا ، جان
دیکھتا وان بلک جاتا ۔ ولے جو کوئی اس خاک میں ناز غمزے
کرنا ، اس کی خبر نہیں دھرتا ۔ آسے عاشقی کرنا آیاچہ نہیں ،
ان نے عشق کی مایا پایاچہ نہیں ۔ جو کوئی اس خاک کے بھتر
ہے اس سوں جیو لاوے گا تو عاشق ہوے گا عاشق کی جاگا پر
آوے گا ۔ خاک سوں جو لاوے گا ' وو گبا خاک پاوے گا ۔
یو خاک جس سوں خوب دس آتی ، آسے سمجیا جہ نہیں خاکیچہ
پر عاشق ہوا آسے خاکیچ بھاتی ۔ خدا نہ کرے یکادے وقت کچھ
برا بھلا ہوتا تو توں ڈرنا کی ، جس خاک پر توں عاشق ہوا
وھیچہ ہے آسے بسرتا کی ، اگر تجھے اپنا ڈر ہے اس کا تو اس
سوں عشق بازی کرنا کی ۔ جس کی خاطر اپنا جلتا تھا ، جس کی
خاطر اپتا تلملتا تھا ، آسے بیگ گھر میں سوں لے جاؤ دیا ' ماٹی
میں ماٹی ملاؤ کتا ، آسے سامنے نکو لاؤ کتا ۔ نزدیک جاتے دہشت
آتا ، وو سوں دیکھنا نہیں بھایا ۔ پس یہاں سمجھ کہ آج لگن توں
عاشق ہور کس کا تھا ، وو ہور کوئی نہا توں عاشق جس کا تھا ۔
ہزار حیف جس کا توں عاشق تھا آسے دیکھیا چہ نہیں اس کی
صورت کس وضا ہے ، اس کی مورت کسں وضا ہے سو دیکھیا چہ
نہیں ۔ ایسی عاشقی کوں کیا ہے کیں معشوق کیسی ہے گر پیکھا
چہ نہیں ، عاشق ہو کر معشوق کوں پہچانیا جہ نہیں ۔ اس کے
زر زرینہ ہور کسوتیچہ پر گرفتار تھا ، یو خاک بی اس کا
یک لباس تھا ' او لباسیچہ سوں توں یار تھا ' اس خاکیچہ پر تیرا
پیار تھا ۔ برقے سوں جیو لایا ، گھنگھٹ میں دغا کھایا ۔ اللہ اللہ

عاشق معشوق کے دیکھنے کی پے میں اچھنا ‘ جو عاشقاں دیکھیں
ہیں انو تی بات پوچھنا انو کے کئے میں اچھنا ۔ رات دیس معشوق
کا ذکر کرنا ‘ اس خاک میں اس لطافت سوں بولتا یو ہلنا جلتا
سو کوں ہے کر فکر کرنا ۔ جو عاشق اس ڈھانچ میں کیا گھر ‘
عجب کیا ہے جو دیکھنا بھی ہوئے میسر ۔ خدا کریم ہے رحیم ہے ۔
جس لوگاں کوں عشق بازی کھیلنا آتی ، انوں کوں وصال میں
بے نابی کیوں جاتی ۔ انوں کوں کاں کا آرام ، انو کا کچھ ہور ہے
کام ، انو کا خیال خدا چہ کوں ہے قام ۔ انو پر کھلیا ہے فیض کا
دروازہ ، انو کا عشق دایم تازہ ۔ پروردگار کی نہایت کوں دیکھنے
لگے قصد کرن ، تو رسول کہے که الّھم زدنی تحیراً ۔ یعنی الٰہی
میری حیرت کوں زیاست کر ‘ تری خواست کر ۔ غرض آزاد
عاشق کی ہور بات ہے ‘ آزاد عاشق کی ہور دھات ہے ۔ آزاد عاشق
لا اوبالی بے پروا دایم مانا ، صاحب کار سوں مقصود کارخانہ
کسے یاد آنا ۔ اپنا خاطر کیا نچنت آسے کا ہے کوں پیل خانے
کی جنت ۔ ابے اس کی قام ، دو آزاد اسے کیا خاطر زیاسنی کام
دو خدا سونچ محظوظ مشغول ، دونو عالم کو گیا بھول ۔ یہاں خدا
چہ ہے خدائی نہیں ، دہاں کچھ جدائی نہیں ۔ یو عاشق خدا چ
کوں منگتا خدا کئے باج ، خدا تی کچھ نہیں رہیا اس منی
خدا باج ۔ سب تی بے طمع ، اس کا خاطر ہمیشہ جمع ۔ بے طلب
جو کچھ آیا سو لینا ، طلب میں خدا کوں بھی تصدیع نہیں دینا
بعضے عاشقاں بے پروا ایسے ہیں کتے ، ہزار منت سوں دے بھی
کچھ نہیں لیتے ۔ انو نے اپس کوں دے ہیں ، ہور خدا چہ کو
لیے ہیں ۔ خدا چہ انوں کوں بس ‘ انو کوں بھی ہور کا ہے

بن ہوس ۔ بعضیاں کوں زوراں سوں دیے ' تو ضرور کوں دھندا
بول کیے ۔ نہیں تو معشوق کوں چھوڑ کر دھندے میں پڑنا درد
سر ہے ، کسں عاشق کوں یو طمع بنا کون عاشق اس کام پرہے ۔
یہاں کیا کرے کوئی بات ، حکم حاکم مرگ مفاجات ۔ کوئی
کچھ کڈھیا کوئی کچھ کھیا ، ولے بو اپس من اپے رھیا ۔ نہ
ابتدا کی خبر دھرے ، نہ انتہا کوں یاد کرے ۔ کتے ھیں کہ
بعضے خدا کے یو سرمست دوستاں ' خدا پرست دوستاں '
ایسے ھیں کہ حضرت بھی انو کوں دیکھنے کا آرزو
کریں گے ، ملاقات کا شوق دھریں گے ۔ جونکہ کتے ھیں کہ
ایک دیس حضرت کہے کہ الٰہی مجھے تیرے دوستاں
کوں دکھلا فرمان ہوا کہ فلانی جاگا ایک گمٹ ہے اس گمٹ
میں جا ۔ حضرت تمام اشتیاق سوں اس گمٹ کے نزدیک گئے '
دستک مارے انو کہے کون ہے ' محمد میں محمد ہوں کر کہے ۔
انو بولے اس ٹھار بات دوں نہیں آتی ، یہاں نہیں سماتی ۔
وھاں محمد کوں بھی بو بولیا خدا کہ اے محمد بول کہ سیدالقوم
خادم الفقرا ۔ پھر کر انو وونچہ کہے صدا یچیہں انو اس گمٹ
کا دروازہ کھولے ، ملے ' جو کچھ باتاں بولنے کیاں تھیاں اپس
میں اپے بولے ۔ مرتضیٰ جنوں کے کہے میں رسول ہور خدا ، انو
فرماتے ہیں کہ میں سب سوں جھگڑیا میرا ہات سب کے اوپر ور
ہوا ، جو فقر سوں جھگڑنے گیا تو فقر مجہ پر ور ہوا ۔ محمد فرماتے
ہیں کہ الفقر فخری ، فقر کوں اس تی کیا بڑائی اچھے گی بھی ۔
یعنی فقر میری بڑائی مجھے خدا تی آئی ہے یو بڑائی خدا کوں بھائی
ہے ۔ غرض کیا محبت باطن کیا محبت ظاہر ' ایسے کاماں یکسیں یکا

کون هوسکتا ماهر ۔ وصال هوا تو بھی کیا عاشق کوں قرار اچھتا هے ، عاشق آسودہ هوکر کیا اپنے ٹھار اچھتا هے ۔ اچاٹ هرگز نہیں جاتا ، تلملاٹ هرگز نہیں جاتا ۔ وصال کی خوشی میں انجھو کا جنس آتا هے ، یو غم دل میں تی انکھیاں کی باٹ پانی هو نکل جاتا هے ۔ عیش آکر چکلیا ، غم انکھیاں کی باٹ پانی هوکر نکلیا ۔ خوشی هور غم ، یو دونو نقیض باهم ۔ یو دونو دعوے دار ، مل کر کیوں رهیں گے ایک ٹھار ۔ جس کے هات میں جو سنپڑیا وو آپسے جالتا ، ایک زور هوا تو دوسرے کوں دل میں تی بھار گھالتا ۔ جیوں خوشی آتی تیوں غم بی آتا ' غم کا سهل * هے خوشی آئی تو دل کوں بهوت بھاتا ۔ دل کا دشمن غم ، دل کوں خوشی تو هووے جو غم هو وے کم ، ایک غم سو نیش هوتا هے ' غم تی سینه ربش هوتا هے ۔ غم تی عقل درهم هوتی درهم کیا بلک کم هوتی ۔ غم لهو کوں پانی کرتا هے ، غم دل بھرتا هے ۔ خوشی اجالا غم اندهارا ، کیا کرے یہاں آدمی بچارا ۔ غم ظلمات ، خوشی آبحیات ، غم بندی خانه ، خوشی نجات ۔ غم بھریا هے جتنا سکے اتنا لیوے ، خوشی خدا دیوے ۔ بو اپنا اپنا حصه ، بارے پھر کر آیا و هیچه قصه ۔ فراق کا جلیا وصال سوں آرام پاوے ، وصال کا جلیا بچارا کدهر جاوے ۔ جو کچھ حلق میں هلگیا اس کا علاج پانی سوں بچارے ، جو پانیچ حلق میں هلگیا اسے کوئی کا هے سوں آتارے ۔ فراق کے جلنے کوں سب کوئی جانتا ' وصال میں کے جلنے کوں کوں پچھانتا ۔

---

* دونوں نسخوں میں بو نہیں لکھا هے ۔ میرے قیاس میں کاٹک هونا چاهئے ، جس کے معنے مشکل کے هیں ۔

پانی میں کی جو آگ کتے سو وصال ہے
اس آگ میانے جلنے کوں کس کا مجال ہے

ابیچہ سب عشق کی صورت هووے تو وصال میں جلے ، اس حال میں حلے ، اس حال کوں کیا جانتے فراق کے جلے بلے - جو عاشق هوا تمام ، تو اپس سوں لکیا اپنا کام - بارے جو کوئی معشوق جو سارے کچھ فام دھرتی ، عاشق کوں ریجھا لے کر مہر بچہ سوں هلاک کرتی —

القصہ دل کہیا میں عاشق هوں اگر روتا هوں تو سہانا ہے ، توں معشوق تجے کیوں رونا آتا ہے - جفا عاشق کا وطن مقام توں معشوق تجے غم سوں کیا کام - معشوق شہر میں عاشق سلونا معشوق کا کام هنسنا عاشق کا کام رونا - معشوق کا شیوہ ناز ، معشوق بے پروا بے نیاز - معشوق درس عاشق درسی ، عاشق محتاج معشوق غنی ، جوں آزاد هور اسیر جوں بادشاہ هور فقیر - اے گل رو ، اے خوش خو ، اے خوشبو ، اے مہ چہر ، معشوق میں نہیں دیکھتا اتنا مہر - حسن دھن سن موهن جگ جیون بولی کہ سن اے دل ، یو بات سمجنا ہے بہوت مشکل - میں جانتی هوں کس پانی سوں خمیر هوی عاشق کی خاک کہ هم فراق میں هم وصال میں دونوں جاگے ہے هلاک - نہ یہاں آرام نہ وهاں آرام جس پر یو قصہ گذریا آسچہ بو فام - جل بھسم هوکر بارے نہ اڑے ، تو عاشق هوے ، عاشقاں کی مجلس میں جڑے - ایس کوں کھونا تو عشق میں کچھ هونا - جو لگن آپس میں اپے باقی ہے ، تو لگن اس میں اس کی مشتاقی ہے ، عشق کے شہر میں پیرت کے نگر میں معشوں و هیچہ جو عاشق کوں پیار کرے ، عاشق پر آپکار

کرے ۔ عاشق کے دل کوں گلزار کرے ، نہ کہ بے زار کرے
خوار کرے ۔ ان تی چھڑا وے جو پر لاوے ، جلاوے تلملاوے ،
ایسی معشوق سہل ہے ، ایسیاں سوں عشق کرتا جہل ہے ۔ انو
دوں کوڑ معشوقاں کتے ہیں ، انو کوں ہوڑ معشوقاں کتے ہیں ۔
سنگ دلاں بے خبر ، کسی کا درد نہیں ہوتا اثر بے درد بے
کٹر پھتر ۔ اگر عاشق مرتا اچھے گا بی ہنستیاں کھڑیاں رہینگیاں
ٹک مہر سوں کی مرتا کرنا کہنگیاں ۔ اتنے پر بی کیا چپ
رہنا ہیں ، موا تو بلا گئی کنیاں ہیں ۔ بھی کتیاں ہیں موا کی
عاشق ہوا بے چارہ عاشق بھولا کچھ دل میں نہیں لاتا ، ستی
ہو کر آگ میں پڑ چپ ایسیں جلانا ۔ دل کابا سو توڑ نے نئیں
جانتا ، بھی ہور ایکس سوں جوڑنے نہیں جانتا ۔ توڑنے جانا تو
ٹٹتا نہیں ، چھڑا لیتا تو چھٹتا نہیں ۔ دل میں عشق سا لگیا ، عاشق
بے چارہ ہلگیا ۔ معشوقاں میں لئی نازاں لئی چھنداں ہیں لئی
بہانے ، پیچھے رہتے رہتے کوئی معشوق عاشق پر مہرواں ہوئے تو
خدا جانے ۔ جاں اپنے عشق کی اچھے گی ایتی گرمی ، وہاں جیسی
بھی سختی ہوئے آخر کچھ تو پیدا ہوئے گی نرمی ۔ عشق کا سواد
ہے اسی ٹھار ، جاں دو طرف تی آبلتا پیار ۔

القصہ میں تیرے دیدار کی بہت مشتاق تھی ، تیری بات
گفتار کی بہت مشتاق تھی ۔ سو مراد بر آیا ، یہاں خدا ملایا ۔
عاشق تھی تیری خبر پائی تھی ، چوری سوں تجھے دیکھنے
آئی تھی ۔ عشق کا دکھہ سہا نہیں گیا ، جیتا رہوں گی
کبھی تو بی رہیا نہیں گیا ۔ میں عشق تجھہ سوں لائی

ہوں ، جبو پر آتھہ کر آئی ہوں ۔ ایتال رضا دے حاتی ہوں ، وصال کی جاکا خاطر لاتی ہوں ، یا تجھے بلا بھیجنی ہوں یا میں اپے تجے بلانے آتی ہوں ۔ میں کہی سو تحقیق جان ، دل میں اپنے برا نکو مان ۔ خلق کے موں میں آکر بڑی بات ، اسمان ٹوٹیا تو دون دیتا هات ، سمدور کوں کیوں باندنا پال ، آفتات کوں کسوں رکھنا صندوق میں گھال ۔ دیوا گھر میں روشن ہوا پچھیں جوت کوں کہاں لے جانا ، بن میں پھول کھلا پچھیں باس کوں کسوں چھپانا ۔ موں میں تی بول نکلیا پچھیں سو کیا پھر کر آنا ہے ، تیر کمان تی چھوٹیا سو کیا سنبھالیا جاتا ہے ۔ تھال بھوں پر پڑیا آواز کوں کسوں پکڑنا ، خلق خدا کا کسے منا کرنا ۔ کسں سوں جگھڑنا ' لوگاں تی ڈرنا ضرور ہے کیا کرنا ۔ عشق میں پختہ اچھنا خاسی خوب نہیں ، سمج سوں کام کرنا بدنامی خوب نہیں ۔ یو عشق کا حترب ہے پردے میں باندنا ، ہیڑا کھائے تو ہڈ کیا گلے میں باندنا ۔ جو کوئی عشق میں آیا ہے ' اپنا گڑ چھپا کھایا ہے ۔ مٹھائی چھپانے میں ہے نہ بدنام ہو کر پنوانے میں ہے ۔ دل کہیا اے نار ، اوتار شیریں گفتار ، ھنسں مکہ کبک رفتار ، خورشید دیدار عاشقاں کی انکھیاں کا سنگھار ، چتر جو سار ۔ نوں ایسی ہے جو کوئی تجھ سے برا مانے ، تیری بات کوں جھوٹ کر جانے ۔ جاں دونو کا دلجہ ہوا صاف ، پچھیں وان کیا ہے خلاف ۔ کہیا بسم‌الله خدا ہمراہ ۔ جانا بیگ پھر کر آنا ۔ حسن پری غمزاں بھری اوتار استری نے خیال ہور نظر ہور تبسم کوں دل کنے رکھ کر وصال کے جھجے* پر چڑی سارا دیس وھانچہ تھی تا نماشام پڑی ۔ فرد :

---

* دونوں نسخوں میں یہ لفظ اسی طرح لکھا ہے ۔

بھن پر کی چندنی بو بن بر کی دو یری ھے
دل سیتی مل کہ دل سوں کیا کیا ادا کری ھے

جوں سعدی کہا ھے کہ نہ صبر در دل عاشق نہ آب در غربال ، عشق بہت بے تاب عاشق کا عجب کچھ اچھتا ھے حال ۔ عاشق بے آرام بے طاقت ، عاشق کوں صبوری سوں کیا نسبت ۔ وو چھند بھری ، اس ٹھار ایک ادا کری ۔ وفا ھور ناز اس چھجے پر عشق کی مجلس سنوارے ، دل ھور نظر ھور خیال ھور تبسم اس باغ میں پانی کے حسمے پر صحبت رکھتے تھے بارے ۔ حسن دھن من موھن جگ جیون جس کوں بہت مشکل لگی دوری ، دل میں کچھ نہیں ابری صبوری ، کیا کروں کدھی ھات جوری ، بے طاقت ہونی پوری ۔ اپنا دل کھولی ، وفا کوں بلا کر بولی ۔ کہ اول خیال ھور نظر ھور تبسم کوں بول کہ دل کا دل ھات لیو ، سب مل آپسے داروئے بے ھوشی دیو ۔ بیت :

دل بے خبر ہوا ھے دل نے خبر سٹیا
عاشق ھو کر اپس کوں کدھر کا کدھر سٹیا

ھور زلف کوں کہو کہ دل کوں اس چھجے پر یوں لے کر آ کہ دل بی نا جانے ، نہ اپس کوں سمجے نہ دسرے کوں پچھانے ۔ خیال ھور نظر ھور تبسم ھور وفا دل کوں داروئے بے ھوشی دیے ، بے خبر سد کیے ۔ زلف دل کوں کلف ھو کر اس چھجے پر یوں کھینچ لیائی کہ دل کی ارواح کوں خبر نہیں آئی ۔ دل کے دل میں کہ میں بنیجہ میں ھوں ، اس گلشنیچہ میں ھوں ۔ حسن دھن جگ جیون من موھن ، دل پادشاہ عالم پناہ ، صاحب

* (ن) پہنچ

سپاہ کے گلے لگ ، جوبن سوں تلا سی پگ ۔ مکھ چومی ، اپنے سینے پر اُس کا ہات دھری ، آہ ماری ، اوساس بھری ، ٹک ہنسی ٹک روئی آپس میں آپ کچھ باتاں کری ۔ فرد :

تماشا ہے عجب کچھ آج اس ٹھار
کہ عاشق مست ہور معشوق ہشیار

کبھی اے دل میں کیا کیا جفا دیکھی تیرے بدل ، تجھ پر بھی لئی لئی محنت گذری میرے بدل ۔ تیری یاری پر میں واری تیری اختیاری پر میں واری ۔ جسے مرد کنے سو نونچہ ہے ، عاشق صاحب دل کتے سو تونچہ ہے ۔ یو نوا ملنا ، یکایک پھول ہو کر کیوں کھلنا ۔ موں دیکھتے شرم آتی ، یکا یک کیوں بات بولی جاتی ۔ اس نے دل کوں بےخبر کری کہ دل سوں کچھ حظ پاوے ، ہشیاری میں آنکھ بھر دیکھنے مبادا لاج آوے ۔ پاک سوں ہمدست ہوتی تھی ، پاکی سوں دل کو دیکھ مست ہوتی تھی وہ چتر پری ، ایسی کچھ فکر کری ، دل بے خبر متوالا ، حسم کرتی کچھ ہات بازی کچھ اوپر کا چالا ۔ ہور فام نہ تھا زناستی کچھ کام نہ تھا ۔ دل میں عشق غلبلا کرتا ہے ، نظر سواد ہی بلا کرتا ہے ۔ ہر کوئی تن سوں تن ملاتا* جاں پا عشق ہے واں نظر سوں ہی کچھ کیا جاتا ۔ جوں بھنور پھول رس لیتا ، بن میں لطافت سے دل کا ہوس لیتا ۔ محبوب متبر جوں نازک پھول ، آسے رگڑ مال نہ کرے تو بہت خوب ، بہ پاک عشق میں سواد ہے کام گھال نا کرے تو بہت خوب شوق زیاست ہوتا ہے تلتل ، دایم تازہ اچھتا ہے دل ۔ د بھگتا نہیں ، ایک جاگا لگیا تو بھی دسری جاگا لگتا نہیں

* (ن) اور

شوق زور پکڑتا ہے، عشق کا کام رونق کچھ ہور پکڑتا ہے - جس شوق تی شوق پانا اس شوق کوں نا گنوانا - وو شوق گیا پچھے ویسا شوق بوی کانتے لیانا ، بھی اس شوق کوں یاد کر کر کیا خاطر پچتانا - غرض جتنا مکنا آتنا رکھنا ، اس فکر میں اچھنا جو اپس کوں عشق کی مستی بہت چڑے، یو خطرا (قطرا) وجود میں تی کم بھار پڑے - یو تخم انسان ، اس تخم میں لئی لئی تماشے ہیں جان پچھان - اس خطرے (قطرے) کے زور سوں کھولنا ہے انکھیاں کی باٹ ' اس خطرے (قطرے) کے زور سوں چڑنا ہے گھاٹ - یو خطرا (قطرا) تیرے وجود کا قوت ، اس خطرے (قطرے) میں مہر محبت مروت - اس خطرے (قطرے) کے زور سوں توں زور پکڑتا ہے' اول نہ کچھ تھا اپنال عالم کچھ ہور پکڑتا ہے - یو تن کا وصال نہیں یو دل کا وصال ہے' دل کے وصال پر آ کھڑے رہنا کس کا مجال ہے - دل سوں دل ملانا نظر سوں محبوب کی نظر میں جانا' یو ٹھار اپس کوں دیکھنے کا ہے' اس ٹھار اپس کوں اپی پانا - کیئں تو یی دل بھلنا ' کام یو ہے جو نظر کھلنا - یو من عرف نفسه فقد عرف ربه کا مقام ہے ، یو کیا ہر کسی کا کام ہے - یعنی جو کوئی اپس کوں جانیا ، اپنے خدا کوں پہچانیا - مبادا کوئی جانے کہ یو کچھ نوا آج ہوا ہے ، اس ٹھار حضرت کوں معراج ہوا ہے - غرض عاشق کوں یو خیال ہونا ، خدا دے تو یوں وصال ہونا - یو بہت نازک باٹ ہے' یو بہت مشکل گھاٹ ہے - بعضے کتے ہیں ولے جانے کو کہ حضرت کتے ہیں کہ رایت ربی فی صورت احسن امرد یعنی میں خدا کوں دیکھیا قبول صورت آدم کی صورت میں ، اس ۔

موھن مورتہ میں ۔ دیکھنا دکھانا ہے سو انکھیا تجہ میں ہے ' جو کچھ دھنڈنا پانا ہے سو انکھیانجہ میں ہے ۔ جسے انکھیاں ہیں سو انکھیاں کوں جائے گا ، جسے انکھیا ہیں سو انکھیا میں کیا ہے سو پچھانے گا ۔ فارسی میں کہا ہے کہ در دیدہ دوست ، با دیدہ خود اوست ۔ یو دکھلانا کوں دکھلانا ، اس دیدے کا بھید کوں پانا ۔ جو کوئی دیدے کوں دیکھیا سو دیدہ ہوا ، حق رسیدہ ہوا ، کام اس کا سیدھا ہوا ۔ علی ولیؑ جنوں کی بات تحقیق کھری سرہ ، انو کتے ہیں کہ لم اعبد ربا لم ارہ ۔ یعنی اگر خدا کوں آن نے نا دیکھتا تو اس کی عبادت نا کرتا ، یو مشقت یو ریاضت نا کرتا ۔ نہ کچھ شک دل میں دھرتا ہوں ' کتے ہیں خدا کوں دیکھ کر خدا کی عبادت کرتا ہوں ۔ کتے ہیں محمد ہور علی کیاں انکھیاں ہوتیں تو خدا کوں دیکھیا جائے ' واسے ولی کیاں انکھیاں ہوتیں تو خدا کوں دیکھیا جائے ، عاشقاں واصلاں کی انکھیاں ہوتیں تو خدا کوں دیکھیا جائے ۔ اس بات کوں تو بھی ایک حدیث ہے پچھان کہ انسان مرات الانسان ۔ یعنی انسان آرسی ہے انسان کی ' اپس کوں اپے دیکھنے کے گیان کی ۔ اگر کسے کچھ خبر ہے تو یہاں آرسی اسارت انکھی پر ہے ۔ انکھیاں میں کی بات کھلنا ' تو کئی عاشق ہونا ، تو کئیں بھلنا ۔ دیدیاں کی بات سر یانو لگ سب جیو ہو کر معشوق کے جیو میں جانا ، تو اپس کوں دیکھنا ، تو معشوق کوں پانا ۔ جیو ہونا تو جان کوں دیکھنا ، دین ہونا تو ایمان کوں دیکھنا ۔ وئے یو عالم ایک عالم ہے ، کہ اس عالم میں دو عالم دس آتا ہے ، یو عالم پیرو مرشد بغیر کون کسے دکھلاتا ہے ۔ ظاہر کا عشق اگر

کسے اچھے ، تو یوں اچھنا کہ باطن میں بی آپے وو دھان چھے ، تا کھلنا اُس در کھلے تا مشکل اُس پر آسان اچنے۔ عشق حقیقی اچھو یا مجازی ، عشق بازاں نے بوجھ کھلتے عشق بازی ۔ سعی کرنا کہ اپے اس بات میں ماھر ہوئے، یو چھپا ہے سو اپس پر ظاھر ہوئے۔ عاشقاں جو دنیا میں جیے ھیں ، بہت کر انو یو چہ دھندا کیے ھیں ۔ یو اپس کوں جاننے کی بات ہے ، یو خدا کوں پہچاننے کی بات ہے ۔ حدیث قدسی ہے ، عین بدسی ہے جان ۔ کنت کنزاً مخفیا فاحببت ان اعرف فخلقت الانسان ۔ یعنی مجھے مجھ پر پیار آیا تو میں آدم کوں پیدا کیا کہ مجھے سمجھے مجھے پہچانے ' مجھے پاوے ' میرے ادھر آوے ' میری قدرت کوں دیکھے مجھے جانے ۔ عشق مجازی ، عجب تماشے کی ہے بازی ۔ جو عشق مجازی انبڑیا کمال سو عین ہوتا ہے حقیقی کا وصال ۔ اگر توں عاشق دانا دیوانا ہے ، تو مجازی تی حقیقت پر آنا ہے ۔ واصلاں کی ہے یو مت کہ حدیث ہے المجاز قنطرۃ الحقیقت ۔ یعنی حقیقت کی سیڑی ہے مجاز ، سیڑی پر جاویں گے تو پاویں گے حقیقت کا راز ۔ ظاھر تی باطن کوں جانا ، ظاھر تی باطن کوں پانا ۔ کیا واسطہ کہ جاں بات کا مایا ہے وھاں یوں آیا ہے ۔ کہ من کان فی ھذا اعمیٰ فھو فی الاخرۃ اعمیٰ ۔ یعنی جو کوئی یہاں اندھلا ہے سو وھاں اندھلا ہے ۔ یو بات خرافات نہیں ایدھر اودھر کی بات نہیں۔ جہاں لگن گوالیر کے ھیں گنی ، انو تی بی یو بات گئی ہے سنی

دوھرہ :

جن کوں درشن ات ہے تن کوں درسن آت
جن کوں درسن ات نہیں تن کوں ات نہ آت

عاشق نے کوشش کرنا کہ کہیں عشق کی آگ خوب سلگے،
ظاہر دل کسی کے پھاندے میں خوب ھلگے - پچھیں اپنی ھمت
اپنا فام ، اپنی ابنی طلب اپنا اپنا کام - خدا نے لئی کچھ کریا
ھے ، خدا کے عالم میں سب کچھ بھریا ھے سوکا ھے ھریا ھے
جدھر دیکھیں اودھر دریا ھے - اس میں تی اول عاشق
کوں فرض ھے کہ غواص ھو کر یو بے بہا گوھر چننا ، خدا کوں
بہت یاد کرنا ، محبوبان کوں بہت دیکھنا خوب وی خوش کرنا
شراب پینا ھور راگ سننا - یہاں سب ھے ، یہاں تماشا عجب
ھے - یو خلاصہ ھے ، یو سب تی خاصہ ھے - عشق کا وجود فائ
اس حار باتاں سوں ھے ، نہ باقی حکایاں سوں ھے - فارسی م
کتا ھے کہ نا توانی طالب فعل بد مباش ، بھر حالے کہ پلش
با خدا باش - مرد اس فکر میں اچھنا کہ روز بروز خدا کی محب
زیاست ھوئے ، ھر دو جہاں میں کام اپنا راست ھوئے - ھور حدب
بھی یوں ھے کہ عزت الدنیا بالمال ، و عزت الاخرۃ بالاعمال - ی
دنیا کی عزت مال سوں ھے ، ھور آخرت کی عزت اعمال سوں ھے
مال تی اعمال پیدا کرلینا ھے ، جوں یہاں کی خاطر مال پ
کرتے تیوں وھاں کی خاطر اعمال پیدا کرلینا ھے - مفلسی ک
نہیں بھاتی ، نہ یہاں کام آتی نہ وھاں کام آنی - دوست وو
بولے ھور دل سوزی کرے ، مفلسی خدا دشمن کوں نہ رو
کرے - اگر جانتا ھے کہ جوں یہاں ھے تیوں وھاں بی کچھ
تو نیکی پر چت دھر ، نیکی نکو بسر - اگر جانتا ھے کہ پیچھے
بھی انگے کچھ نہیں تو خوشی بھاے سو کر ، پیغمبراں نے
تو یوں دیے ھیں خبر اگر کچھ سمجیا ھے تو نیکی کر نیکی ک
باپ نہ چھڑائیگا نہ ماں چھڑائے گی جان تاں بھی تیری نیکی لیے

گے آئیگی ۔ سب پھشلا کھا کر اپنا پیٹ بھریں گے ۔ جاں کچھ
بڑبا تو تجے انگے کریں گے ۔ تمام غفلت میں تی اٹھے گا تبرا خواب
وں دے کر چھٹے گا تیرا جواب ۔ جو کوئی خدا سوں محبت دھرنا
ے ، وو البتہ خوسچہ کام کرنا ہے ۔ جاں خدا کی محبت ہے وهاں
رفرازی ہے ، خدا کی محبت سوں خدا بی راضی ہے ، خدا
وں محبت کرن ھارے کی دائم بیش بازی ہے ۔ عشق
ازی غازی تین صورت ' عاشق کوں اس صور تاں کا بیان کرنا
ے ضرورت ۔ ایک پھول تی اپنے باس کے ڈورے چھٹے ، ایک جھاڑ
کوں اپتے دھانٹے پھٹے ۔ اول عشق سلامتی ، دویم عشق هلاکتی
یوم عشق ملامتی ۔ اما عشق سلامتی کتے سو اپنا گھر نہ کسی
ں دهشت نہ کسی کی وحشت ۔ نہ کسی کا دھاک نہ کسی کا
ر ، کتیج هیں کہ اپنا گھر خوشی بھاے سو کر ۔ یہاں بادشاهاں
کوں نہیں قدرت کچھ کنے ' بعضے تو جمع * کس منی ۔ اگر
کس کوں گھر میں عشق لگ جاوے ، بہت سکھ پاوے ۔ بہت
رام ، اپنی نزدیک اپنا کام ، دایم نظر تلیں محبوب ، بہت حوب ،
صفا پکڑے دل دیکھ دیکھ رہجھے تل تل ۔ دائم خوشحال '
ائم وصال ۔ فراق کا اندازا نہیں جو یہاں آوے ' غم کوں قدرت
نہیں جو یہاں هات بھاوے ۔ گود مس مراد ' جیونے کا پاوے
سواد خدا راضی رسول راضی ' بہت سواد کی عشق بازی ۔
ولے عشق کوں بہت زور اچھنا کہ ایسی جاگا چٹک لاوے
ایسی لذت کے پھاندے میں بھاوے ' یہاں تپاوے یہاں

* (ن) جما ۔

ترساوے ' سونے نہ دیوے ' دسرے سوں کچھ ہونے نہ دیوے ' جیونا بھگے ' ہور سوں دل نا لگے ۔ محبت ضمان اچھے ' آسیج پر دھیان اچھے ۔ یو عشق بہت قادر اس عشق پر کون ہوسکتا قادر ۔ معشوق نزدیک اچھکر تپنا ترسنا نہنا کام نہیں ' انکھیاں تلین دیدار ہور انجھو برسنا نہنا کام نہیں ۔ یو عشق زوراں سوں کوئی نہیں بھایا ' جسے خدا دیا آسے آیا ۔ ایتال عشق ہلاکتی ' کسی کی بہو بیٹی ' یو اپنے گھر میں تلملتا و۔و اپنے گھر میں لیٹی ۔ یو پھرتا گھر کے آس پاس ' اسے گھر میں جاچتی نند ہور ساس ۔ اس کی سنگات اس کا مرد سوتا ' یو سو رات دیس یاد کر کر روتا ۔ اسے نہ بھیتر قرار نہ بھار ' چھپے چوری سوں کدھیں مد ھیں ہوتا دیدار ۔ یو عاشق دیوانہ ھچہ بے فام ' بہت میٹھا لگیا چوری کا کام ۔ حلال تی دل کچواتا ' حرام بہت سواد لیتا ۔ آدمی دیو خصلت منا کیے سو کام بہت سواد لگتا ۔ منا کیے سو کام انسان کوں بہت بھایا ہے ' کہ الانسان حریص علیٰ ماسنع یوں حدیث بھی آیا ہے ۔ اگر حرام کوں منا نا کرنے تو عجب نہیں جو کوئی حرام ناکرتا ، حرام کوں منا کرنے تی حرام پر جاھل آدمی ایتا لذت پکڑ کر ضد دھرتا ۔ اگر حلال کوں بی منع کرتے تو حلال بی بہت بھاتا ۔ حرام کوں سب سٹ دیتے حلالیچہ خوش آتا ۔ آدمی کا طرفہ طبعیت ہے منا کیے تو جانو کرو کہر فرمائے ، نہیں کرنا سو اسے ستمی فعل بد پر لیائے ۔ منع کرنا بی یک دکد ہوا ہے ' آدمی بہت بری بلا ہے ، آدمی تی حد ہوا ہے ۔ مکر زنان کوں بھاتا میانے میاں میاں منگ منگ بھیجتا آنے کھائے سو جھوٹے پان ۔ آس کی

خوی لگی سوانگ کی جولی ، آنے خوشبوئی لائی سو خوشبوئی ان نے کھائی سوگولی ۔ بڈھیاں لیا تیاں ادھر آدھر کیاں حکایتاں ، بہت سواد کیاں ہوتیاں باتاں ۔ عشق دانتا سخت ، کاندان کو دنیکا آنا وقت ۔ عشق انپڑیا اس ٹھار اتال جیو جانے کوں کیا بار ، ایسیاں باناں سن سن ، گھر گھر ہوتی گھن بن ۔ چاروں طرف ہوتا غل ' لوگاں کوں اوٹتے بیٹ میں سل ۔ دنیا ہے ہر ایک کوئی ایکس سوں جبو لاتا ، بو لوگاں چپکے پکا رتے ، اس لوگاں کا کیا جاتا ، یو غوغا کیے تو انو کے ہات میں کیا آتا ۔ انو کے سینے پھٹتے انو کی شرم ایکس کے کھانے اٹھتے ۔ نہیں سنے سو لوگاں کوں سناتے ، کونچے کونچے دھنڈ ورا پھراتے ۔ جانو اپے ایسے کاماں کبئچ نہیں ، اے کسے دل دیئچہ نہیں ۔ اپے فرشتہ بے گناہ پاک ، یوچہ بیچارہ گنہ کار انو کرتے ہلاک ۔ لوگاں پر نقشاں جینے بغیر رہتے نہیں ، اپنے دل کی بات تو خدا بہتر جانتا وہ کتے نہیں ۔ باتاں بہت بڑیاں بہت محتشم باندے موٹھی کا بڑا بھرم ۔ اپنا درد جیسا ہے دسرے کا درد بی ویسا ہے ۔ آدمی محبت کوں سمجنا آدمی کے دل میں عشق کا جوش اچنا ۔ آدمی خطا بخشنا ، آدمی عیب پوش اچھنا ۔ خدا ستار العیوب ہے خد غفار الذنوب ہے ۔ جسے خدا دیوے اسیچہ اس بات کی سکت ہے عیب پوشی خدا کی صفت ہے ۔ اپنا عیب چھپاتے ، دسریاں عیب بھار بہاتے ۔ اس کے دل میں ٹوٹیا عشق کا کانٹا انوں کرے لوگاں میں ہنس ہنس کر تا نٹا ۔ فراق کوں یہاں بہوت زا جوں جوں بدنام ہوتا تبوں تیوں محبت ہوتا ہور ۔ غم بازار گرم ، خوشی کا کیا بھرم ، کام جیو پر آیا اتا

کاں کی شرم ' یونچ کرتے کرتے جیو پر آتا ، یکادے وقت ۔
جاتا ۔ اتال عشق ملامتی کلاونتی بازاری یہاں تو بہو تی
خواری ، بہو تیچہ دشواری ۔ دایم بد نام دایم رسوائی ، یو عش
بازی کس سے ہو آئی ۔ دائم قباحت دائم فضیتے ، جیتے کنی
تیتے ۔ دائم رشکا نتے ہلاک دائم جھل آتے ۔ ایک جائے س
جیو نہیں لاتے ' سو جنیاں کنے جاتے ۔ ایک گھر میں تو
بہار ، یو بھی عجب تماشے کا ہے ٹھار ۔ طبعت بہت نازک بے
نرم ، وو بے حیائی ہور یو شرم ۔ جس کنے گئے اسکیچہ ھ
کر دکھلاتے ، ہزار جنس سوں جیولاتے ۔ نازشرم یوں کرتے فا
اصیلاں بچار یاں کیا قماش ۔ جانو ایک تی دسرے کی چھا
نہیں پڑی ، ایسے گڑتے ایسی شرم کی ایسی بڑی ۔ گھنگٹ
تی موں بھار نہیں کاڑتے ، بازار میں کھڑے اچھہ پردے پھاڑ
ہٹک ہٹک لوگاں کوں بلاتے ۔ ایکس کوں دکھلا کر ایکس
جاتے ۔ آس جاگا کیوں جیو لانا ، یو کسے بھانا ، یو نامعۃ
دیکھیا کیوں جانا ۔ یہاں عشق کی تو ہے گرمی ، ولے
تیچہ ہے بے شرمی ۔ ہزاراں کے ، کیتے یاراں کے ، ایسیاں س
کیا کرنا یاری ، ایسیاں سوں کیا دھنڈنا وفاداری ۔ یو بیٹھ
ہیں بیکے ملانے ، انو محبت کیا جانے ۔ پیکے حلال محبت، حرا
محبت سوں انو کوں کیا کام ۔ یو سواد بازاری ، مبالغہ ایک ر
کی یاری ۔ کھیسے کیاں دشمن ، گھر کے لوگاں کے حصے ک
دشمن ۔ ایسیاں کوں کیوں پتیانا ، ایسیاں کوں کچو دینا مز
ایکس پاس من ایکس پاس تن ۔ ایسیاں کی کیا آس جیو
کر پھسلاتیاں ، محض پیکیا نچہ خاطر آتیاں ۔ جو لگن ک

اچھتا تو لگن کھا تیاں ، ایک گھڑی کچھ نہیں تو نکل جاتیاں ۔ جانو کد ھیں آئیچہ نہ تھے ، جانو آشنا ئیچہ نہ تھے ۔ کھانے میں تی اوڑیا لون ' اتال تمہیں کون ھمیں کون ۔ یہاں بہت نکو مر غول ، یہاں جو آیا سو ہوا ڈانواں ڈول ۔ غرض ایسی چھنالاں کے برے چالے ، ایسی چھنا لاں تی خدا سنبھالے ۔ یو برے چٹ ، یہاں کون کر سکتا دلکوں گھٹ ۔ جیتا نیم دھرم ہو ئیگا اگر پھتر اچھے گا تو یہاں نرم ھو ئیگا ۔ جو کوئی اچھتا ھے عشق کے سنگ ، وھی سمجھتا ھے اس عشق کے رنگ —

القصہ وو حور جیسی حسن پری ، وو دیس دل کو بے ھوش کر اس وصال کے چھچے یر لیا کر حظ کری ۔ دل کوں بے خبر کر بے ھوش کر مھاڑی پر ایاوے لے جاوے ، کسے نا دکھلاوے ، کسے نا سناوے ۔ جوری کا کام ، کسے نہیں ہونے دے فام ۔ ویسے میں اس وقت رقیب بے نصیب ، گمراہ رو سیاہ کی ایک بیٹی تھی اس کا نام غیر ، سب سوں اس کا بیر ۔ بحسب ظاھری راضی سوں رھتی تھی ، حسن کن یو دغا بازی سوں رھتی تھی جاں جاوے دو میں جھگڑے لگا وے ، ملیاں کوں بچھڑا وے ، جھوٹیاں باتاں کتی ، کبھا متی ' لو تری چاڑی خور ، دل میں کچھ ھور ، موں میں کچھ ھور ۔ زباں دراز ، سب اس سوں واز ۔ حسن دھن من موھن جگ جیوں من ھرن کنے رھتی تھی بھید اپنا کسے نہیں کہتی تھی ۔ حسن نار دل کا ادھار چتر چوسار ' تو یچہ سمجی کہ یونا معقول بے وصول مردار نا بکار شرم نہیں دھرتی ، یکس کی انگے یکس کی بات کرتی ۔ فرد :

جسے حیا نہیں کچھ اس تی بہت ڈرنا ہے
فکر اپس کی حیا کی بی کچھ سو کرتا ہے

کلا کیتاں لاتی ، فتوے اچاتی ۔ موں کی بہت ہلکی بہت شوخ نڈر ، اپنیچہ شرم نہیں دھرتی سو کس کی شرم کی آسے کیا خبر ۔ بے ایماں ' بد کار بد گمان بے اعتبار کی اعتباری نہیں ' بات کس کی دل میں چھپانہاری نہیں ، اسے جانتی تھی ' خوب پہچانتی تھی ۔ جو حسن دھن من موھن باغ میں جاوے ، آس ناپاک کوں سنگات نا لیاوے ۔ جو کچھ دل سوں ملنے کی فکر کرے آس حرام خور تی بہت ڈرے ۔ غیر نے سمجی کہ حسن دھن من موھن اپس سوں کپٹ پکڑی ہے ، اپس سوں ھٹ پکڑی ہے ۔ یہاں تو کچھ پیار نہیں ، اتال کچھ بھلی بار نہیں ۔ بیت—

یو دغاباز تھی وو تھی سادی
سادی تھی اس تی یو دغا آدی

حدھر گئی بھی یکبلی جاتی ' منجھے سنگات نیں لے جاتی ، ویں آسے نیں بھاتی ۔ غیر کی غیرت آٹھہ کھڑی ، غیر حسن کے دنبال پڑی کہ دیکھوں یو مجتیٔ اپس کوں چھپاتی ہے ' یکیلی کدھر جاتی ہے ۔ یو نجہ کرتے کرتے ایک رات ، آس باغ میں حسن دھن من موھن سنگات ، دل سوں ملنے جائی تھی ، یو نا برخوردار بی اس کے سنگات چوری سوں لگ پچھیں آتی تھی ۔ بیت :

شیطان اگر کسے لگے تو کوئی تبی چھڑائے
آدمی کسی کے پے میں پڑے تو جیو بیچ جائے

شیطان کوں سوٹھی کھل اتنی پٹی * دے تو جاتا ہے آدمی

---

* (ن) بتی

برائی پر آتا تو کلیجہ کھاتا ھے ۔ شیطان کا فکر سہل ھے شیطان کا فکر کیا کرنا ، برا آدمی برا برے آدمی تی ڈرنا ۔ شیطان شیطان کی صورت سوں اپس کوں دکھلاتا اس کا علاج کیا جاتا ۔ برا آدمی بڑا شیطان فرشتے کا لباس لے آتا ' بھلا آدمی بچارا کیا جانتا دغا کھاتا ۔ بھلا جانتا کہ یو بھلا چہ ھے ، سچین مچین یو فرشتا چہ ھے ۔ آدمی بچارا کیتا پچھانے ، غیب کی بات خدا چہ جانے ۔ غیب کا عالم کسے دکھلایا رو ، وعندہ مقاتیح الغیب لا یعلمھا الا ھو ۔ یعنی غیب کے کیلیاں غیب کے صاحب پاس غیب کے صاحب کوں معلوم ، غیب کے صاحب نے جسے معلوم کیا آسے معلوم ھوے یو غیب کے علوم ۔ منجماں کوں بھی بولے ھیں حضرت جنو کا دل کعبہ ، یکذبون المنجمون و رب الکعبہ یعنی غیب کے پردے انو کیوں کھولتے ، منجم سب جھوٹ بولتے دعصے بولتے انو کا بول پکڑیا ھے ' مکان سچ ھور جھوٹ کے میانے میان جتا بولیں گے انو چہ سچہ انو کا بول نہ جھوٹ نہ سچ ۔ آدمی عاجز ھو کر کا کلوت تی پوچھنے جاتا ' انو کا بول کدھیں ھو آتا کدھیں نیں ھو آتا ۔ ھات میں رسالے لیے ھیں ' غرض پیٹ بھرنے جاگا کیے ھیں ۔ بارے حسن نار ، چتر چوسار ' جوں دایم جاتی تھی وونچہ جا کر آس چھجے پر چڑی ' یو بی اس چھجے جا کر ایک کونے ،یں ماری دڑی ۔ حسن ھور دل کے چالے سمج خاطر لیائی ، انو دونو کا بھید پائی ۔ ھور کہی حسن جو مجھ ڈرتے تھی ھور اپتا کرتے تھی سو یو تھا کام ' میں تو کری قام غیر کوں بی انو دونو کا چالا دیکھ کر عشق حائل ھوا ' غم کا بی دن دل پر سائل ھوا ۔ غیر کوں بی دل کا عشق دا

کڑیا ' بہت اچاٹ پکڑیا ۔ دل میں بد نیت دھری ' آپس میں
پی یوں فکر کری ۔ بیت :

دل کوں یوں دیکھ دل کوں بدلائی
حسن کے دل میں شک نہیں لائی

ان کم ذات نے اپنی ذات دکھلائی ' آخر اپنی ذات پر
ی ۔ کہ حسن کی چوری سوں اس پہاڑی پر چڑھنا ، ہور دل
کے وصال کی لذت کوں انپڑیا ۔ میں بی حسن تی حسن میں خوب
ہوں ، دلربا ہوں محبوب ہوں ۔ میں بھی حلبلانے جانتی ہوں
یں بی دل کوں بھلانے جانتی ہوں ۔ کیا منج میں ناز ہور غمزہ
ہیں ، کیا منج میں شیوا ہور عشوا نہیں ۔ میرا موں بھی
پھول کا چمن انکھیاں جوں لالے ہیں ، منج میں بی بالیں
ال چھند ہور چالے ہیں ۔ اگر خوبی کا دعویٰ دھروں گی تو
ور پری سوں بات کروں گی ۔ میں بی آرسی میں آپس کوں دیکھتی
رں ، اپس کوں جانتی ہوں آپس کی خوبی کو پہچانتی ہوں ۔
س جا گا پر میرا قام ہے ، وہاں دل بھلانا کیتا کام ہے ۔ فرد :۔

دل سوں باندھی تھی جیو کی ڈوری
آکہ خالی وقت کری چوری

یو مثلہ معلوم ہوا آج خالی گھر میں کتیاں کا راج

بارے یک رات حسن دھن من موہن حگ جیون شہر میںچہ
تھی حسن کا نہیں ہوا آنا ، وقت خالی دیکھی اس حرام خور
کوں یوچہ ہوا بہانا ۔ دل سوں ملنے خاطر بہت تڑ پھڑی اس
اغ میں اس وصال کے جھجے پر چڑھی سحر ٹونا بہت جانتی تھی

وھاں حسن کی صورت پکڑ کھڑی - خیال ھور نظر ھور تبسم کوں ھور وفا کوں جوں حسن فرماتی تھی وو نچہ اپے بھی فرمائی داروئے بے ھوشی دل کوں دلائی پلائی، ھور زلف کوں بی حسن کے نمنیچہ بول کر جیوں تیوں دل کوں اس وصال کے چھجے پر لیای منگای گلے لائی سمجائی - فرد :-

ایک انتیاں کوں آ دغا دی ھے کیا مفتن ھے کیا بلا کی ھے

بو بد اصل شیطان کی نسل حسن کے تخت پر دل موں لٹ پٹ ھوئی ' اس کا بی دل دل سوں لگیا دل پر عاشق نپٹ ھوئی . ویسے میں خیال جو سوتا تھا جا گیا دل دستا نہیں کدھر گیا ھے کر دھنڈنے لاگیا -

دل کی خاطر عجب رکھے رکھوال
غیر جو چوری کی تو جا گیا خیال

خیال کا مشکل ھوا حال - دھنڈتے دھنڈتے وصال کے چھجے پر جو آیا تو مقصود اپنی پایا - دیکھتا ھے جو غیر دل کی گود میں مست پڑی ھے ' دل بے خبر غیر کوں مستی چڑھی ھے - یہاں یو نا محرم محرم ھے یہاں تو کچھ کا کچھ عالم ھے - خیال فی الحال شہر دیدار کوں جا کر اس گلزار کوں جا کر جو کچھ دیکھیا تھا سو حسن نار کوں دل کے سنگھار کوں دیدیاں کے ادھار کو خبر بولیا ، معاملہ یوں ھے کر بولیا - حسن یو بات سن حیران پریشان سر گردان نا کھانا نا پانی کڑوی ھوئی سب زندگانی ، آگ کی بھڑکی اٹھی تن میں ، آھاں مارنے لگی من میں - سوکن کی جھل نعوذ باللہ جیو جاوے نکل - اس جھل کوں کون سنبھالے، تن من رنگ روپ سب جالے - بیت :

جاں تی سوکن جو مرد کن آتی
جھل تو بخناں کی سو سے نہیں جاتی

اگر مرد آگہ میں پڑو کہے تو آگ میں بھی پڑنا بھاے، ولے سوکن کی جھل سوسیا نہ جائے۔ سوکن اچھے جس ٹھار، اس مرد تی بی دل بےزار۔ عورت شرم کوں جب مرد کنے آوے گی، جاں سوکن میانے آئی وہاں لذت کیا پاوے گی۔ جاں سوکن ہوتی، وہاں عورت ضرور کوں بےزار ہوکر مرد کنے سوتی۔ نہ من کا سواد نہ تن کا سواد سینہ جلتا دل میں تر پھڑی، سیج میں آئی ہے جا کر دوزخ میں پڑی۔ کیا جانے کیا گنہ کی تھی اول زمانے، جو یوں آکر پڑی اس عذاب میانے۔ سوکن نا سووے نا سونے دیوے' سوکن جیو پر آٹھرے، سوکن جیو لبوے۔ سوکن تی محبت میں فتوا اٹھے، سوکن تی جڑنا دل تٹے۔ سوکن آئی دوکھ سے سینہ پھٹیا، سوکن آئی محبت کا سواد اٹھیا۔ دایم جھگڑتیاں جوں بلبلاں لڑتیاں۔ ادھر تی سالے آدھر تی سالیاں، چاروں طرف تی برسنیاں گالیاں۔ کوئی کوا گرتی کوئی بائبن، گھر میں کھیلتیاں چائیں مائیں۔ یو گھر میں سکھ سوں نہیں سوتا، میانے میاں لوگاں کا ہنسا ہوتا۔ جو دیکھے تو کل کل عورت تی زباست ساس کی جھل۔ سالا دشمن سالی دشمن بجر کا اس بچارے کا من۔ کسے کسے سمجاوے کس کس کے تغادباں تی بھار آوے۔ بیٹا بیٹی اپنیاں ماواں خاطر جدا لڑتے یو جدا تلملتے یو جدا چرپھڑتے۔ بےزار ہوتے باپ کے اسم سوں، یو بی دشمن ہو بیٹھتے ایک قسم سوں۔ دل سب ہوتا بھنگ سعدی کتا ہے کہ۔ بیت:

بلائے سفر بہ کہ در خانہ جنگ
تہی پائے رفتن بہ از کفش تنگ

سوکن کوں دیکھنے کا کسے تاب ، جس گھر میں سوکن آئی وو گھر خراب ۔ سوکن آدیکھی سیج کی تقسیم دار یو جہل کوں سوسے توبہ استغفار۔ جن نے آسودگی کوں دسری عورت کیا ، ان نے بہری اپس کوں عذاب میں دیا ۔ کبتی جاگا اپس کوں بانٹ بھاوے ، یک دل دو جاگا کیوں لاوے۔ ایک سوں توڑنا ، تو دسرے سوں جوڑنا ۔ جہل تی دونو سینا چاک ، بو بچارا میانے میان ھلاک ۔ ایک دل بولے ہور کہے ایک بار ، ایک جیو کوں لگائے گا دو ٹھار ۔ ادھر یو لڑتی ادھر وو جھگڑتی ۔ صبح اٹھ کر گھر میں کچاٹ ، آسودگی بارا باٹ ۔ آسودگی گئی آتے تو وقت پڑیا ہور ایکس حضور ایکس کے دیکھنے کا جو ضرور ۔ کون ایکس کنے سوتا ، دل دسری پر ہوتا ۔ ایکس کوں کیا پیار ، تو جانو دسری کوں دیا زہار ایکس کوں پان کہلایا ، تو دسری کوں جانو آگ لایا ایکس کوں پھول پنہایا ، تو دسری کوں جانو انگاریاں میں بہایا ۔ ایکس سوں بات کیا تو جانو دسری کے جیو پر گھات کیا ایک نزدیک سوتی ، تو دسری روتی مرنے پر راضی ہوتی کلکلاتی تلملاتی کئیں کا کئیں نہیں سو جھگڑا کاڑتی ، دو نو خوشی میں خلل پاڑتی یعنی اپی جل جل مرتی، سوکن کیوں خوش کرتی ۔ سوکن نہ سووے ، نہ سونے دیوے ، اپنا دعوا نا چھوڑے اپنا بیر لیوے ۔ یو بچارا نا ادھر کا نا ادھر کا کیا جانے کد کا ۔ یو ایکس سوں صحبت دھرتا ، دسری کیا کتے اچھے گی

ل بیں فکر کرتا ۔ دسری کی فکر دل میں جڑئی انال لذت کان
، لذت میائے تی اڑی ۔ یہاں کھانا کھاتا تو وھاں پانی
تا ' کدھیں یک چت نہیں دائم دو جیتا ۔ عشرت غم ھوا ،
ٹھر جہنم ھوا ۔ ایکس کوں پوچھیا بچارہا ، تو
وسری کوں جانو جیووں ماریا ۔ عورت ایتا حیل
ھرتی ، اس وقت جیو نہیں دیتی سولی کرتی ۔ رات دیس جھگڑا
دسے بھانا ، گھر میں تی نہاٹ جانے کا وقت آنا ۔۔

القصہ حسن دھن من موھن جگ جیون اس غیر کے رشک
ں انچل بھگائی انکھیاں کے اشک تی جلتی تلملتی کپڑے پھاڑ لبتی
سنگار تن کا کاڑ لیتی ، گالیاں دیتی ، روتی حیران ھوتی ۔ جھل
کے جھال سوں ' اس حال سوں ، حیفی کھائی ، وصال کے چھجے
ر آئی ۔ غیر کوں دیکھی تخت پر مست ، دل اس سوں ھم
ست ۔ موں سوں موں ملائی ھے ' سینے سوں سینہ لائی ھے ۔ سد
کھو رھی ھے ، سو رھی ھے ۔ حسن نادر سندری ، بہت نخرے
بھری اوتار استری پکار اٹھی ، آہ مار اٹھی ۔ کہ آہ یو کیا ھوا ،
اہ بو کیا ھوا ۔ ان چھنال نے مجھے جیووں ماری ، ان چھنال
نے اپنا دند ساری ۔ ان چھنال نے میرا گھر گھالی ' ان چھنال
نے مجھے دیس انتر دی ۔ آسے اور جاگا نا تھا جو یہاں خیال کری
گرم ، اتنا تو بی میری آشنائی کا نہیں رکھی شرم ۔ کچھ آسے
ملاحظہ نہیں آیا ، یو کام آسے کیوں بھایا ۔ آسے ٹھار کئیں نہ
تھی ، کیا اپنے جنم میں کس سوں یاری کی نہ تھی ۔ بھار بی
ندا کا عالم ھے کیا کم ھے ، ایسیجہ کا نشان پر آئی تو پچھیں
کیا غم ھے ۔ اس کی چوری کی جاگا دیکھو اس کی حرام خوری کی

جاگا دیکھو ۔ دنیا نی ڈرنا ، نزدیک کا آدمی یو کیا اتال کر
کرنا ۔ آستین میں کی آگ گھر سبی کا دشمن ، آدمی کون آدمی
پتیاتا کیا جانے دوئی کس کے لکھن ، کید کڈھنگ اولکھن
بد نیت برے آدمی کون کبتا کرنا جتن ۔ سنا کس دیکھے بغیر
معلوم نہیں ہوتا ، آدمی بس دیکھے بغیر معلوم نہیں ہوتا
ہمنیچہ نین سمجھے کس کا کیا کرنا گلہ کہ پیغمبر کہے ہیں
کہ المرء عندالمعاملہ ، یعنی کام بڑے بغیر آدمی جانیا نہیں جاتا
کچھ مشکل کھڑے بغیر پہچانیا نہیں جاتا ۔ سنا ہور پیتل دونو کا
ایک رنگ ہے ، ولے اس کا اور ڈھنگ ہے ۔ اس کا اور ڈھنگ ہے
پیتل بی پیلا دسیا تو کیا ہوا ، پیتل بی جھبلا دسیا تو کیا ہوا ۔ ولے
جو بازار میں بیچنے گئے تو پیتل مول میں کم جاتا ، سنے کے
مول پر نہیں آتا ۔ ہزار دبلا ہوا تو کیا ہوا اس بیلے میں ہزار
خلل ، آخر سنا سو سنا پیتل سو پیتل ۔ ایسے دیس خوباں کی صحبت
رہی ولے صحبت آسے اثر نہیں کری ، بد ذات حرام خور چو
مکر بھری ۔ خوب اچھے تو خوب کی اس میں خوب اثر بھرے گی ؛
بروں کوں خوب کی صحبت کیا کرے گی ۔ آفتاب سب پر پر ت
سٹتا ، ولے جس میں جوہر ہے و وحہ جو ہر ہوتا ، مینہوں کے بندلے
پڑتے ہیں ولے جس میں کچھ جوت ہے وو چہ گوہر ہوتا ۔
جو نکہ حافظ کتا ۔

فرد گوہر پاک بباید کہ شود قابل فیض
ورنہ ہر سنگ وگلے لو لو و مرجاں نشود

بھلا بھلا ئیچہ جانتا بھلا برائی کیا جانے ، برا برا ئیچہ
پہچانتا برا بھلائی کیا پہچانے ۔ جو کوئی بھلائی سمجتا چہ نہیں

اس سوں بھلائی کرنا نہ کرنا برابر ہے ، برے سوں بھلائی کرنا ، دشمن سوں سگائی کرنا ، نادانگی سرا سر ہے ۔ سعدی کتا ہے دور اندیشی جہاں گرد ، صاحب تجربہ صاحب درد ۔ بیت —

نکوئی با بداں کردن چنا نست
کہ بد کردن بجاے نیک مرداں

یو کام عبث ہے ' سمجن ہارے کوں یو بات بس ہے ۔ القصہ حسن کوں لگی نکبکی ، غیر کوں گالیاں دینے لگی فرد :

دل کوں اپنے اُچاٹ خوب نہیں
گھر میں دایم کچاٹ خوب نہیں

موں پھائی جھونٹے کاٹی ۔ میرا بس ہووے تو اسے بہت ٹھوکوں، میرا بس ہووے تو اسے جھریاں سوں بھوکوں ۔ دو نیما کروں ، قیما کروں ۔ بہت سر چڑی ہے ، دھگڑ کوں لے پڑی ہے ۔ بہت آپس کوں مروتی ہے ، دل اسے ہوئیگا کتے کو کھیر جروتی ہے ۔ اجھوں بھی جبو نہیں بھگیا ، دھگڑ بہت میٹھا لگیا ۔ یو چھنال خدا تی نہیں ڈری ، کیا بلا کری ۔ جھگڑا لا نہاری، دند کاری ۔ چیل ہوکر ہات میں تی جھونٹے ماری ۔ اپال میں بائیں گروں کے کووا ، میں کتی تھی سو ہوا ۔ غیر ، دل میں رکھی تھی بیر جو حسن کا سنی آواز ، سمجی کہ یو حسنبچہ ہے جو کری ہے اتنا ناز ۔ یار کوں پیار دکھلاتی ہے ، اپنا اعتبار دکھلاتی ہے ۔ بار بار بولتی ، ستمیں پکار پکار بولتی ۔ عورت کی ذات کوں اتنا کلا توبہ استغفر اللہ ' یو کیا بلا ۔ گھڑی یک آہ مارتی ، گھڑی یک اساس بھرتی ' غمزے کرنے تقصیر نہیں کرتی ۔

جالی بہت نخرداں بھری ، یتے غمزے اس میں تھے تو آن نے دل
کوں یوں ہلاک کری ۔ مرد بھنور ہزار پھول کی لبوے باس '
یو کیا پکارتی پھرے گی آس پاس ۔ مرد کوں کوی رکھوال رکھہ
سکیا ہے ، مرد کوں کوی سنبھال رکھہ سکیا ہے ۔ مرد آپ بھاوتا
مرد آپسنا ، مرد کئیں عورت کی قید میں رہتا ہے ۔ مرد ہزا
جاگا جاے گا ' اسے کاں کا جھل آئے گا ۔ یوں جھل کھاے
پھرے تو لوگاں دیوانے کہیں گے ، کیا لوگاں چپ رہیں گے ۔ خوب
معقول جنس سوں آتا تھا ، اپنے مرد کوں لے جاتا تھا ۔ ان
کرنا کیا ہوس تھا ، سنج میں شرم اچھی تو کچھے اتناچہ بس تھا ۔ جو
عورت نے اتنی جھل کھائی ان نے آخر مرد کوں گنوائی ۔ ایسی جہ
ایسی ہوسار لڑ جھگڑ کر کوی منگسی ہے پیار ۔ لڑنے جھگڑنے تی کد
پیار آتا ہے ، بلک پیار ہے سو بی جاتا ہے ۔ وو عورت عجب ہے گنوا
جو مرد کیسے لڑکر منگتی پیار ، بتری مرد ہٹ پکڑ
دل میں کپٹ پکڑتا ۔ ایسی عمل دھرتی اچھے گی جو نار ، و
کیوں نا ہونیگی خوار ، مرد اس تی کیوں نا ہوے گا بیزار ۔ اگ
اپس میں کچھ خوبی ہے ، محبوبی ہے تو یو ے ناہی کیا خاطر ، مر
اپچہ نزدیک آتا ہے اپچہ منگتا ہے شنابی کیا خاطر ۔ اپس کو
جھل کے ہات نا دینا ، اپس کوں اے خراب نا کر لینا ۔ جس سو
رستے جیو پر آتا ، اس سوں رسیا کیوں جاتا ۔ چھوریاں* چھاریا
اچھوں کچھ تن پڑیا نہیں ، بھلا برا کچھ سر پر کھڑیا نہیں
مرد کا دل ہات لینا کیا جانتیاں ، کیا فائدہ مرد کوں گنوا
کر پچھیں پچھتا نتیاں ۔ ایسے ڈھنگاں تی مرداں ہوتے واز ، ا
کے دلاں میں کہ ہمیں کرتیاں ہیں ناز ۔ عورت آسے کتے ہ
جو مرد کے دل کوں بھلاوے ، نہ مرد کا دل عورت تی واز د

---

* چھوریاں چھاریاں ۔

جاوے، بیار آتا ہے سو بی نہ آوے کھساٹیاں کا ناز ، توبہ استغفر اللہ
اسے نازاں تی جمو واز ۔ عورت نے مرد کا جبو پکڑے تو آسود گی
نا دیکھنا اپنے تن کی ، خاطر رکھنا مرد کے من کی ۔ عورت میں
مہر و محبت پیار اچھنا ، عورت جتر ہو نسار اچھنا ، عورت میں
بات گفتار اچھنا ۔ سواد سمجھنہاری عورت کاں ہے ، سب گن میں
ساری عورت کاں ہے ۔ جو بول عورت دل تی کھلے تو مرد کیوں
نہ بھلے۔ عورتیچہ دل سب رکھے کپٹ بچھیں مرد کوں کیوں اگتا
جٹ ۔ ادا حرکت جا لباں تی عورت مرد کوں خوش لگی، اسے
گلے لگنا اسے گڑ دینا اسی محبت کی الالیاں تی ، عورت مرد کوں
خوش لگتی ۔ اس کوں گھڑی گھڑی سنوار مرد کوں دکھلانا
اپنے دل میں کا کچھ پیار مرد کوں دکھلانا ۔ سبج پر سنگرام کے
وقت کام کی عورت نے مرد کی بہت منت کرنا پاوں پر ہات سٹنا
الا بلا لینا سینے سوں سینہ چکلنا ہنسنا گڑ دینا خوشبوئی میں تمام
مہک رہنا ، اپنے دل کی بات کھول کہنا ۔ یو تن سوں تن دل
سوں سلنے کی جاگا ہے ، اپس کوں کلی کرنا اچھنا یو پھول ہو کر
کھلنے کی جاگا ہے ۔ مرد بھنور ہے پھول کا رس لینے آیا ہے ، عورت
پر عاشق ہوا ہے ، دل کی ہوس لینے آیا ہے ۔ مرد سوں ایک چت
ایک دل اچھنا جوں مرد کا دل منگتا تیوں مرد سوں مل اچھنا۔
ناز آسے کتے ہیں ، چو نسار آسے کتے ہیں ، خوب عورت آسے کتے
ہیں ، محبوب عورت آسے کتے ہیں ۔ ایسیاں عورتاں خاطر جیواں
دیتے ہیں مرداں، ایسیاں عورتاں خاطر ہزار ہزار سوستے سردرداں۔
جن عورت نے یو چھند نہیں پائی ، کیا کام آتی روکھی قبول
صورتائی ۔ قبول صورتی ہور اس میں یو چھند ، بہو تیچہ خوب سنا

هور سگند ۔ عورت کی صفت کیا ہے ناز، غمزا ، شیوہ ، چالا ، نازکی نرمی ، دل ہات پکڑنا ، ہنس بات بولنا ملنا ملا لینا ہور محبت کی گرمی ۔ عورت میں جتنی صفت ہے اتنی صفت مرد کوں دکھلانا ، مردتی یو صفتاں نا چھپانا مرد کوں بھلانا ۔ عورت کوں یو صفت خدا نے مرد کو بھلانے خاطر دیا ہے ، نہ کہ مرد تی چھپانے خاطر دیا ہے ۔ عورت یو صفت مرد تی چھپا کر کسے دکھلائیگی ، چھپائے گی تو یو صفت اسے کیا کام آئےگی ، کسے بھلائےگی ۔ ایسی عورت یا دیوانی ہے یا نادان ، جو عاقل اچھےگی سو اپنا کام اپے لےگی پچھان ۔ اس کا دل اسے گواھی دیتا ہے موں پر نہیں بولے تو کیا ہوا ، درونا کھلتا ہے موں نہیں کھولے تو کیا ہوا ۔ جو کوئی ہے چتر عورت کی ذات ' آسے بھاتیچ ہے گی یو سواد کی بات ۔ اگر منہ پر چپ رہے گی دل مین تو شاباش کہےگی ، عورت اگر سگھڑ اچھی تو مرد کا دل ہات لینا کیتا کام ہے ' ولے یو چھند کسں عورت کوں فام ہے ۔ مرد اول تی بھلیا ، سو آدمی بھلے کو بھلائے تو بیگ بھلتا ' اپنا ھوتا دل تی کھلتا ۔ اپنا رام ھوتا ، کام ھوتا ۔ مرد کی بہت جھل نا کھانا ، مرد کوں بہت واز نا لیانا ۔ بہت پاک ھو چلے تو مرد پیار کرتا ، پاوں خاک ھو چلے تو مرد پیار کرتا ۔ اگر گھرداری دھندا کچھ فام ہے ' تو مرد کا دل ہات لینا بہت بڑا کام ہے ۔ خدا نے کہیا ہے مرد کوں نیمے خدا ' اس کی بات تی کیوں ھونا جدا ، اس کی بات تی جدا ھوے تو کیوں راضی اچھے گا خدا ۔ جو کوئی عورت پونسار ہے ہور چتور ، وو یوں چلتی ہے جو مرد اپے اس کا ھوتا

م حضور ۔ گھردار اپنا دیتا سب اس کے ھات ، اس کے سامنے
ی پھر کے نہیں کرتا بات ۔ اسیچہ جانتا ہے گھر کی استری ، لکھن
ی گن بھری ، اس کے ھات میں دینا اختیار جو کچھ وو کری
۔ کری ۔ مرد اپنا ھوا تو اپنا چہ سب گھر ، دل بھلا لینا
ں بہت بڑا ہے ھنر ۔ مرد عجائب کچھ میوہ ' عورت وو جس
ں عورت کا شیوہ ۔ فرد :

عورتاں کوں یہیچہ پند دینا مرد کوں آپنے رجھا لینا

عورت جیتی قبول صورت اچھے ہی اپنی قبول صورتی پر اپنے
ز بر نا جانا ' مرد نمے خدا اس کی خدمت سوں جیولانا ۔ اس
مہر اچھیگا تو ناز سہاوے گا ، سب کوں وو ناز بھاوے گا
ز کوں لکھن چڑھیگا روپ آوے گا ۔ جس عورت کوں منگیا
ھر کا دھنی ، اس کے دیوے کوں کیوں نا ھوسی روشنی ۔ قبول
ورتی تو خوب ہے جو گھر کے دھنی کا پیار اچھے ' قبول صورتی
و خوب ہے جو گھر کا دھنی قربان بلہار اچھے ' اس کے دبدیاں
ا مطلب اس کا دبدار اچھے ، اس کی نظراں میں وو چہ ٹھارس
یار اچھے ۔ تل نا دیکھے تو قرار نا پکڑے ، پانوں بھیں کو
لگے ٹھار نا پکڑے ۔ عورت کی صورت بغیر کس کی صورت نہ
ھاوے ، عورت کی صورت مرد کے دل میں لکھی جاوے ۔ غرض
ورت وھیچہ ھور اس کا چہ قبول پڑیا جینا ، جنے رجھا لے کر
رد کوں کرے اپنا ۔ جو مرد ھوا اپنا تو وو صورت وو ناز خوب
ستا ، سب کسوت ساز خوب دستا ۔ دین دنیا حاصل ، جاں قرار
یماں قرار ایک جاگا دل ۔

بارے القصہ حسن نے اس تپاک سوں ایتا کچھ کہی '

لا علاج غیر نے سب سہی ۔ اپنے دل میں کیتک وقت لگ
تکپک تکپک ، ایسیاں کچھ باتاں کہکر ، اپس میں اپے حیران
رہ کر ' بھی کہی اتال یہاں رھنا خوب نہیں ، یو بات کسے
پاس کہنا خوب نہیں ۔ ساحر تھی جتیک بدیاں میں ماھر تھی ۔
ٹونے ٹامن کا بہت زور ، بھیس اپنا پھرائی ، بھی صورت پکڑی
ھور ۔ حسن کی نظر تلین تی اپس کوں چھپائی ، وصال کے چھجے
پر تی آتر تلیں آئی ۔ اپنے دل کوں جو کچھ بھایا سو کری ،
بھی شہر سگ سار کے آدھر قدم دھری ۔ حسن دھن من
موھن جگ جیون کوں دل کا یو روشن نہیں بھایا ' دل پر بہت
غصہ آیا ۔ بو چاند سورج کی جائی جس پر ختم ھوئی زیبائی ،
خیال ھور نظر ھور تبسم کوں فرمائی ، کہ اس دل کوں ' اس
لا یعقل کوں ، اس جاھل کوں ، اس کاھل کوں ، اس نافابل
کوں اس باغ میں تی باھر کاڑو ، اس کی دوستی کا ورق پھاڑو ۔
بیگ اس باغ میں تی اسے بھار لے جاو ، چار عاشقاں مل ھمارا
اس کا کریں گے نیاؤ ۔ بو اپنی محبت میں خطا کھایا ' ایکس
کوں چھوڑ دسریاں سوں جبو لایا ۔ اس کی پیشانی کوں بد نامی کا
ٹیکا لاو ، سب عاشقاں میں پھراو ، یو اپنی محبت میں ثابت
نہیں اسی کیا خاطر اپتا جاو ۔ یو گل یو گلزار ' اس نالایق
کوں اس باغ میں ٹھار ۔ عالم اس باغ کے تماشے کا مشتاق میں سو
اس باغ میں اسے دی وثاق ۔ عشق میں محکم ھے کر جانتی تھی ؛
عاشق ثابت قدم ھے کر جانتی تھی ۔ یو اپنی حد چھوڑ پر حد
چکلیا نالایق ھو کر نکلیا ۔ کئیں نھاٹ جاوے گا سنبھالو ، اسے
ھمارے غضب کے بندی خانے میں گھالو ۔ اس باغ میں بھی

و دیو آنے ، اگر کئیں نکل جاوے گا تو تمیں جانے ۔ تمیں تین
نیچہ نظراں چاروں کدھن رکھو ، ھوشیار اچھو اسی بتن رکھو ۔
ال کاں کا عشق کاں کی یاری ، کاں کا دل کاں کی دلداری ۔
ن کا غمزا کاں کا ناز ، موں دیکھنے تی ھوئی بیزار واز ۔ فرد :

راحت ھوئی تمام اب خواری
یاری تھی سو ھوئی ھے بےزاری

بات کہنا خوش نہیں آتا ، موں دیکھنا نہیں بھاتا
ھل آگ جھل بجناگ ، کوں سنبھال سکتا جھل کی آگ ۔
و تو عورت تھی ، کم بد تھی کم ذات تھی ، اپنا جیو
کھلائی ، یو تو مرد تھا دل تھا دل سنبھالنا تھا اسے یہاں
یوں حرص آئی ، کیوں اس کی محبت بھای ۔ محبت میں
کفر ھے ایسا کام ، محبت میں یو کام ھے حرام ۔ ھور
ر دل دھرنا درست نہیں ھے ۔ ایک کوں چھوڑ دسرے پر نظر
ھرنا درست نہیں ھے ۔ وو کیسے عاشق کہ دسرے کوں خیال میں
ہیں گزرانتے ، دسرا دنیا میں نہینچہ کر جانتے ۔ ایکس کوں
یھوڑ دسرے پر دل دھرنا عاشق کی خامی ھے ، عشق کے کام میں
ا تمامی ھے ۔ کس عاشق تی یو کام ھو آیا کون عاشق
یوں جیو دکھلایا ، کون عاشق یکس کوں چھوڑ دسرے سوں
بیو لایا ۔ زلیخا تھی فرھاد تھا مجنوں تھا کس میں یو وضا اجنوں
ہ تھا ان دل نے عشق میں اپس کوں یوں پتوایا ، ھور عین
جاگا پر یوں دغا کھایا گنوایا ۔ میں اس کی خاطر سارے عالم میں
دنام ، یوبے وفا سو ایسا کیا کام ۔ ڈرتی ھوں میں پروردگار تی
ہیں تو آپے مارتی یا اپس کوں مارتی ، اس کام کوں ھرگز نا

هارتی - دل هور حسن میں پڑی دوئی ، ایسی بات هوئی - ولے
کتے هیں جس وقت غیر ایسی کری کاڑی ، انو دونو میں جدائی
پاڑی - شهر دیدار تی جو شهر سگ سار کوں گئی ، حسن هور
دل کا قصه سب رقیب بے نصیب کوں کئی —

فرد :- بات کاں لاکه کیا کرے هے یو
چار جیباں کی استری هے یو

ادهر حسن هور دل کوں دغا دی ، اُدهر بات رقیب کوں لادی - رقیب گمراه ، روسیاه ، بد کار نا برخوردار کے دل میں بهڑ کا اٹهیا سینه پهوٹیا ' بیٹی تی باپ کوں زیاست اٹهی جهل اپس میں اپے جل جل ' هلاک هوتا درخاک هوتا ' سینه تی چاک هوتا - شهر دیدار کوں آیا ، گهرے گهر مکر زنایاں بهایا ، دهنڈ تے دهنڈ تے حسن کے غضب کے بندی خانے میں دل کوں پایا - سحر میں نادر تها ، ٹونے پر قادر تها - خیال هور تبسم هور نظر پر کچه منتر سٹیا دانے ، یو تینو هوے دیوانے - اول تی مست یو تینو یار انو کوں دیوانے هوتے کیتی بار - ان ناپاک نے فرصت پایا ، حسن کے غضب کے بندی خانے میں تی دل بهار لیایا - بیت -

باپ جیسا هے بیٹی بی ویسی وو قهر یو اهے بلا جیسی

جهل تی بہت جلیا ' دل کوں شهر سگسار کوں لے چلیا - دوری کا بیابان ، اس میں یک کوٹ تها اس کوٹ کا نانوں هجران ، اس کوٹ میں دل کوں بهایا ، دل بہت جفا پایا ، اپنے جیون تی بیزار هو آیا ، یو عاشقی کر بہت پچتایا ، باپ پند نصیحت کرتا تها سو وو پند و نصیحت دل‌تی دل پر لیایا - جن نے نہیں

سنیا بڑیاں کی بات ، اس کوں کیوں ہونا نجات ۔ برا کیا جو باپ کی بات پر عمل نہیں کیا ، یو فکر اول نہیں کیا ۔ برائی کوں خوبی کر پہچانتے ، بڑیاں کی بات نہنواد کیا جانتے ۔ نہنواد سو نہنواد بڑے سو بڑے ہیں ، انو اپس کوں آزمائے ہیں انو پرائی فصے گھڑے ہیں ۔ بڑیاں کے پند ہمیں نہیں مانے ، فائدے کوں نقصان کر جانے ۔ دل کوں وو دل سخت منگنا تھا عذاب دے دے مارے ، اس بد بخت کوں خدا فرصت نہیں دیا بلورے ۔ دل بے دل ہوا ، دل پر کام مشکل ہوا ۔ آدھر معشوق تی وو مشقت بڑی ، ادھر رقیب تی سر پر یو محنت کھڑی ۔ دل کوں آدھر کا بی عذاب ادھر کا بھی عذاب ۔ دل بے چارا غم تی بے ہوش ہوا ہور بے تاب ۔ دا دلا عجب کھڑبا ، دل کوں خدا سوں پڑیا ۔ کہیا الہی میں حسن خاطر اتنا محنت سو سیا ، اپنا دکھ دیکھیا اپنا مشقت سو سیا ۔ بیت :

کی غصہ یو رکھے ہے چپ دل پر
کڑوی کی ہوئی ہے یو میٹھی شکر

حسن کیا سبب منج پر اتنا غصہ کری ، کیا میرا گناہ دیکھی کی دیوانی ہوئی وو پری ، کیا منج تی چوک آئی ، ناگہانی بلا منج پربھائی ۔ منج تی توکچھ خطا نہیں ہوا ، میں تو آسیچہ کے کھیے میں تھا ، آپستا نہیں ہوا ۔ ہر یک بات تفحص کرنا خاطر لیانا ، گناہ ایکس کے آنگ لانا ۔ خدا تی بی نہیں ڈری ، دل میں آیا سو کری ۔ پوچھنا بچارنا ، ایکس کے کھیے سنے پر کیا ناحق یکس کوں جیوں مارنا ۔ دشمن کوئی کچھ بولتا تو کیا اس کی بات

کوں سند ھے ، دشمن عداوت کوں بولتا ھے اُس کی بات رد ھے ۔ جو کوئی منصفی پر آتا ھے ، داعی مدعی کی بات خاطر لیاتا ھے ۔ وو صاحب انصاف ھے اس کے پاس بات کا سب حد ھے ، خاطر نا لیا کر ھرایک بر گناہ لازم کرنا بہت بد ھے ۔ دنیا دو دیس کی بہاں کس تی کیا لبنا ھے ، آخر خدا کو جواب دینا ھے ۔ دشمن اپنے مقصود کوں یوں کرتا ھے تقریر ' جانو ذرہ نہیں ھے اس کا تقصیر ۔ ناپاکی میں ڈوبیا بالین بال ، ہور پاک دستا یوں جانو ماں کے پیٹ تی نکلتا ایتال ۔ برای بغل میں خوبائی ھات میں ، کیا بھلی بار اچھے گی ایسے کی بات میں ۔ ایسی جاگا خبط نا کھانا ایسی جاگا کچھ دل میں نالیانا ۔ ایسے ناپاک کی بات کوں نا پتیانا ۔ نعوذ باللہ کس تی نا ڈرے ، گھڑی میں یکس کوں خراب کرے ۔ کافر خدا نا برس ، اس بی ایمانی سوں دنیا میں جیوے گا کتے برس بیت ۔ :

تقصیر کیا ھے پکڑی منجے کس نشان سوں
غصہ ایتا کری سو بی نا حق گمان سوں

جاں گمان وھاں کہاں ایمان ۔ حسن بی عجب تماشے کی دھن ھے ، تماشے کا اس کا من ھے ۔ نہیں جانتا ھوں کہ کیا کیا فامی ، جو یکا یک کری ایسی خامی ۔ وو مہر وو پیار کیا ھوا ' وو ناز وو غمزا وو بات وو گفتار کیا ھوا ۔ وو دل داشتی وو لداری کیا ھوئی ' وو آشتی وو یاری کیا ھوئی ۔ فرد :

ھوئی بیگانگی یو آشنائی گیا ملنا پڑی آکر جدائی

وو جپنا کیا ھوا ، وو ترسنا وو تپنا کیا ھوا ۔ وو یاری ھو

یو بیزاری ۔ جوں وجھی صاحب درد ' اپنے زمانے کا فرد ، کیا ہے کہ :۔

ھر کہ را من یار کردم او بمن اغیار گشت
کیست ھمچو دوست کو آخر بمن دشمن نشد

منجے بہت لگتا ھے اس ٹھار عجب ، عجب عجب ھزار عجب ۔ عورت عجب ھے شکر ، ولے اس شکر میں تمام بھرے ھیں مکر۔ بولے ھیں کہ شر شیطان تی مکر زنان تی خدا اپنی پناہ میں رکھے ، یو دونوں بلایاں ھیں اس بلایاں کوں کون جیت سکے ۔ انو کوں سمجانے کس عاقل کوں نئیں بل ، نادان ذرت انو کوں تلوے میں عقل ۔ سمجکر نہیں کر تیاں کام ' کھول بولے بی نہیں ھوتا فام ۔ یو قوم بہت جاھل ، کم عقلی انو کوں ھوئی ھے حایل ۔ انو گھر میں اچھہ ایتی عقل دھرنا ، اتال بچارے مردان چار مرداں میں پھرتے انو کیا کرنا ۔ اپنی عقل میں کئیں ماتیاں نہیں مرداں کوں خاطر میں لیا تیاں نہیں ۔ یو کیا دنیا میں عورتاں ھرکر آئیاں ھیں ، یو عورتاں نہیں خدا کیان بلایاں ھیں ۔ گھر میں اچھکر ایتا غلبلا کر تیاں ، اگر یو بھار تکلتیاں تو کیا بلا کر تیاں ۔ اسیچہ تی خدا انو کوں چھپایا ، گھر میں تی بھار نکو نکلنے دیو کر فرمایا ۔ اگر گھر میں تی انو کا پانوں بھار پڑے خدا جانے بچارے مرداں پر کیا کیا واقعہ کھڑے ۔ گھر میں انو کوں یوں چھپاتے ، جوں شیطاناں کوں شیشے میں بھاتے ۔ انو کی عقل کا دیکھو پھیر ، چار ھاتاں سوں لھوا مارتا اچھے گا جو مرد وو بی انو کا زیر ۔ ۔ جانتیاں عقل ادھر یچہ ھے اپے ھیں جدھر ، اپنی عقل کے آنگے دسرے کی عقل کدھر ۔ فرد ۔

کتا ناداں کوں کوئی بات سمجاے
جیسے نین قام کیوں وو قام تی پائے

دعوا بڑا عقل نھنی ، سر شیتچہ انو کی یوں بنی ۔ ایتال کیا کوئی عقل پاوے گی ' ھے سو کیا طبعیت کاں جاوے گی ۔ قصہ یو نچہ ھے ، انو کا رضا یو نچہ ھے ۔ فرد ۔

انکھیاں کوں مینجہ لے دن رات کر تیاں
عقل نیں ھور عقل کی بات کر تیاں

ولے جو عورتاں عقل پر قادر ھیں ، وو بہت نادر ھیں ۔ خوبی دیکھہ ہزاراں میں ایک نیک زناں ، انوچہ کوں کتے ھیں گن ونت دھنیاں ۔ انوچہ کوں کتے ھیں بھی استریاں ھیں ، جنو دنیا میں ناؤں کر یاں ھیں ، نہیں تو وبسیاں عورتاں بھریاں ھیں ۔ جوں فاطمہ سام ، جنو پر اعتقاد دھرتے ولیاں تمام ۔ جنو دایم خدا سے مل رھتے ، جنو کوں معراج ھوی کتے ۔ جیوں خدیجہ کبریٰ ھور عیسیٰ کی ماں مریم ، جنوں سوں خدا ھمراز جنو سوں خدا ھمدم ۔ واجب ھے خوباں کی خوبی کناں ، دنیا میں نیک مرداں کہے ھیں یا نیک زناں ۔ جوں بی بی رابع بصری ، کوئی ولی نہیں ھوا انو کے برابر انو کا ھم عصری ۔ جس ولی کوں خدا کی سمجھہ میں پڑتا خلل ' توحید کا نکتہ انو پاس آکر تا حل ۔ بایزید ، شبلی ، جنید ھم ادھم ، انو کے حضور کوئی نہیں اچاتے تھے دم ۔ سب ولی ھوتے تھے حیران ، جو انو کرتے توحید کا بیان ۔ جیتے خدا کے دوست خدا کوں پچھانتے ھیں ' سب بی بی رابع کوں بڑے ھیں کر مانتے ھیں ۔ دنیا میں ایسیاں بی بیاں بی ھو یاں

بی سوں ھمدم ، خدا کے راز میں محرم ، کوں مرد انو کے مراتب کوں آیا ، کوں مرد انو کا مراتب پایا ۔ سب ھوئے مات ' تال کیا ھے یاں بات ۔ حقیقت ھے دور دراز ، بھی میانے میان آیا بھاز ۔

بارے القصہ وو غیر من میں تی کاڑی بیر ۔ دل کی یو خواری، یوزاری تلملنا ، یو جلنا دیکھ کیا جانے کیا دل میں لیای ، دل پر بہت مہر آئی ، اپنے کام تی آپے پچتای ، حیفی کھای ۔ کہ دل تی بچڑای دل کی محبوب ، یو کام اپے کچھ نہیں کری خوب ۔ ادھر یو دل کلکلاتا آدھر وو حسن کلکلاتی ، کیا جانے بھی کدھر کی بلا کدھر آتی ۔ غیر کا اتریا روس ، کتیک وقت لگن بولی افسوس افسوس ۔ خاطر قرار کر ، اپس میں کچھ بچار کر ' حسن دھن من موھن جگ جیوں کنے یک رقعہ لکھ بھیجی اس مضمون سوں ، اگر توں منج پر غصہ کری ھے تو میرا گناہ ھے ' غصے کا ٹھار ھے ' ولے دل بے گناہ ھے پاک ھے دل تی توں کیوں یوں بیزار ھے ۔ فرد : ۔

غیب تی غیر کوں مہر آئی
دل کوں دیکھ ترس دل اوپر لیائی

میں تیری صورت ھو کر کھڑی ' تو دل کوں بھر کی پڑی تو دل اس بے ھوشی میں ھوا راضی ' دل کیا جانتا میری دغا بازی ۔ دل بے ھوش تھا ، اپس تی اپے فراموش تھا ۔ مست پر گناہ لازم کرنا درست نہیں ھے ۔ مست پر ایتا کپٹ دھرنا درست نہیں ھے ۔ جاں دل صاف ھے ، واں مست ہور سوتے کا گناہ معاف ھے ۔ دل عاشق صادق ھے یوں بدنام ھرگز نا ھوتا '

وو اگر هوشیار اچھتا تو یو کام هر گز نا هوتا ـ اپے اپس کے پردے کوں کھولی ، اپے اپنا گناہ سب آپ بولی ـ مست جانو سوتا ، مست کیا جانے کیا هوتا ـ دل کی غرض تجھ سونچ هے ، دل کے دل میں تونچ هے ـ انے پکڑیا تھا خاموشی ، پیا تھا داروئے بے هوشی ـ دل تھا بیچارا بے خبر ، یو سب تھا میرا مکر ـ میں تیری بی گناہ‌گار هوں ، دل کی بی گناہ‌گار هوں ، بڑا گناہ کری هوں تم دونو کی شرم سار هوں ـ میں پاپ بہوت کی ، دونو کوں بی دغا دی دونو کی محبت میں خلل بھائی ، ایکس تی ایکس کوں بچھڑای ـ اتال تیرا کرم کر تیرا دل صاف رکھ ، میں گناہ کری هوں مجھے بخشش معاف رکھ ـ فرد :

گناہ کوں بخشنا کیا کچھ منا هے
گناہ بخشو کہے تو بخشنا هے

توں چتر توں چونسار تجے سب فام هے ، گناہ‌گار کوں گناہ بخشنا بہت بڑا کام هے ـ تین گناہ خدا بی بخشتا هے تو توں آدم هے میرا گناہ میں تو سب تیرے حضور کئی اتال تیرا کرم هے ـ حسن دھن من موهن جگ جیون اس رقعے میں تی یو مضمون سن ' ایسی بات چن ' هات تی گئی ، بات تی گئی ، بے هوش هو پڑی ، سینہ کوٹ کوٹ لینے لگی گھڑی گھڑی ـ بہت چ بھری ، کسے کچھ کہہ نا سکی ـ حیرت تی داتاں تلیں انگلی رکھی ، اپنے فعل تی آپے لاچی ، بھی پھر لگی محتاجی ـ تقصیر توسگلا هوا ، ولے عشق اتال اول تی بی اگلا هوا ـ بیت :

دل کوں نا حق ایتی جفا میں بھای
نیں سمجکر غصہ کری پچتای

میرے کاماں تیچہ دل منج تی پڑیا دور ، دل کوں ایتال موں کیا دیکھلاوں میں دل کی بہت ہوں شرم حضور ۔ میں دل کی خدمت‌گار ہوں ، دل منجے بیچبگا تو میں بے اختیار ہوں ۔ وو میرا صاحب منجے اس کی آس ' میں باندی ہو کر اچھوں‌گی اس کے پاس ۔ جیتا ہوا بی عورت چار کاندان میں کی رہن ہاری ، اس پر دغے کوں کیا کرے گی بجاری ۔ چھل تی جلی میں جھل بھری ' اتنا چوکی جو بات تحقیق نہیں کری ۔ غصے کوں مارنا تھا ' کسی سوں بچارنا تھا ۔ ہر ایک کام کوں چار جنیا سوں مشورت کرنا ' مشورت میں بہت فایدہ ہے عاقل نے مشورت نا بسرنا ۔ اگر اپس تی یو بات میں نا پاتی ' اس چار جنیاں میں ایکس کوں تو بی عقل آتی ۔ کوئی تو بی کچھ کتا البتہ چپ نا رھتا ۔ بات اس حد لگن نا انپڑتی ' یو شرمندگی سر پر نا پڑتی ۔ چار جنے چار بات بولتے ' بات کا معنی کھولتے ' اگر اپس کونچہ خوب عقل آئی تو بھوتیچہ خوب یو تو بھوتیچہ اپروپ ۔ کسی کی عقل میں تی بی کچھ کاڑ کر دیکھنا کچھ برا نہیں ہے ، یو پردہ بھی پھاڑ کر دیکھنا برا نہیں ہے ۔ یہاں بی یک آدھے وقت کچھ دس آتا ہے ' یہاں بی کچھ دھنڈے تو کچھ پایا جاتا ہے ۔ جیتا عقل کی قوت اچھے بھی مشورت درکار ہے ۔ مشورت امداد ہرکار ہے ۔ اما بعضے کتیک مصلحت ایسی نازک ہے وھاں مشورت کام نہیں آتی ' مشورت وھاں خلل بھاتی ' کہ جوں فارسی میں کتا ہے کہ توں عاقل ہے تو یو بات سن مشورت یک بلا لاتی ۔ مصرع :-

زنا محرم چہ غم داری حذر از یار محرم کن

بلکه اس حد لگن ۔ بیت :-

راز دل را بدل خویش که پنهاں کردم
منکه آهسته بخود گفتم و نقصان کردم

جاں مشورت نا کرنا وهاں مشورت کرنے گئے تو کچھ کا کچھ هوتا ' رچ کا کام سب بے رچ هونا ۔ کبتیاں باتاں هیں جو کسی پاس کھنیچه کیاں نہیں ' اینبچه دل میں رهتیاں دسرے کے پاس رهنیچه کیاں نہیں ۔ میں اپیچه هور اپنا خداچه جاننا ، دسرے کے خیال کوں وهاں گذر نہیں دسرا وو بات نہیں پچھانتا ۔

بارے القصه حسن دهن من موهن کہی که جدهاں تی جو کوئی دنیا میں آیا اچھےگا ' عجب هے جو کوئی ایسا دغا کھایا اچھےگا ۔ در اصل اپے عورت کی ذات ' مرداں دغا کھاتے هیں عورت دغا کھائے تو کیا بری بات ۔ فرد :-

چھند بھری یو عجب هے من بھاتی
دل دکھا کر بھی دل کوں پھسلاتی

حسن نار نے دل کے سنگار نے دیدیاں کے آدھار نے بھی دل کنے هزار هزار اشتیاق هزار هزار فراق سوں کتابت لکھی ، اپنے احوال کی حکایت لکھی :

دونو نے دونو کا دیکھے مایا بھی سواں کھانے کا وقت آیا

اس کتابت کا مضمون یو تھا که خدا کی خدائی کی سوں ، تیری جدائی کی سوں تیرے اشتیاق کی سوں ' تیرے فراق کی سوں ' تیری مروت کی سوں ، تیری محبت کی سوں ' تیرے جلنے کی سوں ' تیرے تلملنے کی سوں ' تیرے وصال کی امیدواری کی سوں ' تیری یاری کی سوں ' تیرے آفتاب جیسے موں کی سوں ' تیرے کرناں جیسے روں کی سوں

تیرے بادل جیسے بالاں کی سوں ' تیرے چاند جیسے گالاں کی سوں ' تیرے تارے ویسے نیناں کی سوں ، تیری شکر ویسی بتیاں کی سوں، تیرے ادھر کی سوں ' تیری کمر کی سوں ' تیرے دھن کی سوں ، تیرے بدن کی سوں ، تیرے نانوں کی سوں ، تیری چھانوں کی سوں کہ توں تحقیق جان اے یار میرا گناہ کچھ نہیں اس ٹھار کہ یو بلا غیر نے بسائی یو اگ غیر نے سلگائی ۔ ہیں عاشق تھی کیا کروں کہیا گیا منجہ تی نہیں رہیا گیا منجے بی جھل آئی یو بلا محبت میں اپس پر اپے لیائی ۔ توں بی عاشق ہے جانتا ہے عشق کی اوکل جاں محبت ہے واں کیا بلا کرتی ہے جھل ۔ خدا نہ جھلکاوے جھل کا جھلکار ، اپس کوں مارلیتے نہیں آتی عار، اتال دوسرے کوں مارتے کیتی بار ۔ عشق کی بری اوکل جتنی محبت آتنی جھل ۔ جس محبت کو جھل نہیں اس محبت کوں بل نہیں ۔ جھل تی معشوق بہت آتی یاد ، جھل سوں باندے ہیں عشق کی بنیاد ۔ محبت جھاڑ جھل پھول ، پھول بغیر جھاڑ کیا دیسے گا مقبول ۔ جاں محبت ہے واں جھل آتی ، جاں محبت نہیں وھاں جھل کا ہے کوں جاتی ۔ فرد :

یاد آتیاں ملے سو وو راتاں
دل کوں سمجانے کیاں کری باتاں

اینسے نقش نگار سوں ، بہت پیار سوں ' کتابت انے خیال کے ہات بھیجی ' راتیں رات بھیجی ۔ خیال ' جس کی باوتی اگلی چال، فی الحال ، اس ھجراں کے کوٹ میں جا کر ' اس محبت کے میدان کے کوٹ میں جا کر ' دل کوں عاشق کامل کوں ' یو کتابت انپڑایا ، زبان سوں بی بولیا ' جو کچھ زبان میں آیا ۔ اتال دلبر دل کا سنبھال حسن کی کتابت دیکھ آہاں سوں سینہ حالیا '

انکھیاں میں تی لہو کے انجھو ڈھالیا۔ بیت :

پڑن رقعہ دیا دل جیو کے ہات
کتابت کوں کتے آدھا ملاقات

عربی میں یوں آئی ہے بات ' کہ المکتوب نصف الملاقات۔ اپس میں اپی فکر کریا ' بھی اس میں کیا مکر ہے کر ڈریا۔ دل دو چیتا ، دود کا جلیا چاچھ پھونک پیتا۔ کہیا وو غصہ کیا تھا یو پیار کیا ہے ، ایسے پیار کوں اعتبار کیا ہے۔ ایسے پیار کوں کون پتیاوے ، ایسے پیار تی یک آدھے وقت جیو جاوے۔ رقعہ کھول پڑیا ' اپنا ہات اپی لڑیا کہا غیر پر ہزار ہزار لعنت ، یو دغا بازی کرنے کا کون وقت۔ اے تو ایک بلا ہو آئی تھی ناپاک نے جیو پر لیائی تھی۔ بیت :

کدھر تی آ کہاں جا مبتلا تھی
نہ تھی یو غیر غیرت کیا بلا تھی

یہاں نہ غیر کا وقت تھا ، بارے خیر کا وقت تھا۔ میرے دل میں ہور شک حسن کے دل میں ہور گمان ، یہاں قصہ کچھہ کا کچھ ہوا میانے میان۔ بیت :۔

جیتی ہمت جتی فکر اب دھرے گا
خدا کے کھیل یاں کوئی کیا کرے گا

دل بی سمجیا کہ گناہ حسن کا نہیں ، معشوق جو اتنا منگتے سوبے سبب بیزار ہوتے ہیں کہیں۔ گناہ اس حرام زادی بد بخت کا ہے ، گناہ اس پاپن نے رحم دل سخت کا ہے۔ ولے بختا چھنال ، بہت نازک چلی چال ، مکر بالیں بال ' کام خام

نہ ن ہوینے دی ، جس سوں کام کری آسے بی قام نہیں ہونے دی ۔ حسن کوں ٹالی رکھوالاں کون بی اچھالی ۔ جھگڑے کا جھگڑا لیائی جھگڑا لاکر بی دونو کوں ملائی ۔ فرد :۔

یو بلا ہے بری قہر کی جائی
مگر اپنا کمال کوں انپڑائی

عجب حکایت کی دھات ہے ، یو تواریخ میں لکھنے کی بات ہے ۔ یو اس کا کچھ کا کچھ ہے خیال ، ایسے سوں کوئی کبوں رکھے اپسے سنبھال ۔ چوری ایلاڑ ہے یو کام چوری تی بی پیلاڑ ہے ۔ فرد :—

ایسے چلنتاں مین کوئی اگر آوے
گر فرشتہ اچھے دغا کھاوے

جیوں توڑے تیون ساندے، جیون کھولے تیون باندے ۔ دل صاف کرنا ہے ، ایسی چھنال کوں گناہ معاف کرنا ہے ۔ دل نے عاقل نے کامل نے واصل نے ، حسن دھن من موھن جگ جیون کوں لکھیا کہ تیری خوبی کی سوں تیری محبوبی کی سوں ، تیری سطلوبی کی سوں ۔ تیرے مکھه مقبول کی سوں ، تیرے سیس پھول کی سوں ، تیری نت کی سوں ، تیرےست کی سون ۔ تیری متوالی انکھه کی سون ، قبول صورت ناک کی سوں ۔ تیرے اس نازک نرم لعل ہو نٹان کی سوں ، تیرے ھاتاں کی مہندی لگائی سو اس رنگیلے ہو ٹان کی سوں ۔ تیرے بناتان ویسے دانتان کی سوں ، تیری ابلوچ ویسی باتان کی سوں ۔ تیرے پھولاں ویسے ھاتان کی سوں ، تیری زلفان کے تاران کی سوں ، تیرے گلے کے ھاران کی سوں ، تیرے چاند ویسے جوبن کی سون ، تیرے چندنی سار کے جھلکتے تن کی

سوں - تیری شرزے ویسی کمر کی سوں ، تیری اژدھا ویسی زرکمر کی سوں - تیری راناں کی سوں ، تیری ساق کی سوں ، تیرے شوق ہور اشتیاق کی سوں - تیرے پانوں کی سوں ، توں چلتی ہے سو اس تیرے پانوں تلے کے ٹھانوں کی سوں فرد :-

عشق اب مرتبہ اوپر آیا
کس لطافت سوں دل نے سوں کھایا

تیرے کنٹھہ کی سوں ، تیرے کنٹھہ مال کی سوں ، تیری ٹھڈی کی سوں تیرے گال کی سوں ، تیری نازاں بھری چال کی سوں ، تیرے گھنگر والے بال کی سوں - تیری قبول صورتی کی سوں تیری مدن مورتی کی سوں - تیری وفا کی سوں ، تیری جفا کی سوں - کہ جو میں یو رقعہ پڑیا ، تو سو حصہ اگلا منجے محبت کا اثر چڑیا - کہ یہاں نہ گناہ تیرا ہے ، نہ کچھہ تقصیر میرا ہے - بیت —

دو جنیاں میں جو کوئی جدائی بھائے
اس اوپر بھی جدائی کیوں نا آئے

اتنا کری سو یو غیر ، اتال جان دی یو بیر - جوں ہمیں اپنی محبت میں اڑی تھی تیوں وو اڑو ، ہماری جدائی کا یو کلکلاٹ اس پر پڑو - اتال خدا جانتا ہے کہ میرا دل تیرے باب بہت ہے صاف ، میرے دل میں تیرے باب نہیں کچھ خلاف - اگر سچ پوچھے گی تو اے من موھن پری ، اتنا سب تو نچہ کری - اگر توں خیال ہور نظر وفا ہور تبسم کوں کھکر منجے داروئے بے ہوشی نا پلاتی ' تو منج پر ہور تجہر اپتی بلا کی آتی - توں کرنے گئی چھند ، غیر نے وہاں اپس کوں کری بند - اسیچہ

تی کتے ہیں کہ عورت ناقص عقل ہے یو قدیم نقل ہے۔ جیتا عقل مند ہوئی تو بی عورت کی ذات ، کیا اعتبار ہے عورت کی بات ۔ عورت اپنے گھردار کوں خوب ہے ، عورت ساگ سبزی بسوار کوں خوب ہے۔ گھر کا دھندا اس کا کام ہے ، بعض دھندے کا اسے کیا فام ہے۔ چار باتاں کرنے تی دور اندیشی ہوتی ہے ، ادھر آدھر کہانی حکایتاں کرنے تی دور اندیشی ہوتی ہے ۔ پیش بینی عورتاں یوں کتیاں کہ جینا بہت مشکل کہ جوں جیتے ، جنوں کوں عاقل کتے ، ویسے عاقلاں اس دریا میں غوطے کھاے ہیں ' کوی موتی پاے ہیں ، کوئی خالی ہات آے ہیں ۔ عورت کی ذات ہزار اپس کوں پنوائے تو کیا ہوا ، بھولے چوکے یک آدھی بات آئی تو کیا ہوا ۔ گھر کی رہن ہاری ، گھر کا خبر اسے معلوم بہار کے کا ماں کیا جانتی بچاری ۔ محبوب کی بات ' پھول کا پات ، کملاتے بار نئیں ، باس نکل جاتے بار نہیں ۔ باؤ بارا اس باؤ بارے پر کیوں کرنا پتیارا۔ دانش سند جو کچھ اپے جانتا سو جانتا' یو بی محبوب ہے ' محبوب کی بی ایک بات سنتا تو گذرانتا ۔ عورت خوب عورتاں میں جس کی رقوم ، وو تو النادر کا المعدوم ۔ جس کوں خدا دیا مان ، جس کوں خدا کا دھیان ، جس کوں خدا کی پچھان ، جس کا روشن ایمان ، جس کا بڑا گیان ، چتر سگھڑ سجان ۔ بارے دل کہیا ، قصا عجب کھڑیا ، چور پر مور پڑیا ۔ توں اگر اس وصال کے چھپرے پر آکے سوتی ، تو اس غیر کوں فرصت کہاں تی ہوتی ۔ ہوشیاری سوں بلاتی ' تو اس غیر کے ہات تی کی دغا کھاتی ۔

فرد :۔

کسے کیا بولنا کسے کیا فام
اپنی بد سوں کئے سو توں یو کام

اما جیتے اس معاملے میں رہتے ہیں ، اس قصے میں یوں کتے ہیں ۔ کہ عقل پادشاہ جو شکست کھایا ، پھر کر شہر بدن میں آیا ، خدا جانے کدھر جاموں چھپایا ۔ دل تیر کھا اڑیا ، جھگڑے میں گھوڑے پرتی پڑیا ۔ ہور صبر کہ عقل کا سر لشکر تھا ، بہت دلاور تھا ، جو عشق کے لشکر تی موڑ کھایا ' شہر ہدایت کوں آیا ۔ ہمت کوں بولیا کہ دل تو زخمی ہوکر پڑیا ، حسن کے ہات چڑیا ۔ عقل شکست کھا کر تائب ہوا ، خدا جانے کدھر غائب ہوا ۔ جو کچھ قضا تھی سو ہوئی ، خدا کی رضا تھی سو ہوئی ۔ ہمت نے ، پر معرفت نے ، سر دھن کر کہیا کہ عقل کا منج پر حق بہت ہے ، مطلق بہت ہے ۔ شرط یاری یوں ہے ، رویش دوست داری یوں ہے کہ اس وقت عقل ہور دل کی خبر لینا انوں کوں تقوا دینا ۔ بیت :۔

جس پر جو کوئی پیار رکھتا ہے

حق یاری وو یار رکھتا ہے

کیا جانے انو کا کیا حال ہے ، اجھوں کون کون ان دنبال ہے ۔ بارے اس وقت کچھ یاری کریں ، مددگاری کریں کچھ نیک وبد ہوا اچھے گا تو ، کام زد ہوا اچھے گا تو ، معاد رد ہوا اچھے گا تو ، عشق کے لشکر سوں بی پھر کر جھگڑا کر رگڑ اکریں ، یک نانوں کریں مارین یامرین ۔ ہمت یو بات لھوا ہات کر ' اپنا لشکر مستعد کیا حضور تی ایک ایک گنتی لیا ' چاروں طرف تی آٹھیاں فوجاں ، جانو قہر کے دریا موجاں ۔ شہر دیدار کی طرف چلیا ، عجائب گلزار طرف چلیا ، ج ڈونگر ہلیا ' ٹھارین ٹھار خلق کھلبلیا ۔ کتیک دیسان کوں قا

کے بوستان میں آیا ' بھائی کوں عقل ھور دل کا احوال پوچھیا گلے لایا فرد :-

بعضے یاراں تی جیو ھے بے زار
وقت پر آ کھڑا رھیا سو یار

قامت بولیا کہ اے ھمت ، تو خوب یو پوچھیا تجہر ہزار رحمت ، آدمی کی ذات میں اتنی اچھنا اصالت نیں تو اصیل ھور کم ذات میں کیا فرق ، بھلے ھور برے کی بات میں کیا فرق ۔ بے وفا ھو ر وفادار کوں کیوں کر جاننا ، یار ھور اغیار کو کیو نکر جاننا ۔ ایمان کا آدمی ھور بے ایمان کا آدمی یہا نچہ دستا ھے ، نشان کا آدمی ھور بے نشان کا آدمی یہانچہ دستا ھے ۔ عقل پادشاہ نے ایتیاں کوں لیا دیا ، کھلایا پلایا ، ولے اس وقت آسے پوچھنے تجہ بغیر یہاں کون آیا ۔ جوں اس کی خاطر تیرا دل تملیا ، تیوں دسرے کا دل نہیں جلیا ۔ جوں اس کی خاطر توں جلیا ، تیوں دسرا نہیں تلملیا ۔ ایتال کیا پوچھنا اس کا حال آج یک سال ھے ، کہ دل ھجراں کے کوٹ میں بہت بد حال ھے ھور عقل بی شہر بدن کوں گیا ھے ، اپنے قدیم وطن کوں گیا ھے ۔ عشق کا بہت لش ر ھے ، عشق بہت زور آور ھے ۔ عشق سوں جیتا کوئی لڑے گا ، پورا نا پڑے گا ۔ عشق سوں مل چلے تو جہ نفا ھے ، نہیں تو بہت جفا ھے ۔ عشق تی لڑ کر کیا کیا ، جھگڑ کر کیا کیا ۔ اپس کوں خراب کیا ' اپنا لشکر خراب کیا ، اپنا گھر خراب کیا ۔ لڑ کر کیا پایا ' اپنا بھرم گنوایا ۔ شرم کوں بول لایا ، خدا کی خلق کوں دکھایا ، بہت آخر پچتایا ۔ ضرور

کوں لڑنا کہیں کہے ہیں ، ضرور کوں جھگڑنا کہیں کہے ہیں ۔ بیت :۔

عقل سوں لڑ اول عقل سوں بچار
عقل جاں نا چلے وہاں تروار

عاقلاں نے بی یوں کئے ، کہ آخر الدوا الکے ۔ یعنی جو درد دارو تی خوب نہیں ہوتا آسے داغ دینا ، یو بات استی کہے کہ اس بات تی کوئی کچھ پند لینا ۔ ایک بات ہے میری فام کر جتنا سکے گا آتا دوستی سوں کام کر ۔ عشق بہت بڑا پادشاہ زور آور ، سمج سوں لڑ عقل تے نکو پڑ ٹک ملاحظہ کر ۔ فارسی میں کتا ہے فرد :۔

ہر آں کہتر کہ با مہتر ستیزد
چناں افتد کہ ہر گز بر نخیزد

ضرور کوں جیو پر آئے تو کوئی لھوے پر ہات بھانا ، جیبچا لھوے پر ہات بھانا ، نیں سو بلا جیو پر لیانا ۔ یو کیا فام ہے یو کیا کام ہے ۔ توں لڑے گا ھمت ہے ، ولے اس کام میں بہت زحمت ہے ۔ اس فام میں نکو پڑ ، نکو لڑ ، نکو جھگڑ ۔ صلح سوں کام نا ہوے تو لڑنا ، تدبیر نا چلے تو جھگڑنا ۔ خدا نے عقل دیا ہے فام ، جو کچھ عقل میں درست آتا وو خوب ہے کام ۔ یو عقل تھا آسے کیوں بھایا ، غیر مستعدی سوں عشق پر چل کر آیا ۔ ایتا عاقل تھا ، ولے خوب لوگاں ملانے تی غافل تھا ۔ اگر خوب لوگاں ملاتا تو کچھ تو بھی آسودگی ہوتی ایتا جفانا پاتا ۔ تو بی لڑنے منگتا ہے ھمت ہے لڑے گا دلاور ہے نرہے ، ولے اس لڑنے تے

نا لڑے تو بہتر ہے۔ یکایک جھگڑنے کی نکو کر فام ، شاید جھگڑنے تی صلح سوں بہتر ہوے کام ۔ لڑای کوں نکو کر بہت اضطراب ، بہوتاں کا ہوے گا گھر خراب ۔ توں ایک جبو تیرا تو سہل ہے ، ایتا عالم پر بلا بھانا جہل ہے ۔ عشق کا لشکر بہت بے نہایت ، جدھر دیکھیں گے آدھر اس کی ولایت ۔ فرد :-

عقل کرتی ہے سب اتا یو بچار
لڑ کے مرنے کوں کیا ہے کبتی بار

اتنے اتنے کوں لڑنے کی چٹ خوب نہیں ، بہو تیچہ آپ خودی بھوتیچہ ہٹ خوب نہیں ۔ بڑے ڈونگر پر ننھا ڈونگر پڑے پھتر تی پھتر جدا ہوئے ننھا ڈونگر بالو ہوکر سب جھڑے ۔ میری بات تو توں فام کر ، توں تو ہمت ہے ولے ہنر سوں کچھ کام کر ۔ لا علاجی پر کیا ننھا کیا بڑا ' واں خدا سب جا گا حاضر کھڑا ۔ وقت پر خدا تھوڑیاں کے آدھر ہوتا ہے ' اعتقاد جوڑیاں کے ادھر ہوتا ہے ۔ وو بات جدا ہے ' پچھیں خدا ہے ۔ ست میں پیٹ رگڑ کر سول اٹھانا ' عاقل ہور یو کام کیا مانا ۔ عقل ہور ہمت دونوں مل کر کچھ کام کریا ہے ' جاں یکبلے ہمتیچہ ہے عقل نہیں واں مرنا ہے ۔ حافظ کتا ہے فرد :-

حسنت باتفاق ملاحت جہاں گرفت
آرے باتفاق جہاں می تواں گرفت

ایتال تدبیر اس کی یو ہے کہ عشقیچیہ سوں عشق لانا ، عشقیچہ کو سمجھانا ' عشقیچہ کوں اپنا کرنا ، عشقیچہ کوں منانا ۔ عشق کوں اپس سوں راضی کر لینا ، اپنی پیش بازی کرلینا ۔ اگر عشق کنے یوں التجا لیائے گا ، عشق بہت بڑا بادشاہ

تیری مراد کوں تجھے انپڑاے گا، توں اپنی مراد پاے گا۔ عشق کوں بہت بھاے گا بہت خوش آے گا۔ دوسنی سوں پیش آنا کچھ عیب نہیں ہے، جوں خویشاں سوں خویش آنا کچھ عیب نہیں ہے۔ دنیا میں آشنائی ہور مروت بی اچھتی ہے، مہر اور محبت بی اچھتی ہے۔ اگر کوئی بڑے کی ادب رکھیا تو نھنا نہیں ہوتا، نیں رکھیا تو کوئی کسی کے کام میں منا نہیں ہوتا۔ بڑیاں کی ادب رکھنا اپنی بڑائی ہے، یو بڑیاں تی آئی ہے، یو بڑائی نھناں کوں بڑاں کوں سب کوں بھائی ہے۔ بیت:

عشق سوں کچھ علاج چلتا نہیں
عشق سوں صلح باج چلتا نہیں

عشق جاگتا، ہرگز نیں سوتا، عشق صاحب قدرت عشق تی سب کچھ ہوتا۔ ہمت کہیا جو کوئی مرد ہے وو لڑنہار اچ ہے، دشمن پر جا کر پڑنہار اچھ ہے۔ لڑنیچہ پر آیا تو ک پیچھے جانا ہے، ولے قامت کا اندیشہ مجھے بہت بھانا ہے۔ قام بہت عقل مند ہے، قامت کنے بہت عقل کا بند ہے، جو ک قامت کہیا سب وو پند ہے۔ قامت ہمت کا بھائی، قامت نصیحت ہمت کی خاطر آئی۔ ہمت لشکر سب اپنا قامت ک چھوڑیا قامت کے کہے پر عشق سوں عشق جوڑیا۔ ہمت دانش م آ کر، دنیا کا عالم خاطر لیا کر عشق سوں ملیا جا کر۔ دل کپٹ دور کیا ھٹ دور کیا۔ عشق پر اعتقاد لیایا عشق ک بہت بھایا عشق نے ہمت کو گلے لایا۔ عشق کوں ہمت بہت مہر آئی سچی بات سب کسے بھائی۔ رہنے کو عجا

ادر ایک جاگا دیا بہت تواضع بہت تعظیم کیا ۔ باٹ کی ماندگی
پڑی تھی سو اس کا اتار ہوا ، ہمت کا دل جمع خاطر قرار ہوا ۔
فرد :۔

عشق و ہمت یو دو ملے جس ٹھار
کام کرتا تمام واں کرتار

پچھیں عشق نے اسے یک رات خلوت میں بلایا ' ہمت نے
کئی باتاں ادھر ادھر کیاں جدھر تدھر کیاں سنایا ۔ اس باتاں
میں عقل ہور دل کی بی بات لیایا ' ہور اس وضا سوں خاطر
نشان کیا ہور یوں سمجایا ' کہ عشق بہت خوش ہوکر راضی
ہوا عشق کوں بہت خوش آیا ۔ آخر قرار یوں ہوا مدار یوں
ہوا کہ عشق پادشاہ عالم پناہ ظل اللہ صاحب سپاہ کے گھر کی
عقل کوں وزیری دینا سب پر امیری دینا ۔ عشق جیسے پادشاہ
کوں عقل جیسا وزیر ہونا ' اس آفتاب کوں ایسا بدر منیر ہونا '
ایسا صاحب ضمیر ہونا ، ایسا صاحب تدبیر ہونا ۔ دلاور لوگاں
کی صحبت نہیں بھائی بادشاہی جا کر وزیری آئی ۔ وہم نے ھانکاں
مار مار دکھلایا راہ ، عقل نہں چلیا وہم کا کیا گناہ ' جاں
بادشاہی ہے واں دلاور لوگاں بہت درکار ہیں ' دلاور لوگ ایک
وقت کے یار ہیں ۔ یاری سوں آخر جوں تیوں ہمت نے کام کیا '
عقل کی قدرت عقل کی عقل فام کیا ، خیر سوں گذرانیا اپنا
نام کیا ۔ اگر اسے دعوا نا جاتا تو کیا جانے عقل پر کیا دکھ
آتا ۔ جیو نے پاتا یا نپاتا ۔ فرد :۔

کام کر نیں سکیا عقل کا پھیر
عشق آخر کیا عقل کوں زیر

عشق پادشاہ عالم پناہ ظل اللہ صاحب سپاہ نے اپنے مہر خورشید
چہر سر لشکر کوں ، دلاور نر کوں فرمایا کہ شہر بدن کوں
بیگ جا ہور عقل کوں بہت دلاسا دیکر ، بہت دل ہات لے کر
عزت سوں حرمت سوں مہر سوں محبت سوں مروت سوں سمجا کر
منج لگ لے کر آ ہور کہہ کہ دل آزردہ نکو کر وقت پر نظر دھرے
اے دنیا کدھیں زیر کدھیں زبر کدھیں تلے کدھیں آپر ۔ کدھیں
پیش کدھیں پس کدھیں رس کدھیں بکس ۔ ایتال ھمنا پتیانا
کُئی بات کا دغدغا دل پر نا لیانا ۔ توں ہمیں بھائی ہے ، ھمنا
تمنا میں کیا جدائی ہے ۔ ہماری وزیری تیری پادشاہی تی کچھ
کم نہیں ' دل خوش رکھ کچھ غم نہیں ۔ اس وزیری میں بی
عالم عالم ہے ' دنیا کا جینا ایک دم ہے ۔ میرا ایک حکم ہے
میانے ' باقی دولت توں جانے ۔ عذر ہرگز نا کرنا ، بیگ ادھر
رخ دھرنا ' توجہ دھرنا ۔ مہر یو بات سن عشق کوں سجو
تسلیم کر شہر بدن کوں روانہ ہوا ، بہت بیگ بیگ چلیا بہت
بیگیچہ جانا ہوا ۔ عقل سوں ملاقات کیا جو عشق کہیا تھا سو
بات کیا ۔ عقل نے دل کا پوچھیا احوال ، مہر نے کیا دل بی
ہے خوش حال ' تیرا بی بلند ہوا اقبال ۔ کچھ غم نکو کر ' ال
نکو کر ۔ کر اب آنند بڈھائی ، تیری مقصو
حاصل ہوئی مراد بر آئی ۔ عقل اندیشں دیکھیا کہ
لشکر ٹوٹیا ' پادشاہی کا بند چھوٹیا ۔ پھر لڑنے کا سکت نہیں
تدبیر کوں بی گت نہیں ۔ خلق پریشان ہے دل یکس سوں ایک
نہیں رہتی مل ، کام بہوتیچہ ہوا ہے مشکل ۔ ملک سب بھو
لشکر کا اتفاق ٹوٹیا ۔ ملک ہوا پراگندہ ، صاحب ہو کر بیٹھا

ہر یک بندہ ۔ گھر گھر امیر گھر گھر راجوت گھر گھر تدبیر ۔ ہر کوئی سر خود * کوئی نہیں سنتا کسی کی بد ۔ جسے دیکھتا ہوں وو دل میں بد نیت دھرتا ، زوراں سوں پکڑ دبنے کی فکر کرتا ، عشق پادشاہ سوں بہت ڈرتا ۔ لوگاں نے ایمان بدلائے ، دل پرے ا : منی لائے ' حرام خوری پر آئے نمک آج لگن حرام کھائے ۔ کس مسلمان میں مسلمانی پنا نہیں رہیا جب بے ایمان ہوے ایمانی پنا نیں رہیا ۔ جیو دبنے کتے تھے جو کام پڑے ' وو دوست سب دشمن ہو کر کھڑے ۔ ستارے نے امداد چھوڑ یا فلک نے یاری توڑیا ۔ اتال پھر پڑے بخت ، انل کاں کی پادشاہی کاں کا تخت ۔ عشق سوں ملنیچہ میں نفا ہے ، نہیں تو ایک اسے کیا کہ سارے عالم پر جفا ہے ۔ عشق کوں چھوڑے تو کئیں ٹھار نہیں عشق کوں چھوڑے تو آخر بھلی بار نہیں ۔ کہیا بہت خوب اے واللہ ، بسم اللہ ۔ ہمیں دونو مل جاویں ، کیا کریں ضرور ہے عشق کیا فرماتا سو خاطر لیاویں ۔ عشق سوں ملاقات کرد ن ' اپنے جیو کے بارے بات کرین ۔ پیلاڑ جوں اچھے گی قضا ' تبوں خدا کی رضا ۔ مہر سر لشکر کے سنگات عقل بی بے اختیار ہو کر راتیں رات عشق کے حضور آیا ' دیدے دیدار سوں لایا ۔ دعا دیا دست بوسی کیا ۔ عشق کوں بی بہت بھایا ، عشق نے بی عقل کوں گلے لایا ۔ دلاسا دیا بہت بہت سمجایا ۔ کہا اتال میں پادشادہ توں وزیر ، تیرے ہات میں دیا اپنا ملک اپنی سب تدبیر ۔ تجے بھائے سو کر ' تیری عقل میں آئے سو کر ۔ میں مست ہوں لاوبالی ہوں میری نگہبانی میں اچھ ، میں بی بے پروا خیالی ہوں

---

* بسر خود ـــ

میری فکر زندگانی میں اچھے ۔ مِں ہور شراب راگ ہور محبوب ، مِیں عشق ہوں منجے یو چہ خوب ۔ باقی کا درد سر توں جانے ، یو درد سر منج لگ نکو دے آنے ۔ منگتا ہوں اس دنیا میں دو دبس بے غم ہو بہوں ، جوں پادشاہ عالم ہوں تیوں پادشاہ عالم ہو اچھوں ۔ کو لگ اس دنیا میں گرفتار ہو اچھنا اپنے دل کی خوشی تی بے زار ہو اچھنا ۔ صبا اُٹھہ کر یو لوگاں کا کچاٹ ، دل واز آیا ہے بہت پکڑنا ہے اُچاٹ ۔ کس کس سوں جنگ کس کس سوں آشتی کروں ، کیتاں کوں سمجاؤں کیتاں کی دل داشتی کروں ۔ جنم یونچہ کیا برباد نادل کی خوشی نا خدا کا یاد ۔ یتی آرزو سوں دنیا میں آنا ہور تخت پر بیٹھہ ادھر آدھر کا غم کھانا ۔ جو خوشی جاوے ہور غم آوے یاد ، تو تخت پر بیٹھی کا کیا سواد ۔ ایدھر کی ہانک ادھر کا پکار ، ملک میں غوغا ٹھارین ٹھار ۔ یو مغز خالی کرنا ہے ، یو لوگاں کی حمالی کرنا ہے ۔ تخت پر بیٹھے تو کیا بادشاہی آئی عیش و عشرت کی نانوں ہے بادشاہی ۔ جنس جنس کی خبراں لیاتے ہیں تخت پر بیٹھے ہیں ہور عالم عالم غم کھاتے ہیں ۔ غم کھاکر پیٹ بھرے ایتال خوشی کون کرے ۔ دودیس کی دنیا بادشا ہاں کے گھر مین دایم دھنگانا اچھنا ، دایم ہنسنا کھیلنا لینا دینا پینا کھانا اچھنا ، گانا بجانا اچھنا ۔ گھر ایک جاترا ایک ہاٹ ہو رہنا ، رات دیس تمتماٹ ہو رہنا ۔ ایک بات ہے فام ، اول خوشی بعد از ہر ایک کام ۔ بادشاہ کا گھر بادشاہ کے جیسا دسنا ، شمس کا پر تو قمر جیسا دسنا ۔ بادشاہ کے گھر میں کوئی آئے تو یوں اچھنا جانو میز بانی کوں آیا ہے ، غم کوں بسر جاوے جانو شاد مانی کوں

آیا ھے ' دنیا کی بہشت ھے پادشاہ کا گھر ، نہ کہ پادشاہ کے گھر میں آئے بی دردسر دل مکدر ۔ نیم ھور دھرم کی نانوں پادشاھی ھے ، بخشش ھور کرم کی نانوں بادشاھی ھے ۔ بادشاھی آتی ولے بادشاھی کر جاننا بہت مشکل ھے ، بادشاہ ھو کر اپس پچھاننا بہت مشکل ھے ۔ یو جوں لشکری پنے کی جھڑتی دیتا تیوں بادشاہ بی بادشاھی کی جھڑتی دینا ھے ، یعنی عدل ھور انصاف کرنا ھے ، خلق کوں آسودہ رکھنا ھے ، خلق کوں مراد کوں انپڑانا ھے ، خالق کی دعا لینا ھے ۔ خلق تی خدا نہیں ھے جدا کہیچہ ھیں کہ خدا با خلق خلق با خدا۔ بادشاہ اپنا دھونڈا دھونڈا کر ابنا حق خلق پاس تی لے کر مال جوڑے گا ، اگر کیں چوکیا تو خلق بی برا بولے گا خلق کیا چھوڑے گا ۔ اس تی کہیں ھیں کہ عدل انصاف کجھ خوب ھے ھر ایک کام صاف کچھ خوب ھے ۔ حق پر جو کچھ کیے وو سواد ھے ، وو ظلم نہیں عین داد ھے ۔ خلیفہ یعنی خدا کی جاگا کا بیٹھن ھار ، ھر ایک بات کوں حق کوں کرنا پوچ بچار ۔ جان تے نھنے ھور بڑے کا ملاحظہ میانے میان آیا ' بچھین آسے کیوں کہنا خدا کا سایا ۔ جانتے بادشاہ نے خدا کوں چھوڑ دسرے کوں ڈریا ، بادشاھی کا سواد بی گنوایا اپنا کام بی ضایع کریا ۔ بادشاہ ھور دسرے کا ڈر ، نزدیک کے لوگاں کوں جئیو کا ضرر ۔ بادشاہ جو اپنی بات پر قایم اچھے ، نزدیک کے لوگاں کوں بی عزت دایم اچھے ۔ اگر کوئی کس پر تہمت رچے کوئی کس پر سٹی بھانا ، اس وقت خدا کوں میانے میان لانا ۔ البتہ دل مہروان ھوے گا ، خلق پر کام آسان ھوے گا یو خدا کا خلیفہ سا دس آئے گا ، اس کا چلنت بی خدا کوں بھائے گا ، بادشاھاں

جو ایک عہدہ کسی کوں دیتے ہیں ، تو ہزار ہزار جنس سوں
اس کی خبر لیتے ہیں ۔ خدا جو پاد شاہاں کوں پادشاہی دیتا ہے
خلق کوں کیوں پالتے کر خبر نیں لیتا ہے ۔ جو پادشاہاں کوں
یہاں اپنے عہدے داران پاس تی حساب لینا ہے ، تیوں وہاں بی
انو پر یوج بچار ہے بک یک جواب دینا ہے ۔ یہاں حق چلنا حق
پر دل دھرنا ہے ، پادشاہی کرنا خدائی کرنا ہے ۔ پادشاہی بہت
بڑا عمل ہے ، سب عملاں میں اول ہے ۔ پاک نیت
پادشاہاں کا کعبہ ، عدل و انصاف پادشاہاں کا روزہ نماز
سخاوت پادشاہاں کی حج سمج ، دعائے خلق پادشاہاں کا عم
دراز ۔ پاک نیت عدل انصاف ہور سخاوت ، یو پادشاہاں
عبادت ۔ وضو کرکر چار سجدے کرنے ہر کوئی سکتا ہے ، وا
عدل ہور انصاف ہور سخاوت کی قدرت کوں رکھتا ہے ۔ پادشاہا
اپنی عبادت نا کر د سریاں کی عبادت کرتے ، اپنی عبادت
عرش پر سجدہ قبول پڑتا ہے سو بسرتے پادشاہاں کوں اگر عد
ہور انصاف ہور سخاوت پر نا اچھے دل ، تو ہاتھ موں دھو
چہار سجدے کرنے تی کیا حاصل ۔ یو عبادت مسکیناں غریب
فقیراں کرنا ، عاجزان نامراداں بےکساں حقیراں کرنا ۔ نہ
پادشاہاں اتنیچہ پر اپنی عبادت نباڑنا ، باقی کاماں تے ہ
جھاڑنا ۔ اپنی خوشی کوں سجدے کریں گے نو کرو ، ولے عبا
کرتے ہیں کر دل پر خیال نکو دھرو ۔ جو اول مذکور ہوا
پادشاہاں کی عبادت یعنی عدل انصاف ہور سخاوت ۔ پادشا
مظہر اعظم ہیں ، دنیا میں بہت مکرم ہیں ۔ انوکی عبادت ا
ایسی اچھنا ، نہ کہ بعضی خلق جیسی اچھنا ۔ یہاں بول کس

کیا دھرنا ہے ، اپنا انصاف اپیچہ کرنا ہے ۔ یو عبادت چار سجدے کر خالق کوں دکھلانا ہے ، خدا ہور رسول کو پھسلانا ہے ۔ ولے انو پھسلائے کیوں جاتے ہیں ذرے ذرے کے حساب پر آتے ہیں ۔ جو کوئی پنا دبوے گا ، سو حساب لکھ نا لیوے گا ۔ یو پادشاہی بی خدا کا ایک عہدا عمل ہے ، یو عہدا عمل کیا آسان ہے بڑا خلل ہے ۔ جنوں کوں کچھ نہیں دیے ہیں ، اپنی مشقت کر یک ٹکڑا کھاتے ہیں ، آن بچاریاں پر بی ہزار ہزار تقصیراں ہزار ہزار جفایاں ، ہزار ہزار تغادے لیاتے ہیں ۔ یو خدا کا کارخانہ ہے ، پچھیں کسے نوازنے پر آئے تو وہاں نک بہانہ ہے ۔ اپنا جیو خوش تو زمیں آسمان خوش ، اپنا جیو خوش تو سب جہان خوش ۔ دنیا میں ایہے ہور اپنا نام ہے ، اپنا جیو خوش رکھنا بڑا کام ہے ۔ جسے پادشاہی کتے سو وو پادشاہی جدا ہے ، ایتال منجے تجہ جیسا وزیر ملیا ہے خدا ہے ۔ مدد رب ہوا ہے ، بارے ایتال کچھ سبب ہوا ہے ۔ خد سبب ساز خدا بندے کوں خوش کرتا نواز ۔

القصہ بارے آخر جس وقت کہ عشق پادشاہ عالم پناہ ظل اللہ صاحب سپاہ کی عقل پر وزیری مقرر ہوئی ، امیری مقرر ہوی عشق پادشاہ عالم پناہ ہمت کوں فرمایا کہ دل کوں ہجراں کے کوٹ میں رقیب نے دند سوں بند کیا ہے ، بہت خوار کر آزار دیا ہے ۔ توں جاکر ، خاطر لیا کر ، دل کوں ، عاشق کامل کوں اس واصل کا مل کوں وہاں تی میرے حضور لیا ، ہور اس کے پانوں میں کا بند کاڑ کر اس رقیب بے نصیب کے پانوں میں بھا ۔ ہور غیر کو اس کی

دختر ہے ' بد اختر ہے ، ساحر ہے ' ٹونے میں بہت ماہر
ہے ، اسے بی خوب قلب جاگے میں قید کر کر آ ۔ جو وہاں
تی کئی نکل نا جاوے ' وو کئیں جھانکنے کی فرصت نا پاوے
وو بہت بری ہے ' شکر کی چھری ہے ۔ جاں جاے گی ، واں بلا
بساےگی ۔ ہمت نے عشق پادشاہ عالم پناہ صاحب سپاہ کوں
سلام کیا ' مدعا سب قام کیا ۔ ہجراں کے کوٹ کوں چلیا
جوں پارا نواں میں ڈھلیا ۔ وہاں جا کر لڑ کر جھگڑ کر کوٹ
لیا ، جھگڑا فتح کیا ۔ دل کوں اس کوٹ میں تی بھار لیایا ؛
دل کے پانوں میں کا بند کاڑ کر اس رقیب بے نصیب کے پانوں میں
بھایا ۔ ہور غیر کوں بی ہرانے گھر میں شیطاناں کے گزر میں
چھوڑیا ، چاروں طرف تی کانداں چینتا ' دروازاں کے پاڑاں جوڑیا ؛
کہ دسری بار ایسی شیطانگی نکرے ' دو دیس ادب پاوے ٹک
ڈرے ۔ غیر خاطر بی جمو نلملنا ' ولے کیا کرنا دنیا کا کام ہے
ادب کئے باج نہیں چلنا ۔ کیا نہنی عقل آئی ، عمر نے جیسا
کری ویسا پائی ۔ پچھیں ہمت نے دل کوں عاشق کامل کوں
واصل کوں بہت یاری سوں بہت دوست داری سوں عشق پادشاہ
عالم پناہ صاحب سپاہ کے حضور لیایا ' دل کوں ہور عقل کوں
ہور عشق کوں ایک جاگا ملایا ۔ یو سب جوں سگے ، ایکس کے
ایک گلے لگے ۔ کیا عداوت ہور ہٹ دور ہوا سب کوڑ کپٹ
دور ہوا ۔ فتوا ٹوٹیا حرکت بھاگی ، دشمنی ستی دوستی جاگی ۔
آخر عقل ہور عشق ہور ہمت مل اندیشے کہ دل کا حسن سوں
عقد کرنا ، اس کام پر جد دھرنا ۔ کہ دل نے حسن خاطر بہت
جفا دیکھیا ہے ، بہت سو سیا ہے ۔ سب ملے سب ہوے خوش حال

کبھی اتال دل کوں نا بسرنا ، یو کام اندیشے ہیں سو کرنا ۔ اس کوں سب قرار دیا بیاہ کا کاج مانڈے ، یرے تھایں ٹھار دیے ، گھر سنوارے جاگا جاگا نقش نگارے ، صدر بچھائے ۔ باجے رنبھا آرسی میکا پاتراں آ کر ناچے ۔ ٹھاریں ٹھار آرائش کیے ، دل سورج کا حسن چاند سوں جلوہ دیے ۔ ناز غمزا عشوا لطافت مہر چھند یو چند نیاں ساریاں ، اس سورج پر اس چاند پر تارے واریاں ۔ عالم سب ہوا شہہ مات ، دیس تی روشن ہوئی رات ۔ مشتری تماشا دیکھنے آئی ، زہرہ نے جلوہ کائی ۔ حسن ہور دل کا عقد کیے ، سب مل مبارک بادی دیے ۔ اتال غم بسرنے خاطر ، عشرت کی خلوت کرنے خاطر ، پھولاں سوں سیج سنوارے چھپر پلنگ کا پردہ اتارے ۔ دونو دل کھول لیے گذریا قصہ بول لیے ۔ ایکس کوں ایک گلے تی ایکس پر ایک قربان جاتے ۔ ایکس کی خاطر ایک نر پھرتے ایکس کے پانوں پڑتے ۔ ایکس کوں ایک شرطاں کرتے ، آہ مارتے آساس بھرتے ۔ ایکس کوں ایک دیکھتے نیند آڑ گئی نہیں سوتے ، اتال کی خوشی باد آئی تو ہنستے اول کا دکھ یاد آتا تو روتے ۔ اپس میں اپے جیوں چاہتے تیوں بہت سواد سوں سب رات گذرانے ۔ پانوں میں پانوں سینے سوں سینہ ادھر پر ادھر ہات میں ہات ، دونوں مل یوں سوتے جانو ایک وجود ایک ذات ۔ نازاں تی گھونگھٹ کھولے ، غمزیاں تی باتاں بولے ۔ نخریاں کا ہجوم چڑیا عشواں تی سن آڑیا ۔ چھنداں تی جھڑلاے چالیاں تی تماشا دکھلایے ۔ لطافت ذوق میں آئی ، دیدباں کوں بہت رجھائی خوشی نمائی ۔ مروت چلبلنے لگی ، محبت آنکھیاں

چکور : ممنون
چلنت : چال ، چلن
چمٹی : چیونٹی
چوڑ : نقصان ' خسارہ
چوساز : ہوشیار ، سمجدار
چوساری : خبر داری ، چوکس
چوندھر : چاروں طرف
چینت : فکر
چینیا : چننا ' جیسے دیوار چننا

چھ

جھت :
چھلٹا : چھلکا
چھلے (واحد چھلا) چھالے
چھندان : ترکیبیں

ح

حیفی : افسوس

خ

خواست : خواہش

د

داٹ : مضبوط ، گہرا
داڑی : ڈاڑھی
دانادان : دانے دانے ، ٹکڑے ٹکڑے
درس : درشن
د[illegible] درشنی
دڑی مارنا : مگرا بن جانا ، چپ

چاپ چھپ کے بیٹھ رھنا
دسنا : دکھائی دینا
دک : حد ، سمت
دگدایا : ڈگمگایا
دند : دشمنی
دند سارتے : دشمنی کرتے
دند سارنا : دشمنی پھیلانا
دندی : دشمن
دورائی : آقائی
دوکال : برا زمانہ ' گرانی
دیس : دن
دیس انتر : دیس نکالا

دھ

دھات : قسم ، طرح
دھاڑ : آفت ' مصیبت
دھانا : دوڑنا ، لپک کر چلنا
دھتیارے : دھوکے باز ، دغاب
دھرکت : خیر ' بھلائی
دھنگانا : ہنگامہ، چہل پہل

ڈ

داٹ : مضبوط
ڈونگر : چٹان ، پہاڑی
ڈونگی : گہری

ڈھ

ڈھتارے : ڈھٹ بند ' دغاباز
ڈھیگ : ڈھیر ، انبار

ر

راجوٹ : حکومت
راسکِ راس : ٹھیک ٹھیک
رانے : راندہ
راواں : توتا
رتی : ریت ، قول
رج : جوش ' جذبہ ' عیش پرستی
رچہ : غیرت
رسری : رسی
رقوم : نام ' شہرت
رن کھام : میدان جنگ کا کھم
یعنی بہت بہادر
روں : رواں
رویش : روش
ریج : شوق ، ولولہ
ریل چھیل : ریل پیل

ز

زد : خراب
زیاست : زیادہ
زیاستی : زیادتی

س

ساندنا : جوڑنا ' تیار کرنا
ساندی : دیوانہ
ساوچت : محتاط ، خبرداری چوکسی
ستمی ظالم
سٹی بھانا : بہتان لگانا
سٹے (سٹنا) : ڈالنا ، گرانا' پھینکنا
سرا کر : سراہ کر ، تعریف کر کے
سرتیچہ : ابتدا سے ، ازل سے
سرجنہار : پیدا کرنے والا
سرنا : تکمیل ہونا ' ختم ہونا
سری : مانند
سکال : ارزانی ، اچھی فصل' اچھا
زمانہ
سکتا : قادر
سگھڑول : سگھڑ ، با سلیقہ
سلک دینا : منہ لگانا ، بے تکلفی
سلگے : ملے ہوئے
سم : مانند
سنپڑنا : ہاتھ میں آنا ، گرفت میں
آنا
سنپڑے : ہاتھ لگے ،
سنا : سونا
سنچرنا : نمودار ہونا 'حرکت میں
آنا
سنگاتی : ساتھی
سنمکھ : رو برو ، سامنے ، مقابل
سواں : قسمیں' حلف
سورات: خود غرضی ، غرض ،
مطلب
سوسنا : برداشت کرنا
سیا : سہا

سیک : سیکھ

ش

شیانا : سیانا

شرزہ : تیندوا ، بگھیلا

ص

صدر : قالین فرش وغیرہ

غ

غلبلا : بےتابی ، جوش خروش

غلغال : غلغلہ ، شور ، ہنگامہ

ف

فام : فہم ، سمجھ

فتوا : تہمت ، بہتان ، فساد

ک

کاج : کانج

کاڑنا : نکالنا

کاڑی : تنکا

کاڑے : نکالے

کاکوت : حرص ، لالچ

کالویاں : نالے (پانی کے)

کاں : کہاں

اند : دیوار

بل : مشکل

تے : کہتے

تیک : کئی ایک ، متعدد

چاٹ : فساد ، جھکڑ ، ٹنٹا

کچوانا : کچیانا

کدھاں : کب

کدھیں : کہیں

کلانا : جھگڑا کرنا ، لڑنا

کڑکتیاں : مکاریاں

کلف : قفل

کلکلانا : شور غل کرنا ، چلانا

کلکلاٹ : بےقراری

کلیمے : کامے

کنکے : کنکر

کنگورا : کنگرا

کنے : پاس ، نزدیک

کو : کون

کوتی : کوتاہ

کوتیاں : کتیاں

کوڑ : بےوقوف ، بد نفس

کولا : گیدڑ

کولک : کب تک

کولگن : کب تک

کولیاں : گیدڑ (جمع)

کیلی : کنجی

کی : کیوں

کھ

کھان : کھانا

کھڑیا : واقع ہوا

کھساٹیاں : کھوسٹ ، بڈھی عورتیں

کھلکا : پھینسا

گ

گاڑوڑی : مداری ، بازی گر

گانڈا : گنا ' نیشکر

گُڑ دینا : بوسہ دینا

گڑ : کوٹ ' قلعہ

گُڑگا : پاجامہ

گُلانا : گھولنا ، گھلانا

گلتا : پگھلتا

گمٹ : گنبد

گدنا : بسر کرنا ' وقت گزارنا

گنبھیری : گہرائی ' بھاری بھرکم پنا

گوی : شہر کے رہنے کی جگہ

گھ

گھابرا : گھبرایا ہوا ' پریشان

گھالنا : ڈالنا

گھالیا : ڈالا

گھانگرا گھول : پریشان

گھٹ : سخت ، مضبوط

گھٹ : گھونٹ

گھر گھالو : گھر برباد کرنے والا

ل

لاٹنا : ذلیل کرنا

لانڈکا : بھیڑیا

لانا : لگانا

لائی : لگائی

اڑلینا : کاٹ لینا

اڑنا : ڈسنا

لکھن : رونق ' چال چلن

لکھند : قلا بازی

لگن : تک

لوڑنا : طلب کرنا ' چاہنا

لوکاں : لوگ

لھوا : لوہا ، تلوار

لئی : بہت

لیایا : لے آیا

م

مادا : مست ، مدھوش

مالے : ماڑی ، بالا خانہ

ماملا : معاملہ

مانا : معنی

مان : عزت ، حرمت

مانڈنا : انجام دینا

مانک : موتی

متا : مجال

متامتے : مشورہ کیا

مرونا : اکڑ اکڑ کر چلنا ، ناز چلنا

مروتی ہے : اکڑ اکڑ کر چلتی

مستید : مستعد

مکری : مکار
منا : منع
منائی : ممانعت
منگنا : چاہنا
منے : میں ، درمیان
موپ : سامان ، نقشہ
موٹھی : مُٹھی
موچھاں : موچھیں
موں : منہ
مہروان : مہربان
میانے : درمیان
میرا : مثل

ن

ناٹنا : بھاگنا
ناری : عورت
ناندنا : زندگی بسر کرنا سلیقے یا سگھڑاپے سے
ناہوسی : نہ ہوگا
نباڑنا : نبیڑنا
نبتر : بدتر
نپٹ : بالکل
ندان : نادان
نرجیون : بے جان ، مُردہ
نروالے : الگ ، نرالے
نڑری : نرخرہ
نزیک : نزدیک

نس دن : رات دن ، شب و روز
نقشاں چیننا : عیب چینی کرنا
نکامی : نکمّی
نگہ داشتی : خبرگیری ، دیکھ بھال
ننگانا : لوٹنا
نواں : نشیب
نواں نوتی : نیا ، تازہ
نواں نیچہ : نشیب ھی
نھاٹنا : بھاگنا
نہن پن : بچپن
نھنواد : بچہ
نیٹ : استقلال درستی

و

واج واج : واہ واہ ، خوب خوب
وادی : داؤں
واز : بیزار ، تنگ ، پریشان
واقا : مصیبت ، واقعہ
وزا : وضع
وصول : اصول

ھ

ھب : اب
ھج : احمق
ھٹ پکڑنا : مضبوطی سے پکڑنا
ھڑے :
ھم : ھمت ، حوصلہ ، مقابلہ
ھنکارنا : ھانکنا
ھوڑ : شرط ، بازی ، احمق